چی گویرا

چی گویرا کی ڈائری

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

چے گویرا کی ڈائری

تب وتابِ جاودانہ

Wherever Death may Surprise Us, It Will be Welcome, Provided that this, our battle Cry, reach Some receptive ear, that another hand stretch out to take up Weapons and that other men Come forward to intone our funeral dirge With the Staccato of machine guns and new Cries of battle and victory.

چند کہنے کی باتیں

گوریلا زندگی کے دنوں میں چی کی عادت تھی کہ روزمرہ کے واقعات و تجربات اپنی ذاتی ڈائری میں لکھ لیتا۔ دشوار گذار راستوں میں طویل مارچ کے دوران جب گوریلا سپاہیوں کی قطاریں اپنے سازو سامان اور اسلحہ کے بوجھ تلے دبی دم لینے کے لئے جنگلات میں رکتیں یا جب دن بھر مارچ کرنے بعد سپاہیوں کو رکنے اور کیمپ لگانے کا حکم ملتا تو چی (جسے کیوبا کے رفیق پیار سے اس نام سے پکارتے تھے) جیب سے اپنی نوٹ نکالتا اور باریک ناقابل شناخت حروف میں اپنی یاداشت لکھنے لگتا۔ ان یاداشتوں سے جو بھی محفوظ رہ جاتیں انہیں وہ کیوبا کی انقلابی جنگ کے معرکۃ الآرا تذکرے میں استعمال کرتا جو انقلابی، تعلیمی اور انسانی قدروں کا حامل تھا۔

چی کی اس پختہ عادت کی بدولت کہ وہ ہر روز کے خاص واقعات لکھ لیتا۔ آج ہمیں بولیویا میں اس کی زندگی کے آخری ایام کی بالکل صحیح، بے بہا اور تفصیلی اطلاعات میسر ہوئیں۔

یہ یاداشتیں چھپنے کے لئے نہیں لکھی گئی تھیں۔ ان سے واقعات، حالات اور انسانوں کو پرکھنے میں مدد ملتی اور اس کی باریک بین فطرت اور تجزیاتی انداز کو ذریعہ اظہار کی تسکین میسر آتی۔ یہ نوٹ بہت سنبھل کر لکھے گئے ہیں اور شروع سے آخر تک ان میں ایک مسلسل ربطہ ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

یہ بات نہیں بھولنا چاہیئے کہ نوٹ فرصت کے ان نادر لمحات میں لکھے گئے ہیں جو چی کو گوریلا جدوجہد کی اولین کٹھن منزلوں میں گوریلا سردار کی حیثیت سے دلیرانہ جسمانی مشقت کے دوران کبھی کبھی میسر آئے۔ ناقابل برداشت مادی مصائب میں اس کی طبیعت کا جوہر نکھرتا تھا۔ اور اس کا عزم آہنی اور انفرادی طریق کار نمایاں ہوتا تھا۔

ڈائری میں روزانہ کے واقعات کا تفصیلی تجزیہ کیا گیا ہے اور ایسی غلطیوں اور کوتاہیوں پر تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے جو ایک انقلابی گوریلا کے ارتقا میں ناگزیر ہیں۔

ایک گوریلا دستے میں ایسا محاسبہ ضروری ہے۔ خاص طور پر اس وقت جب جماعت بہت مختصر لیکن کلیدی حیثیت کی حامل ہو اور مسلسل سخت ترین دسوار حالات اور کثیر دشمنوں کو سامنا ہو۔ جب معمولی کوتاہی اور چھوٹی سی غلطی بھی موت کا پیغام بن سکتی ہے۔ اور سردار کو سخت گیر بھی ہونا پڑتا ہے اور شفیق استاد بھی تاکہ ان غلطیوں سے اس کے رفیق اور آئندہ آنے والے گوریلا سردار سبق حاصل کریں۔

گوریلا دستے کی تشکیل ہر شخص کے ضمیر اور عزت نفس کے لئے ایک مسلسل پکار ہے۔ چی جانتا تھا کہ انقلابیوں کے گہرے جذبات کے تاروں کو کیسے چھیڑا جاتا ہے۔ جب کئی دفعہ انتباہ کے بعد مارکوس کو خبردار کیا گیا کہ اسے گوریلا دستے سے بے عزتی کے ساتھ نکال دیا جائے گا تو اس نے کہا "اس ذلت پر میں موت کو ترجیح دوں گا۔" یہی مارکوس بعد میں دلیرانہ موت مرا۔ یہی حال کے باقی ساتھیوں کا تھا جن پر اسے اعتماد بھی تھا۔ لیکن جدوجہد کے دوران بعض دفعہ انہیں ڈانٹنا بھی پڑتا تھا۔ وہ اخوت پسند اور خلیق سردار تھا۔ لیکن وہ سخت گیر اور بعض موقعوں پر متشدد بھی ہونا جانتا تھا۔ دوسروں کے ساتھ بھی اور ان سے بڑھ کر اپنے ساتھ!

چی نے گوریلا تنظیم اپنے رفیقوں کے اخلاق و ضمیر اور اپنی بے پناہ مثالی قوت کی بنیادوں پر استوار کی۔

ڈائری میں لاتعداد اشارے انقلابی ادیب دیبرے کی طرف ہیں جسے چی نے یورپ میں ایک مشن سونپا تھا اور جس کی گرفتاری اور سزائے قید سے چی کے دل میں خیالات و جذبات کے طوفان اٹھے۔ حقیقت میں چی چاہتا تھا کہ دیبرے یورپ جانے کے بجائے گوریلا دستے میں ہی رہے۔ اسی لئے وہ دیبرے کے اطوار کے تضاد اور کردار کے بارے میں اپنے شکوک کا اظہار کرتا ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

چی کے لئے یہ جاننا ممکن نہیں تھا کہ دیبرے نے ظالمانہ قوتوں کے پنجے میں کن دشواریوں کا سامنا کیا اور اپنے اذیت دینے والے صیادوں کے سامنے کس غیر متزلزل جرأت کا مظاہرہ کیا۔ تاہم چی نے اس مقدمے کی غیر معمولی سیاسی اہمیت پر زور دیا ہے اور اپنی موت سے چھ دن قبل تین اکتوبر کو پر آشوب حالات کے دوران اس نے کہا۔ ''دیبرے سے ایک انٹرویو سنا، اس نے ایک طالب علم کی اشتعال انگیزی کے جواب میں نہایت جرأت کا ثبوت دیا۔'' اس ادیب کے بارے میں یہ اس کا آخری تذکرہ ہے۔

چونکہ اس ڈائری میں کیوبا کے انقلاب اور گوریلا تحریک سے اس کے تعلق کا بار بار ذکر آیا ہے اس لئے کچھ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ اس ڈائری کو شائع کر کے ہم نے انقلاب کے دشمن امریکی سامراجیوں اور ان کے حلقوں بگوش لاطینی امریکی جاگیرداروں کا منہ چڑایا ہے اور ان کو کیوبا کی ناکہ بندی اور اس کے خلاف استعمار پرستی پر ابھارا ہے۔

جو لوگ اس انداز سے سوچتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ امریکی سامراجیت نے دنیا کے کسی حصے میں بھی اپنی طاغوتی طاقت پھیلانے کے لیے کسی جواز کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کیوبا کے انقلاب کو ختم کرنے کی امریکی کوششیں اس وقت شروع ہوگئیں جب ہمارے ملک میں پہلا انقلابی قانون بنا۔ وجہ ظاہر ہے۔ سامراجیت خود کو دنیا کا فوجی حاکم سمجھتی ہے۔ انقلاب دشمن قوتوں کو منظم طور پر ابھارتی ہے اور دنیا میں سب سے پسماندہ اور غیر انسانی سماجی نظام کا تحفظ کرتی ہے۔

انقلابی تحریکوں سے وابستگی امریکی استعمال کے لئے بہانہ تو بن سکتی ہے لیکن اصل وجہ کبھی نہیں ہوتی۔ بہانہ ختم کرنے کے لئے اس وابستگی کو ختم کرنا خود فریبی ہے۔ جس کا موجودہ سماجی انقلاب کے بین الاقوامی پہلو سے کوئی تعلق نہیں۔ انقلابی تحریکوں سے وابستگی ختم کرنے کا مطلب استعمار کے بہانوں کو ختم کرنا نہیں بلکہ امریکی سامراجیوں سے وابستگی کا اظہار ہے اور دنیا کو غلام بنانے کی پالیسی کی تصدیق۔

کیوبا ایک چھوٹا اور پسماندہ ملک ہے جس طرح وہ تمام ممالک پسماندہ ہیں جنہیں سامراجیوں اور استعمار پرستوں نے غلام بنا کر لوٹا۔ یہ امریکہ کے ساحل سے نوے میل کے فاصلے پر ہے۔ امریکی بحریہ کا اڈہ ہمارے علاقے میں موجود ہے۔ ہمیں اپنی اقتصادی اور سماجی ترقی میں بہت سی دشواریوں کا سامنا ہے۔ انقلاب کی کامیابی کے بعد ہمیں عظیم خطرات لاحق رہے۔ لیکن ان وجوہات سے ہم سامراج کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکیں گے۔ انقلابی راستے پر گامزن رہتے ہوئے ہمیں جو مشکلات درپیش آئیں گی۔ ہم

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ان کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کریں گے۔

انقلابی نقطہ نگاہ سے چی کی ڈائری کی اشاعت ضروری تھی دوسرا کوئی راستہ ہی نہیں تھا۔ چی کی ڈائری بیری انیٹو کے ہاتھ لگی جس نے اس کی کاپیاں امریکی CIA امریکی فوجی ہیڈکوارٹر اور امریکی حکومت کو روانہ کیں۔ جو اخبار نویس CIA سے وابستہ ہیں ان کی بولیویا میں اس دستاویز تک رسائی تھی اور انہوں نے اس وعدے پر اس کی فوٹو کاپیاں لیں کہ اس کو شائع نہیں کریں گے۔

بیری انیٹو کی حکومت اور اس کے فوجی سربراہ اس ڈائری کو شائع کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ڈائری ان کی فوج کی شدید نااہلیت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے اور اس میں ان لاتعداد شکستوں کا ذکر ہے جو انہیں مٹھی بھر گوریلوں کے ہاتھوں اٹھانا پڑیں۔ اور جنہوں نے چند ہفتوں میں کوئی دو سو ہتھیار ان سے چھین لئے۔

چی نے ڈائری میں بیری انیٹو اور اس کی حکومت کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے جن کے وہ حقدار ہیں اور جو تاریخ کے صفحات کا جزو بن چکے ہیں۔

دوسری طرف سامراجیت بھی اس ڈائری کو شائع نہ کرنے پر مجبور ہے۔ چی اور اس کی غیر معمولی مثال دنیا میں ایک قوت بن کر ابھر رہی ہے۔ اس کے خیالات اس کی شخصیت اس کا نام مظلوموں اور لٹے ہوئے انسانوں کی ظلم کے خلاف جنگ میں علم کی حیثیت رکھتے ہیں اور دنیا بھر میں طالب علموں اور دانشوروں کو اس سے شدید جذباتی لگاؤ پیدا ہو چکا ہے۔

خود امریکہ میں روزافزوں حبشی تحریک اور ترقی پسند طالب علموں نے چی کو اپنا لیا ہے۔ شہری حقوق کے جلسوں اور جنگ ویت نام کے خلاف مظاہروں میں چی کی تصویر علم کی طرح بلند کی جاتی ہے۔ تاریخ میں بہت کم یا شاید کبھی بھی ایک نام، ایک شخصیت، ایک مثال کو یہ عالمی اعزاز اور یہ جذباتی لگاؤ نصیب نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چی اس بین الاقوامی جذبے کا پاکیزہ ترین مظہر ہے جو آج کی دنیا کی خصوصیت ہے اور کل کی امید۔

ایک ایسے براعظم سے جسے نوآبادیاتی قوتوں نے ماضی میں اور امریکی سامراج نے حال میں اپنے جال میں جکڑ کر پسماندہ رکھا۔ یہ منفرد شخصیت ابھری اور نسیم سحر کی طرح انقلابی جدوجہد کے جسم میں اس کی سانس کی حرارت اور زندگی محسوس کی گئی۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

امریکی سامراجی اس مثال کی قوت اور اس کے نتائج سے ڈرتے ہیں۔ یہ اس ڈائری کی اصل قیمت ہے۔ ایک غیر معمولی شخصیت کی ابدی تصویر اور اظہار گوریلا جدوجہد کا سبق جو ہر روز کی حرارت اور کشمکش میں تحریر ہوا۔ زندہ بارود اس حقیقت کا اظہار کہ لاطینی امریکہ کے عوام کرائے کی فوجوں اور ستم گروں کی تلواروں سے نہیں ڈرتے۔ ان وجوہات سے اب تک یہ ڈائری شائع نہ ہو سکی۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جعلی انقلابی، موقعہ پرست اور ہر قسم کے بہروپیے جو خود کو مارکسی، اشتراکی اور دوسرے خطابات دیتے ہیں، اس ڈائری کی اشاعت کے خلاف ہوں۔ وہ چی کو غلط کار کہنے سے نہیں جھجکتے ۔ وہ اسے طالع آزما کہتے ہیں اور جب بہت مہربانی فرماتے ہیں تو اسے آدرش پرست کہتے ہیں جس کی موت لاطینی امریکہ میں انقلابی کشمکش کا رومانی نغمہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر چی جوان تصورات کا بہترین مظہر اور منجھا ہوا گوریلا سپاہی تھا، وہ گوریلا جنگ میں مارا گیا اور اس کی تحریک بولیویا کو آزاد نہ کر سکی تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کا فلسفہ غلط تھا۔ ایسے ذلیل لوگ چی کی موت سے خوش ہوئے اور انہیں اس بات پر ذرا شرم نہیں آتی کہ ان کا استدلال رجعت پسند جاگیرداروں اور سامراجیوں کے انداز نظر سے کتنی مطابقت رکھتا ہے!

اس انداز میں وہ اپنے اعمال کا جواز پیش کرتے ہیں یا ان لیڈروں کی صفائی پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے بعض موقعوں پر محض گوریلا دستوں کو تباہ کرنے کے لئے مسلح جنگ کا کھیل کھیلا۔ ان کے اصل ارادوں کا راز جلد ہی کھل گیا۔ جب انہوں نے انقلابی جدوجہد کی راہ میں روڑے اٹکائے اور احمقانہ اور شرمناک سیاسی سودے بازی کی۔ کیونکہ دوسرا کوئی راستہ ان کے بس کی بات ہی نہیں تھی۔

دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو عوام اور ان کی آزادی کے لئے لڑنا نہیں چاہتے نہ کبھی لڑیں گے انہوں نے انقلابی تصورات کو مضحکہ خیز بنا کر خالی خولی تصوراتی افیون کے طور پر پیش کیا جس میں عوام کے لئے کوئی مثبت پیغام نہیں۔ ان لوگوں نے عوامی جدوجہد کی تنظیموں کو بیرونی اور اندرونی استحصال پسندوں اور عوامی مفاد کے خلاف کام کرنے والے سیاست دانوں سے صلح جوئی کا آلۂ کار بنایا۔

انقلابی جنگ میں چی اپنی موت کو فطری اور امکانی تصور کرتے ہوئے اپنی آخری تحریروں میں اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس حادثے سے لاطینی امریکہ میں انقلاب کی رفتار سست نہیں پڑنی چاہیئے۔ سہ براعظمی کانفرنس کے لئے اپنے پیغام میں اس خیال کو چی نے یوں دہرایا ہے۔ "ہمارا ہر عمل سامراجیت کے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

خلاف نعرہ جنگ ہے۔ موت سے جہاں بھی ہمارا سامنا ہو ہم اس کا استقبال کریں۔ بشرطیکہ ہمارا یہ نعرۂ جنگ اثر پذیر کانوں تک پہنچ چکا ہو اور دوسرے ہاتھ ہمارے ہتھیاروں کو اٹھا کر جنگ جاری رکھیں۔

وہ خود کو انقلاب کا سپاہی سمجھتا تھا اور انقلاب کے بعد جینے کی اسے کوئی ہوس نہیں تھی۔ وہ لوگ جو بولیویا میں انقلابی جنگ کے اس انجام کو چی کے تصورات ک انجام سمجھتے ہیں وہ اپنی سادہ لوحی میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان تمام انقلابی پیشروؤں، دانشوروں اور مارکسیت کے بانیوں کے تصورات اور جدوجہد بے کار تھی جو اپنا مشن اپنی زندگی میں پورا نہیں کر سکے۔ حالانکہ یہ لوگ انہیں عظیم انسانوں کی قربانیوں سے مستفید ہو رہے ہیں۔

کیوبا میں جنگ آزادی میں مارٹی اور ماسیو کی موت اور جنگ آزادی کے بعد امریکی مسلح مداخلت جس نے آزادی کے فوری مقاصد کو ناکام بنا دیا۔ انجام کار اس قافلہ آزادی کو روک نہ سکی جو سال پہلے گامزن ہوا تھا۔ نہ جولیو انیٹو نیو میلا جیسے اشتمالی انقلاب کے علمبرداروں کا سامراجی ایجنٹوں کے ہاتھوں قتل اس تاریخی عمل کی رکاوٹ بن سکا۔ ان رہنماؤں کے آدرش اور ان کے طرز عمل صحیح ہونے میں کسی کو شبہ تک نہیں گذرا نہ ان اٹل اصولوں کی سچائی پر کسی کو شک ہوا جو کیوبا کے انقلاب کی روح رواں رہے۔

چی کی ڈائری کے مندرجات سے واضح ہو جاتا ہے کہ فتح کے امکانات کتنے روشن تھے اور گوریلا قوت کتنی با اثر تھی۔ ایک موقعے پر بولیویا کی حکومت کی کمزوری اور بوسیدگی کے بارے میں وہ لکھتا ہے۔ ''گورنمنٹ کا شیرازہ تیزی سے منتشر ہو رہا ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہمارے پاس اس وقت ایک سو اور سپاہی نہیں۔''

چی کیوبا میں اپنے تجربات کی روشنی میں جانتا تھا کہ کتنی ہی دفعہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہمارا مختصر گوریلا دستہ نابود ہو جائے گا۔ یہ جنگ کے نشیب و فراز کا ایک لازمی جزو ہے لیکن اگر یہ حادثہ ہو جاتا تو کیا اس سے کسی کو یہ نتیجہ اخذ کرنے کا حق پہنچتا کہ ہمارا طرز عمل غلط ہے یا عوام کی فعال انقلابی جدوجہد بے سود ہے؟

26 جولائی 1953 کو ہم نے سانپیٹا گوڈی کیوبا میں منکاڈا کے علاقے پر حملہ کیا اور 5 دسمبر 1956 کو ہم جہاز ''گرانما'' سے اترے اس عرصہ کے دوران بہت سے لوگ جدید اور اسلحہ سے لیس فوج کے مقابلے میں کیوبا کے انقلابیوں کی جنگ کو مضحکہ خیز سمجھتے تھے۔ مٹھی بھر گوریلا انقلابیوں کی جنگ کو فریب

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

خوردہ آدرش پرستوں کی عظیم غلطی اور احمقانہ بہادری تصور کیا جاتا تھا۔ غیر تجربہ کار گوریلا دستوں کی تین دسمبر 1956 کی شکست اور مکمل انتشار سے ان یاس پرستوں کی بن آئی۔ لیکن صرف پچیس ماہ بعد ان گوریلا دستوں کے پسماندہ سپاہیوں نے اتنا تجربہ اور ساز و سامان حاصل کر لیا کہ اس فوج کو شکست فاش دی۔

تمام زمانوں اور تمام حالات میں جنگ سے گریز کے لئے ہمیشہ ہی کافی بہانے ملیں گے لیکن جنگ سے گریز آزادی سے محرومی کی یقینی صورت ہے۔ چی کی زندگی اپنے خیالات سے طویل تر نہ تھی۔ لیکن اس نے اپنے خون سے ان کی پرورش کی۔ یہ یقینی امر ہے کہ نمائشی انقلابی ناقدیں اپنی سیاسی بزدلی اور ابدی بے عملی کے ساتھ اپنی حماقتوں کا نظارہ کرنے کے لئے اپنی حماقتوں سے طویل تر عمریں پائیں گے۔

یہ قابل غور بات ہے جیسا کہ ڈائری سے عیاں ہے کہ لاطینی امریکہ میں انقلابیوں کا ایک ایسا ہی نمونہ ماریو مونجے تھا جس کے نام کے ساتھ بولیویا کی اشتراکی کی جماعت کے سیکرٹری جنرل کے اعزاز کا دم چھلا بھی لگا تھا۔ اس نے انقلاب کی سیاسی اور فوجی قیادت کے بارے میں چی سے جھگڑا کیا اور جماعتی اعزاز سے مستعفی ہونے کی دھمکی دی۔ اس کے خیال میں انقلاب کی قیادت کے لئے جماعتی اعزاز ہی کافی سند تھی۔

ماریو مونجے کا گوریلا کی حیثیت سے کوئی تجربہ نہیں تھا۔ نہ ہی کبھی اس نے جنگ میں حصہ لیا تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ اپنے خانہ ساز اشتراکی تصورات کی بنا پر ہی اسے اپنی بیکار ہنگامہ آرائی کے جذبات سے نجات حاصل کر لینی چاہیئے تھی جن پر ہمارے آباواجداد جنگ آزادی کے دوران ہی قابو پا چکے تھے۔

اس براعظم پر سامراج دشمن جدوجہد کی نوعیت کے بارے میں ان ''اشتراکی سرداروں'' کی حیثیت ان قبائلی سرداروں سے کچھ زیادہ مختلف نہیں جنہیں یورپی جارحیت پسندوں نے غلام بنا لیا۔

اسی لئے اشتراکی پارٹی کے اس سردار نے سوائے اس کے کچھ نہیں کیا کہ بغیر استحقاق کے شرمناک اور احمقانہ طور پر اقتدار کے دعوے کرتا رہا۔ اس نے اس بات کا بھی لحاظ نہیں کیا کہ بولیویا اور اس کا تاریخی دارالخلافہ ''سکرے'' دونوں کے نام آزادی کا تحفہ دینے والے اولین محسنوں کے نام پر رکھے گئے تھے جو وینی زولا کے رہنے والے تھے اور جن کی مکمل آزادی اس عظیم انقلابی سیاسی، فوجی اور تنظیمی تعاون کی مرہون منت تھی جس کے ذہن میں محدود اور عارضی ملکی حد بندیوں کا تصور تک بھی نہیں تھا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بولیویا کی حدود سمندر تک نہیں اس لئے اسے دوسرے ممالک سے بھی زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کے ہمسایوں میں انقلاب کامیاب ہوتا کہ یہ خود بھی آزاد ہو سکے اور سامراجی اس کی ناکہ بندی نہ کر سکیں۔ چی وہ مرد تھا جو اپنی عزت، ہمت اور تجربے کے زور پر اس انقلابی عمل کو تیز تر کر سکتا تھا۔

بولیویا کی اشتراکی جماعت میں تفریق سے پیشتر ہی چی وہاں کے لیڈروں اور جانبازوں سے تعلقات استوار کر چکا تھا اواس نے ان سے جنوبی امریکہ میں انقلابی تحریک کی مدد کرنے کی درخواست کی تھی۔ کچھ جانباز اپنی جماعت کی رضامندی سے اس کے ساتھ مختلف مہموں میں کئی سال سے کام کر رہے تھے۔ پارٹی میں تفریق کے ساتھ ایک عجیب صورت حال پیدا ہوگئی کیونکہ چی کے ساتھ کام کرنے والے جانباز بھی ان گروہوں میں بٹ گئے۔ لیکن چی بولیویا کی جنگ کو ایک منفرد واقعہ تصور نہیں کرتا تھا بلکہ اس انقلابی تحریک آزادی کا جزو سمجھتا تھا جو جلد ہی تمام جنوبی امریکہ کی ریاستوں میں پھیلنے والی تھی۔ وہ ایک ایسی ہمہ گیر تحریک کی تنظیم کرنا چاہتا تھا جس کی آغوش میں وہ تمام عناصر یکجا ہو سکیں جو بولیویا اور لاطینی امریکہ کی باقی تمام ریاستوں کی آزادی کے لئے سامراجیت سے نبرد آزما ہونا چاہتے تھے۔ گوریلا تنظیم کی تیاری کے اولیں مرحلے پر اس نے ان سمجھدار اور کارآمد عناصر پر ہی تکیہ کیا جو تفریق کے وقت مونجے کی پارٹی سے وابستہ رہے تھے۔ انہیں کی خاطر داری کے لئے اس نے مونجے کو سب سے پہلے گوریلا کیمپ میں آنے کی دعوت دی اگرچہ اسے چی سے کوئی ہمدردی نہیں تھی۔ بعدازاں اس نے موساگویرا کو دعوت دی جو کان کن مزدوروں کا رہنما اور سیاسی لیڈر تھا اور جس نے ایک اور تنظیم کی بنا ڈالنے کے لئے اپنی پارٹی سے کنارہ کشی کی اور بعد میں آسکر زامور سے اختلافات کی بنا پر نئی پارٹی سے بھی علیحدہ ہوگیا۔ آسکر زامور بھی مونجے کے گروہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے چی سے وعدہ کیا تھا کہ بولیویا میں مسلح گوریلا جنگ میں اس سے تعاون کرے گا۔ لیکن وہ بعد میں اپنے وعدوں سے پھر گیا اور عمل کے وقت ہاتھ پر ہاتھ دھرے بزدلانہ طور پر تماشا دیکھتا رہا۔ چی کی موت کے بعد مارکسزم لینن ازم کے نام پر وہ چی کے خلاف زہر اگلنے لگا۔ موساگویرا کا قدم نہیں ڈگمگایا اور وہ چی سے منسلک رہا جیسا کہ اس نے بولیویا میں آنے سے بہت پہلے وعدہ کیا تھا۔ اس نے انقلاب کی خاطر مردانہ وار جان دے دی۔

بولیویا کے وہ گوریلا جنگجو جو اس وقت تک مونجے کے گروہ سے متعلق رہے تھے۔ انہوں نے بھی قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔ انٹی اا ور کوکو پیریڈو کی سرکردگی میں جنہوں نے اپنی جانبازی اور بہادری کی دھاک

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بٹھادی۔ان رفیقوں نے چی کا ساتھ دیا۔ مونجے اس صورت حالات سے مطمئن نہیں تھا اور اس نے تاریخ کی بیخ کنی شروع کردی۔ اس نے لاپاز میں ان تجربہ کار اشتراکی جانبازوں کو روک لیا جو گوریلا دستوں میں شامل ہونے جارہے تھے۔ ان حقائق سے ظاہر ہوتا ہے کہ انقلابی تحریک میں رضا کارانہ طور پر لڑنے والوں کی کمی نہیں۔ لیکن ان کی نشوونما کو مجرمانہ طور پر نااہل اور نمائشی لیڈر برباد کردیتے ہیں۔

چی وہ انسان تھا جو اعزازات، اقتدار اور مرتبوں کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کرتا تھا اس کا ایمان تھا کہ لاطینی امریکہ کی تمام ریاستوں کے اقتصادی، سیاسی اور سماجی حالات کے پیش نظر لاطینی امریکہ کے عوام کو آزاد کرانے کا واحد ذریعہ انقلابی گوریلا جنگ ہے اور گوریلا دستوں کی فوجی اور سیاسی قیادت الگ الگ نہیں کی جاسکتی۔ اس خیال میں گوریلا جن کی رہنمائی شہر میں آرم دہ دفتروں میں بیٹھ کر نہیں بلکہ گوریلا کیمپ سے ہی کی جاسکتی تھی۔ اس معاملے میں وہ کسی رو رعایت کے لئے تیار نہیں تھا۔ نہ ہی اس اہم کلیدی گوریلا دستے کی قیادت جس کے کاندھوں پر تمام لاطینی امریکہ کے انقلاب کا بوجھ بڑتا تھا کسی ناتجربہ کار پوچ مغز وطن پرست کے ہاتھوں دینے کو تیار تھا۔ چی سمجھتا تھا کہ وطن پرستی جو لاطینی امریکہ میں انقلابیوں کی صفوں میں بھی گھر کررہی تھی، اس کا مقابلہ کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ ایک احمقانہ رجعت پسندانہ جذبہ ہے۔ اس نے سہ براعظمی کانفرنس کو اپنے پیغام میں کہا ''ہمیں ایک سچا بین الاقوامی جذبہ پیدا کرنا چاہیئے۔ وہ علم جس کے نیچے ہم مصروف جہاد ہیں اسی میں انسانیت کی نجات ہے۔ کسی امریکی، ایشیائی، افریقی، یورپی کے لئے ویت نام، وینزولا گاٹے مالا، لاؤس، گنی، کولمبیا، بولیویا کے جھنڈے تلے مرنے کی تمنا باعث فخر ہے کیونکہ ان مقامات پر انسانیت کی بقا کی جنگ لڑی جارہی ہے۔ خون کا ہر وہ قطرہ جو ایسے ملک کے علم کے نیچے گرے جہاں آپ پیدا نہیں ہوئے ایک ایسا پیغام ہے جو پسماندگان کو قوت بخشتا ہے اور انجام کار آپ کے وطن کی آزادی کا ذریعہ بنتا ہے۔ ہر قوم کی آزادی آپ کے وطن کی جنگ آزادی کی ایک منزل ہے۔''

اسی طرح چی کا خیال تھا کہ مختلف لاطینی امریکی ریاستوں کے جانبازوں کو ایک ہی گوریلا دستے میں شامل ہونا چاہیئے اور بولیویا کا گوریلا دستہ وہ دبستان ہو جہاں انقلابی جنگی تجربوں میں تربیت پائیں اور پروان چڑھیں۔ وہ جانتا تھا کہ اسے اس کام میں مدد دینے کے لئے بولیویا کے گوریلوں کے علاوہ اس کے ہمراہ ان تجربہ کار گوریلا جنگجوؤں کا کلیدی گروہ بھی رہے جو سب کے سب کیوبا کی انقلابی جنگ میں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

سیرا میتر اپراس کے کے رفیق رہے تھے اور جن کی ہمت، حوصلے اور جذبہ قربانی کا وہ معترف تھا۔ ان جانبازوں میں سے ہر ایک نے اس کی آواز پر لبیک کہا۔ کسی نے اس کا ساتھ نہیں چھوڑا اور کسی نے جنگ سے منہ نہیں موڑا۔

بولیویا کی جنگ میں چی نے انتھک لگن، جرات، پامردی اور مثالی کردار کا مظاہرہ کیا۔ یوں سمجھئے کہ اس مشن کی اہمیت کے احساس سے جو اس نے اپنے ذمہ لیا تھا وہ ہر وقت احساس ذمہ داری سے سرشار رہا۔ جب بھی گوریلا جانبازوں کو اس نے بے پرواہ پایا۔ اس نے ان کا محاسبہ کیا اور اس واقعے کو ڈائری میں درج کیا۔

اسے ناقابل یقین حد تک دشواریوں کا سامنا رہا۔ گوریلوں کا ایک گروہ جس میں بہت کام کے آدمی تھے۔ دشوار راستوں میں رسل و رسائل کا سلسلہ منقطع ہونے کی وجہ سے دستے سے بچھڑ گیا۔ اس گروہ میں زخمی بھی تھے، بیمار بھی۔ چی کو ان کی تلاش میں کئی مہینے لگے۔ اس دوران میں اس کا دمہ جسے ایک معمولی دوائی سے آرام آ جاتا کرتا بہت شدید صورت اختیار کر گیا۔ گوریلوں کی دوائیوں کا ذخیرہ دشمن کے ہاتھ لگا اس لئے یہ بیماری چی کے لئے ایک مستقل عذاب بن گئی۔ اگست میں دستے سے بچھڑے ہوئے گروہ کا دشمن نے صفایا کر دیا۔ ان حادثات نے حالات کو بہت حد تک اثر پذیر کیا۔ لیکن اس نے اپنی آہنی قوت ارادی سے اپنے جسمانی عارضے پر قابو پایا اور نہ اس کی ہمت میں کوئی کمی آئی نہ عمل میں!

کسانوں کے ساتھ چی نے رابطہ رکھا۔ ان کے کردار میں بے اعتمادی اور شبہ کے عناصر سے اسے کوئی حیرانی نہیں ہوئی کیونکہ وہ ان کی افتاد طبع سے واقف تھا۔ کئی موقعوں پر ان سے میل جول نے اس پر بات واضح کر دی تھی کہ مستقل مزاجی صبر اور لگاتار محنت سے ان کے دل جیتے جا سکتے ہیں۔ اسے انجام کار اپنی کامیابی میں کبھی شبہ نہیں ہوا۔ اگر واقعات کے تسلسل کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ اپنی موت سے چند ہفتے قبل ستمبر میں اس کے اعتماد والے ساتھیوں کی تعداد بہت ہی کم رہ گئی تھی۔ اس وقت بھی گوریلا دستے کی نشوونما میں کسی طرح کی کمی نہیں آئی اور بولیویا کے گوریلے مثلاً انٹی اور کوکو پیریڈو قیادت کے شاندار جوہر دکھانے لگے تھے۔

ہیگورا کے مقام پر دشمن کے شب خون نے ان کے لئے انتہائی مشکلات پیدا کیں۔ چی کے گوریلا دستے کے خلاف دشمن کی یہ پہلی اور آخری کامیابی تھی۔ چی کا دستہ دن میں کسانوں کے ایک ایسے علاقے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں سیاسی بیداری مقابلتاً زیادہ تھی (یہ مقصد ڈائری میں تحریر نہیں لیکن پسماندگان کو اس کا علم تھا) دشمن نے ہراول گوریلا دستے کا صفایا کر دیا اور بہت سے دوسرے سپاہی بھی زخمی ہوئے۔ دن کی روشنی میں اسی راستے پر گامزن رہتا جس پر وہ کئی روز سے چل رہے تھے اور لامحالہ اس علاقے کے لوگوں سے واسطہ رکھنا پڑتا تھا۔ بلاشبہ خطرے کی بات تھی۔ یہ امر یقینی تھا کہ سرکاری فوج کسی وقت بھی ان کا راستہ روک لے گی۔اس احساس کے باوجود چی نے یہ خطرہ مول لیا کیونکہ وہ اس ڈاکٹر کی مدد کرنا چاہتا تھا جس کی حالت غیر تھی۔

جھڑپ سے ایک دن پہلے وہ لکھتا ہے۔''ہم پوجو پہنچے۔ وہاں ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے ہمیں ایک دن پہلے نشیب میں دیکھا تھا۔اس کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے بارے میں ''ریڈیو بمبا'' (کیوبا میں زبانی خبریں پہنچانے کو ریڈیو بمبا کہا جاتا ہے) کے ذریعے اطلاعات پہلے ہی پہنچ چکی تھیں۔ خچروں کے ساتھ یہ سفر خطرناک ہوتا جا رہا ہے۔لیکن میں چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر اچھے راستے سفر کرے کیونکہ وہ بہت کمزور ہو چکا ہے۔''

اگلے روز کی ڈائری میں لکھا ہے۔''13 ہراول دستے نے جا گوئی پہنچنے کی کوشش کی تاکہ وہاں پہنچ کر ڈاکٹر اور خچروں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے۔'' اس سے ظاہر ہے کہ چی بیمار ڈاکٹر کے تحفظ کے بعد ہی اس خطرناک راستے کو چھوڑنے اور ضروری حفاظتی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن اسی دو پہر ہراول دستے کے جا گوئی پہنچنے سے پیشتر ہی دشمن نے گھات سے حملہ کیا جس نے گوریلا دستے کو ناقابل برداشت مشکلات میں ڈال دیا۔

چند دن بعد کیوبرا ڈاڈبل بورو کے مقام پر گھرے ہوئے اس نے آخری جنگ لڑی۔

ان مٹھی بھر انقلابیوں کی ہمت اور قوت برداشت حیرت انگیز ہے۔ اکیلے دشمنوں میں گھرے ہوئے لڑنا شجاعت کی لاثانی مثال ہے۔تاریخ میں اس قبل اتنے کم لوگوں نے اتنا بڑا کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔ یہ اٹل یقین کہ لاطینی امریکہ کے عوام کی عظیم انقلابی اہلیت اور قوت کو بیدار کیا جا سکتا ہے اور وہ خود اعتمادی اور عزم جس سے وہ اس مشن میں مگن رہے۔ان انسانوں کی عظمت کے صحیح پیمانے ہیں!

ایک روز چی نے بولیویا کے گوریلا جانبازوں سے کہا''اس قسم کی جنگ ہمیں انقلابی بننے کے مواقع بہم پہنچاتی ہے جو انسانیت کا اعلیٰ ترین مقام ہے۔ یہ ہمیں مردانگی کی سند عطا کرتی ہے جو لوگ ان دو

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

مقامات میں سے کسی ایک پر پہنچنے کے اہل نہیں انہیں چاہیئے کہ اعتراف کرتے ہوئے ہم سے علیحدہ ہو جائیں۔

جو رفیق اس کے ہمراہ آخری دم تک لڑے وہ ایسے ہی مراتب کے اہل ہیں۔ وہ ان انقلابیوں اور جوانمردوں کے مظہر ہیں جنہیں تاریخ ایک دشوار معرکے کے لئے پکار رہی ہے لاطینی امریکہ کی انقلابی تبدیلی کے لئے؟

ہمارے اباواجداد کی اولین جنگ آزادی میں مقابلے پر بوسیدہ نوآبادیاتی طاقتیں تھیں۔ آج انقلابی قوتوں کو جس دشمن کا سامنا ہے وہ سامراجیوں میں سب میں سے زیادہ طاقتور اور نئی تکنیکی ایجادات اور صنعتوں سے لیس ہے۔ عوام نے بولیویا کی فوجی استعماری قوتوں کو تباہ کر دیا تھا۔ اس دشمن نے نہ صرف بولیویا فوج کو ساز و سامان سے لیس کیا اور گوریلوں کے خلاف ہتھیاروں کی ترسیل اور فوجی مدد جاری رکھی۔ بلکہ اس براعظم پر تمام رجعت پسند عوام دشمن حکومتوں کو اس قسم کی مدد کی پیش کش کی۔ اور جب ان حربوں سے بھی نہیں بنتا تو یہ فوجیں لے کر چڑھ دوڑے ہیں جیسا کہ انہوں نے سانٹو ڈومینگو میں کیا۔

اس دشمن سے لڑنے کے لئے اس قسم کے انقلابیوں اور جوانمردوں کی ضرورت ہے جن کا ذکر چی نے کیا۔ اس قسم کے انقلابی جوانمرد ہی امریکی سامراج کے مقابلے میں جس کے فوجی، تکنیکی اور اقتصادی ذرائع کا دنیا میں شہرہ ہے، اس براعظم کے عوام کو آزادی دلا سکتے ہیں۔ انہوں نے رضا کارانہ طور پر جو کچھ کیا، دشواریوں کا جس ہمت سے مقابلہ کیا، جس یقین اور ناقابل شکست عوامی قوتوں میں اعتماد کا مظاہرہ کیا وہ لائق صد تحسین ہے۔

شمالی امریکہ کے لوگوں کو بھی اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ ان کے ملک کا سیاسی ڈھانچہ اس خواب کی تعبیر نہیں ہے جو ان کے آباواجداد نے دو سو برس پہلے بورژوا جمہوریت کی بنیاد رکھتے وقت دیکھا تھا۔ یہ مجنونانہ ظالم اور غیر انسانی نظام اپنی استعماری جنگوں، سیاسی جرائم اور نسلی منافرت امریکی عوام کو زبوں بنائے ہوئے ہے۔ موجودہ دور میں جہاں 75 فیصد لوگ بھوکے اور پسماندہ ہیں یہ اقتصادی نظام انسانی اور سائنسی وسائل کے بے رحمی سے سفاک فوجی قوت کی تعمیر پر خرچ کر رہا ہے۔

لاطینی امریکہ تبدیلیاں امریکہ کے عوام کو اپنے سامراج سے نبٹنے میں مدد دیں گی جس امریکی عوام کی سامراج دشمن جدوجہد امریکہ کے انقلاب کی مددگار رہو گی۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اگر لاطینی امریکہ انقلابی تبدیلیاں جلد ہی رونما ہوتیں تو وہ فرق کبھی نہ مٹ سکے گا۔ جو اس صدی کے آغاز میں امریکہ کی تیز صنعتی ترقی اور منتشر جنوبی امریکہ کی پسماندہ جاگیردارانہ ریاستوں میں نمودار ہوا۔ صرف یہی نہیں بلکہ امریکی سامراج اور استحصال کی پالیسیوں کی بدولت آئندہ بیس برس میں فرق اور عدم توازن اس قدر بڑھ جائے گا کہ تصور سے ہی ہول آتا ہے۔

اس طرح ہم غریب تر کمزور تر ہوتے جائیں گے اور سامراج کا سہارا اور غلامی ہمارا مقدر ہو گی۔ افریقہ اور ایشیا کی پسماندہ اقوام کا بھی یہی حشر ہو گا۔

اگر یورپ کی ترقی یافتہ صنعتی قومیں اپنی مشترکہ منڈیوں اور مشترکہ سائنسی اداروں کے باوجود پیچھے پڑ جانے کے امکان سے نڈھال اور امریکہ کی اقتصادی نوآبادی بن جانے کے خیال سے فکر مند ہیں تو لاطینی امریکہ کے عوام کا مستقبل کیا ہو گا؟

ان حقیقی اور ناقابل تردید حقائق کے پیش نظر جو ہمارے عوام کی تقدیر پر براہ راست اثر انداز ہیں۔ چی نے مسلح انقلابی جدوجہد کا راستہ اپنایا۔ اگر کوئی عمل بیزار لبرل یا بورژوا اصلاح پسند یا نمائشی انقلابی اس صورت حال کا کوئی دوسرا حل پیش کر سکتا ہے جس سے اس علاقے کی تمام اخلاقی، مادی اور انسانی قوتیں یکجا کر کے ایسی جدوجہد شروع کی جا سکے کہ صدیوں کی اقتصادی اور سائنسی تکنیکی پس ماندگی سے نجات ملے۔ صنعتی ترقی کے میدان میں امریکہ اور دوسری اقوام کے درمیان تفریق کی وسیع خلیج کو پاٹا جا سکے۔ اور یہ کام اس تیزی سے کیا جا سکے جس کے حالات مقتضی ہیں تو اسے چی کے مقابلے میں بات کرنے کا حق حاصل ہے۔ لاطینی امریکہ کے تیس کروڑ انسانوں کے لئے (جو 25 برس میں 60 کروڑ ہو جائیں گے) نجات کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں۔ یہ غریب عوام بھی زندگی اور انسانی مسرتوں کے حق دار ہیں۔ ان کا بھی حق ہے کہ تہذیب وتمدن سے بہرہ ور ہوں۔ انصاف اور خلوص کا یہی تقاضا ہے کہ چی کے خیالات کے روبرو ادب اور خاموشی اختیار کی جائے کیونکہ اس منزل پر پہنچنے کا کوئی دوسرا راستہ نہیں اس برصغیر کے عوام کو نجات دلانے کی لگن اور ان مٹھی بھر جانبازوں کے کارنامے اس بات کا درخشاں ثبوت ہیں کہ قوت ارادی، جانبازی اور انسانی عظمت سے کن بلندیوں کو چھوا جا سکتا ہے۔ ان کی مثال سے ضمیر روشن ہوں گے اور لاطینی امریکہ کے عوام اسی راستے سے اپنے منزل پر پہنچیں گے۔ چی کی دلیرانہ پکار مظلوموں اور غریبوں کے منتظر کانوں تک پہنچے گی جن کی خاطر اس نے اپنی زندگی قربان کر دی اور آزادی حاصل کرنے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کے لئے بہت سے ہاتھ پیر ماریں گے تاکہ ان جانبازوں کے ہتھیار اٹھا کر آگے بڑھیں۔ چی کی آخری تحریر 7 اکتوبر کی ہے۔ اس کے اگلے روز ایک بجے دوپہر ایک تنگ گھائی میں جہاں وگیرے نکلنے کے لئے رات تک انتظار کرنا چاہتا تھا، دشمن کی کثیر فوج ان پر ٹوٹ پڑی۔ گوریلا دستے کے بچے کھچے سپاہیوں نے اپنی اپنی کمین گاہوں سے حملہ اور فوج کا جانبازی سے شام تک مقابلہ کیا۔ چی کے قریب لڑنے والے جانثاروں میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچا۔ اس کے پاس ہی ڈاکٹر تھا جس کی علالت کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ ایک پیرو کا گوریلا تھا جس کی حالت بھی خراب تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود زخمی ہونے تک چی ان رفیقوں کو بحفاظت محفوظ مقام پر پہنچانے کی کوشش کرتا رہا۔ ڈاکٹر اس جھڑپ میں نہیں مرا بلکہ کچھ روز کیو بر یڈادبل بارو کے قریب ہی ایک اور مقام پر جاں بحق ہوا۔ پہاڑی نشیب وفراز کی وجہ سے گوریلا ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ گھائی کے دوسرے سرے پر چی سے کئی میل دور لڑنے والے گروہ نے جس میں انٹی اور کوکو پیریڈو بھی تھے فوج کو شام تک روکے رکھا اور رات کے اندھیرے میں فرار ہو کر پہلے سے طے شدہ مقام ملاقات پر جا پہنچے۔

یہ ثابت ہو چکا ہے کہ زخمی ہونے کے باوجود چی لڑتا رہا یہاں تک کہ اس کی M-2 رائفل کی نالی ایک گولے سے بالکل بے کار ہوگئی۔ اس کے پستول میں گولیاں نہیں تھیں۔ اس بے بسی میں اسے زندہ گرفتار کر لیا گیا۔ اس کی ٹانگوں میں اتنے زخم تھے کہ وہ بغیر سہارے چل بھی نہیں سکتا تھا۔

اسے ہگوراز کے مقام پر لے جایا گیا جہاں وہ 24 گھنٹے زندہ رہا۔ اس نے اپنے صیادوں سے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ ایک شرابی افسر نے جب اسے تنگ کیا تو منہ پر تھپڑ کھایا۔

لاپاز میں بیری انٹو___ اوداانڈو اور دوسرے اعلیٰ فوجی افسروں نے اسے قتل کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہگوراز کے ایک سکول میں اس فیصلے پر عملدرآمد کی تفصیلات سب کو معلوم ہیں یانکی (امریکی) تربیت یافتہ میجر ایورا اور کرنل سل نش ماریو ٹران کو حکم دیا کہ گولی چلائے۔ ٹران نشے میں مدہوش تھا وہ سامنے اگر گولی چلانے سے جھجھکا۔ چی جس نے ایک بولیویا اور ایک پیرو کے گوریلا پر چلائی جانے والی گولیوں کی آواز سنی تھی۔ ٹران سے کہنے لگا۔ ''ڈرومت، گولی چلاؤ۔'' ٹران چی کے سامنے سے ہٹ گیا۔ افسران نے پھر حکم دہرایا۔ ٹران نے مشین گن سے گولیاں چلائیں جو کمر سے نیچے لگیں۔ یہ افواہ پہلے ہی پھیلا دی گئی تھی کہ چی جنگ کے کچھ گھنٹے بعد مر گیا۔ اس لئے اس کے قاتلوں کو یہ حکم تھا کہ سر یا سینے پر ایسے زخم نہ لگائے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

جائیں جن نے یکلخت موت واقع ہو جائے۔ اس سے چی کی جانکنی کی کیفیت طویل ہوگئی۔ یہاں تک کہ ایک اور مدہوش سارجنٹ نے اس کے بائیں طرف پستول کی گولی مار کر اس کا کام تمام کیا۔ یہ ظالمانہ برتاؤ اس شخص سے کیا گیا جس نے بولیویا کی فوج کے ان گنت افسروں اور جوانوں کو قیدی بنانے کے بعد ان سے نہایت انسانی سلوک کیا تھا۔

اپنے ذلیل دشمنوں کی قید میں زندگی کے آخری لمحات چی کے لئے سوہان روح ہوں گے لیکن اس امتحان سے گزرنے کے لئے بھی چی سے بہتر کوئی آدمی تیار نہیں ہو سکتا۔

اس کی ڈائری ہمارے ہاتھ کیسے لگی اس کا ابھی انکشاف نہیں کیا جا سکتا۔ یہی کہنا کافی ہے کہ اسے خریدا نہیں گیا۔ اس میں 7 نومبر 1967 سے لے جب چی نانکااہازو پہنچا 7 اکتوبر 1967 تک جب یارو کی گھاٹی میں معرکہ ہوا تمام واقعات درج ہیں۔ اس میں صرف چند لمحے غائب ہیں لیکن یہ وہ تاریخیں تھیں جب کوئی قابل ذکر واقعات نہیں ہوئے۔ اس لئے ان کے نہ ہونے سے ڈائری کی مجموعی حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

اگر چہ ڈائری کے مستند ہونے میں کوئی شبہ نہیں تھا پھر بھی اس کی تمام فوٹو کاپیوں کا سخت تجزیہ کیا گیا کہ اس میں کہیں کوئی چھوٹی سے چھوٹی بھی تبدیلی کا امکان بھی نہ رہے۔ اس کے علاوہ اس کا ایک اور گوریلا کی ڈائری سے موازنہ کیا گیا۔ دونوں دستاویزیں ہر لحاظ سے مماثل پائی گئیں۔ باقی ماندہ گوریلوں کے چشم دید زبانی بیانات سے بیانات سے بھی تمام واقعات کی تصدیق ہوئی۔ ان تمام ذریعوں سے ہم اس قطعی نتیجے پر پہنچے کہ تمام فوٹو کاپیاں چی کی ڈائری کا صحیح چربہ ہیں۔

اس مہین اور مشکل تحریر کو پڑھنا بہت محنت طلب تھا۔ اس میں چی کی بیوی اور رفیق الیدا مارچ ڈی گویرا نے بہت مدد دی۔

انقلاب زندہ باد

فیڈل کاسترو

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

چی گویرا کی ڈائری

نومبر

7 نومبر

آج ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ ہم سب رات کی تاریکی میں فارم پر پہنچے۔ سفر اچھا کٹا۔ کوچا بمبا کے راستے سے داخل ہونے کے بعد میں اور پچنچو بھیس بدل کر معاونین سے ملے اور دو گھنٹے تک جیپوں میں گھومتے رہے۔

فارم کے قریب آ کر رک گئے اور صرف ایک جیپ داخل ہوئی تا کہ اس قریبی زمیندار کو شک نہ گزرے جو پہلے ہی یہ افواہیں اڑا تا رہا ہے کہ ہم کوکین بنانے کا کاروبار کرتے ہیں۔ کمال تو یہ ہے کہ توتی کو گروہ کا کیمیا گر کہا جاتا ہے۔ دوسری دفعہ فارم کی طرف آتے ہوئے بگوٹیز جسے میری شخصیت کا ابھی علم ہوا جیپ کو چٹان پر ہی چھوڑ کر ایک چوٹی سے لڑھکتا ہوا نیچے پہنچا۔ ہم تقریباً ساڑھے بارہ میل پیدل چل کر آدھی رات کے بعد فارم پر پہنچے۔ یہاں پارٹی کے تین کارکن موجود تھے۔

بگوٹیز نے واضح کیا کہ وہ ہم سے تعاون کرے گا چاہے پارٹی کا رویہ کچھ بھی ہو۔ لیکن وہ مونجے کا وفادار ہے۔ جس کی وہ بہت عزت اور قدر کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ رودلفو اور کوکو بھی تعاون کے لئے تیار ہیں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ پارٹی کو مسلح جنگ پر آمادہ کرنے کے لئے کوشش کی جائے۔ میں نے اسے کہا کہ اس کام میں ہماری مدد کرے لیکن مونجے کے بلغاریہ کے دورے سے واپسی تک پارٹی سے بات نہ کرے۔ وہ دونوں باتوں پر راضی تھا۔

8 نومبر

ہم نے کھاڑی کے قریب گھنے جنگل میں دن گزارا۔ یہ جگہ مکان سے کوئی سوا سو گز کے فاصلے پر ہے۔ ہمیں مرغابی نما پرندے درختوں سے حملے کر کے پریشان کرتے رہے۔ یہاں یہ پرندے، بھیڑ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بکریوں کے پسّو اور مکھی مچھر بہت پائے جاتے ہیں۔ بگوٹیز نے ارگا ناراز کی مدد سے جیپ کو نکالا اور اس سے جانور اور مرغیاں خریدنے کا وعدہ کیا۔ میں واقعات کی تفصیل لکھنا چاہتا تھا لیکن پھر اس اگلے ہفتے پر اٹھار کھا جب دوسرا گروہ پہنچ رہا ہے۔

9 نومبر

آج کوئی قابل ذکر بات نہیں۔ ہم نے تو مّنی کے ہمراہ کھاڑی نما دریا نچازو کے منبع کی طرف علاقے کا جائزہ لیا۔لیکن منبع تک پہنچ نہ پائے۔ یہ دریا ڈھلوانوں پر سے گزرتا ہے اور علاقے میں بہت کم آبادی ہے۔ اچھی تنظیم کے ساتھ یہاں بہت دیر روپوش رہا جاسکتا ہے۔

تیز بارش سے مجبور ہو کر ہم جھنڈ سے مکان میں چلے گئے۔ میں نے اپنے جسم سے چھ پسّو پکڑے۔

10 نومبر

بالیویا کے ایک رفیق سیرافین کے ہمراہ جنگو اور پومبو گشت پر نکلے وہ ہم سے زیادہ دور گئے اور ایک ندی اور اس دریا کے سنگھم تک جا پہنچے جو ہمارے لئے مناسب مقام معلوم ہوتا تھا۔ واپسی پر وہ مکان کے قریب مٹر گشت کرتے رہے اور ارگا ناراز کے ڈرائیور نے انہیں دیکھ لیا۔ کچھ آدمیوں کو واپس لا رہا تھا جو سودا سلف خرید کر آئے تھے۔ میں نے اسے سخت ڈانٹ پلائی اور ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم دوسری صبح مستقل طور پر جنگل میں ڈیرا ڈالیں گے۔ تو مّنی اس لئے چھپا نہیں کہ اسے فارم کے ملازموں میں سے سمجھا جاتا ہے۔ ایسے کام نہیں چلے گا۔ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ کم از کم ہمیں اپنے کچھ اور آدمی لانے کی اجازت دیتے ہیں کہ نہیں۔ مجھے ان کے ہمراہ زیادہ اطمینان ہوگا۔

11 نومبر

ایک اور بے کار دن جو ہم نے مکان کی دوسری طرف سو کر گزارا۔ کیڑوں کی نیش زنی مچھر دانی کے نیچے سونے پر مجبور کرتی ہے اور یہ میرے علاوہ کسی کے پاس ہے نہیں۔ تو مّنی ارگا ناراز سے ملنے گیا اور اس نے مرغیاں وغیرہ خریدیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسے ہم پر ابھی کچھ ایسا شبہ نہیں۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

12 نومبر

پھر بے کارون۔ ہم نے موزوں جگہ کی تلاش کی جہاں دوسرے گروہ کے چھ آدمی آنے پر کیمپ لگایا جائے گا۔ جو علاقہ ہم نے منتخب کیا وہ مقبرے سے کوئی سوسوا سوگز دور ہے۔ قریب ہی گھاٹی ہے جہاں خوراک اور دوسرا سامان جمع کرنے کے لئے غار کھودے جاسکتے ہیں۔ آنے ولے گروپ کو دو دو آدمیوں کے تین گروہوں میں بانٹا گیا ہے اب تک پہلا گروہ پہنچ ہی رہا ہوگا۔ آئندہ ہفتے تک وہ سب فارم پر پہنچ جائیں گے۔ میرے سر کے بال آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہیں۔ داڑھی بھی اگ رہی ہے۔ چند مہینوں تک میں پھر اپنے روپ میں آجاؤں گا۔

13 نومبر

آج اتوار ہے۔ ارگاناراز کے فارم کے کچھ لوگ شکار کے لئے ہماری کمین گاہ کے پاس سے گزرے۔ وہ جنگلی لوگ ہیں۔ سادہ، جوان۔ اپنے آقا کے لئے نفرت کے جذبے سے بھرپور۔ نہایت موزوں گوریلا۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ دریا سے کوئی 24 میل اوپر کی طرف آبادی ہے اور چھوٹے چھوٹے ندی نالے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی خبر نہیں ملی۔

14 نومبر

کیمپ میں ہفتہ گزر گیا۔ پاجنگو خود کو ماحول کی مطابق پوری طرح ڈھال نہیں سکا اور دل برداشتہ ہے لیکن اسے خود پر قابو پانا ہے۔ آج ہم نے ایک غار کھودنا شروع کی جس میں قابل گرفت چیزیں چھپائی جائیں گی۔ جہاں تک ممکن ہوا اسے نمی سے محفوظ رکھا جائے گا اور لمبی جالی سے اسے چھپایا جائے گا۔ پونے دوگز گہرا کنواں ختم ہو چکا ہے اور غار پر کام شروع ہے۔

15 نومبر

غار پر کام جاری ہے۔ پومبو اور پاجنگو صبح کام کرتے ہیں اور تومینی اور میں شام کے وقت۔ شام چھ بجے جب ہم نے کام ختم کیا تو غار سوا دو گز گہری کھد چکی تھی۔ ہمارا ارادہ ہے کہ کل اسے ختم کر کے ہر قابل

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

گرفت چیز اس میں چھپا دیں۔ رات کو بارش نے بستر چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ کیونکہ نائلین کا غلاف بہت چھوٹا ہونے کی وجہ سے بارش میں بھیگ جاتا ہے اور کوئی نئی بات نہیں ہوئی۔

16 نومبر

غار مکمل ہو گئی۔ دہانہ خوب ڈھانپ دیا گیا، صرف راستے کو ڈھانپنا باقی ہے۔ اپنے اس چھوٹے سے مکان میں کل چیزیں رکھ دیں گے اور دہانے کو شاخوں اور مٹی سے ڈھانپ دیا جائے گا۔ اس غار کا خاکہ دستاویز نمبر 1 میں ہے اور باقی کوئی نئی بات نہیں۔ لاپاز میں کل کے بعد خبروں کی توقع ہے۔

17 نومبر

تمام قابل گرفت چیزیں غار میں رکھ دیں گے۔ ڈبہ بند اشیائے خوردنی بھی۔ انہیں خوب اچھی طرح چھپا دیا گیا ہے۔ لاپاز سے کوئی خبر نہیں آئی۔ ہمارے آدمیوں نے ارگا ناراز سے چند چیزیں خریدیں اور گپ شپ ہانکی۔ اس کا اصرار ہے کہ اسے کوکین کے کاربار میں شریک کیا جائے!

18 نومبر

لاپاز سے آج بھی کوئی خبر نہیں آئی۔ یاچنگو اور پومبو نے کھاڑی کا پھر جائزہ لیا۔ ان کا خیال ہے کہ کیمپ کے لئے یہ جگہ موزوں نہیں۔ تومینی کے ہمراہ ہم پیر کو پھر جائزہ لیں گے۔ ارگا ناراز بھی آیا اور کافی دیر ٹھہرا۔ وہ دریا سے پتھر لے کر سڑک کی مرمت میں مصروف رہا۔ بظاہر تو وہ ہماری یہاں موجودگی کے بارے میں مشکوک نہیں۔ کیا یکسانیت ہے! مچھروں اور جانوروں کے پسوؤں کے کاٹنے سے پریشان کن زخم بن رہے ہیں۔ صبح کو کافی خنکی ہوتی ہے۔

19 نومبر

لاپاز سے کوئی اطلاع نہیں۔ یہاں کوئی بات نہیں۔ دن ہم نے چھپ کر گزارا کیونکہ ہفتہ کی وجہ سے شکاریوں کی بہتات رہی۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

20 نومبر

دوپہر کو مارکوز اور رولانڈو پہنچ گئے۔ اب ہم جمع ہو گئے۔ ان کے آتے ہی ہم نے مہم کی تفصیلات پر غور شروع کر دیا۔ انہیں آنے میں دیر ہوئی کیونکہ انہیں گزشتہ ہفتے تک اطلاع ہی نہیں دی گئی تھی۔ انہوں نے سان پابلو کے راستے بہت تیزی سے سفر کیا۔ باقی چار اگلے ہفتے سے قبل نہیں پہنچ سکتے۔

روڈولفو بھی ان کے ہمراہ آیا۔ میں اس سے بہت متاثر ہوا۔ وہ بگوٹیز سے زیادہ گرمجوشی سے ہر مصلحت چھوڑ کر تعاون کے لئے تیار ہے۔ پاپی اور کا کو نے ہدایات کے خلاف اسے میری موجودگی کی خبر دی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اختیارات کے بارے میں حسد کا معاملہ ہے۔ میں نے منیلا خط بھیجا اور کچھ سفارشات کیں (دستاویزات نمبر 1 اور 2)۔ پالی کو بھی اس کے سوالوں کے جواب لکھے۔ روڈولفو علی الصبح واپس آ گیا۔

21 نومبر

آج ہمارے نئے گروہ کا پہلا دن تھا۔ سخت بارش ہوئی اور اپنے نئے مقام تک پہنچتے پہنچتے ہم سب بھیگ گئے۔ خیمہ ٹرک ڈھانپنے والے کینوس کا ہے جو پانی میں شرابور ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی کسی حد تک بارش سے بچاؤ ہو جاتا ہے۔ نائیلن کے غلاف والے بستر ہمارے پاس ہیں۔ کچھ اور ہتھیار بھی آ گئے ہیں۔ مارکوز کے پاس GARAND ہے رولانڈو کو M-9 رائفل دی جائے گی۔ جارج گھر میں ٹھہرا وہاں وہ فارم کو بہتر بنانے کے کام کاج کی نگرانی کرے گا۔ میں نے روڈولفو سے قابل اعتماد زرعی ماہر بھیجنے کی درخواست کی تا کہ ہم اس فارم کو بہترین مصرف میں لا سکیں۔

22 نومبر

توماۃ جارج اور میں نے دریا کی نو دریافت کھاڑی کا جائزہ لیا۔ کل کی بارش کی وجہ سے دریا زوروں پر تھا اور اس مقام تک پہنچنے میں ہمیں سخت دشواری ہوئی۔ یہ ایک چھوٹی سی ندی ہے جس کا دھانہ چھپا ہوا ہے۔ یہاں مستقل کیمپ لگایا جا سکتا ہے بشرطیکہ ٹھیک طرح تیار کیا جائے۔ ہم رات کو 9 بجے سے کچھ دیر بعد واپس پہنچے اور کوئی خاص بات نہیں۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

23 نومبر

ہم نے نگران کمین گاہ تیار کی جہاں سے ہم فارم میں بنے ہوئے مکان کا جائزہ لے سکیں اور تلاشی لینے والوں یا بن بلائے مہانوں کی آمد و رفت قبل از وقت آگاہ ہو سکیں۔ دو رفیق ارد گرد کا جائزہ لینے جاتے ہیں تو باقی تین گھنٹے کی گارڈ ڈیوٹی دیتے ہیں۔ پومبو اور مارکوس نے کھاڑی تک دریا کا جائزہ لیا جو ابھی پر آشوب ہے۔

24 نومبر

پاچو اور رولانڈ و کھاڑی کا جائزہ لینے گئے۔ وہ کل واپس آئیں گے۔ کل رات ارگا ناراز کے فارم سے دو آدمی ''پھرتے پھراتے'' ادھر آ نکلے۔ کوئی عجیب بات نہیں ہوئی۔ انٹونیو اور توما جو بظاہر مکان میں ہی رہتے ہیں غائب تھے۔ ہم نے کہا شکار کے لئے گئے ہیں۔

الی اُوچا کی سالگرہ

25 نومبر

نگران کمین گاہ سے اطلاع آئی کہ ایک جیپ دریا میں تین سواروں کو لے کر آئی ہے۔ وہ انٹی ملیریا جماعت کے افراد تھے اور خون کا نمونہ لے کر چلتے بنے۔ پاچو اور رولانڈ و بہت رات گئے آئے۔ انہوں نے نقشے والی کھاڑی ڈھونڈ لی تھی اور اس کا جائزہ لیا۔ راستے میں انہیں غیر آباد خیمے نظر آئے۔

26 نومبر

ہفتے کی وجہ سے ہم باہر نہیں نکلے۔ میں نے جارج سے کہا کہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر دریا کے راستے کا معائنہ کرے۔ کوئی گھوڑا موجود نہیں تھا۔ اس لئے وہ ڈان ایمبر تو سے گھوڑا لینے کوئی دس بارہ میل پیدل گیا۔ رات گئے تک وہ نہیں لوٹا۔ لا پاز سے کوئی اطلاع نہیں۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

27 نومبر

جارج ابھی نہیں آیا۔ میں نے حکم جاری کیا کہ تمام رات نگرانی جاری رہے۔ نو بجے لا پاز سے پہلی جیپ آئی۔ جوکین اور اُر بانو کوکو کے ساتھ آئے۔ وہ اپنے ہمراہ ایک بولیوین ارنیسٹو کو بھی لائے جو ڈاکٹری کا طالب علم ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ٹھہرنے کے لئے آیا ہے۔ کوکو واپس چلا گیا اور ریکارڈو، برالیو، مسگویل اور ایک بولیوین انٹی کو لایا۔ اب ہم بارہ انقلابی ہیں۔ جارج ان کے علاوہ ہے جو خود کو فارم کا مالک ظاہر کرتا ہے۔ کوکو اور روڈولفو معاونین سے رابطہ رکھنے کے کام پر مامور ہیں۔ ریکارڈو پریشان کن خبر لایا۔ اس نے بتایا کہ ال چینو بولیویا میں ہے اور بیس آدمی بھیجنے کے لئے مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ اس سے نئی مشکلات پیدا ہوں گی۔ کیونکہ ایسٹا نیسلاؤ کے مشورے کے بغیر جدوجہد بین الاقوامی صورت اختیار کرے گی۔ ہم اس بات پر متفق ہو گئے کہ اسے سانٹا کرز بھیج دیں۔ اور وہاں کوکو اسے مل کر یہاں لے آئے۔ کوکو علی الصبح ایک جیپ میں روانہ ہو گیا اور اس کے پیچھے ریکارڈو دوسری جیپ میں لا پاز کی طرف روانہ ہوا۔ جارج کا پتہ لینے کے لئے کوکو سے کہا گیا کہ وہ ایمبر ٹو کی طرف ہو کر جائے۔ انٹی سے ایک گفتگو میں اس نے خیال ظاہر کیا کہ ایسٹا نیسلاؤ بغاوت میں شامل ہونے کی بجائے قطع تعلق اختیار کرے گا۔

28 نومبر

صبح تک نہ جارج لوٹا نہ کوکو۔ وہ دیر سے آئے۔ انہوں نے بتایا کہ کوئی خاص بات نہیں تھی وہ رات ایمبر ٹو کے ہاں ٹھہر گئے تھے۔ ہے نہ غیر ذمہ داری کی بات! اس نے دوپہر کو بولیویا کے رفیقوں کو جمع کیا اور پیرو کے بیس رفیقوں والی پیش کش کا ذکر کیا۔ سب نے اس کو قبول کیا۔ البتہ ان کا خیال تھا کہ کارروائی شروع ہونے کے بعد ہی انہیں آنا چاہیئے۔

29 نومبر

ہم دریا کے جائزے پر نکلے اور اس کھاڑی میں مستقل کیمپ لگانے کے امکانات کا جائزہ لیا۔ جماعت میں تومینی، اُر بانو، اِنٹی اور میں شامل تھے۔ کھاڑی بہت محفوظ لیکن افسردہ کن حد تک اجاڑ تھی۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ دوسرے مقام کا بھی جائزہ لیں گے جو یہاں سے ایک گھنٹے کے سفر کے فاصلے پر ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

تو مینی گر گیا اور اس کے ٹخنے میں چوٹ آئی۔ ہم دریا کا جائزہ لے کر رات کو واپس کیمپ پر پہنچے۔ کوئی نئی بات نہیں تھی۔ کوکو، انتظار میں سان میں سانٹا کرز پہنچ گیا تھا۔

30 نومبر

مارکوس، یاچومیگل اور پومیو دور افتادہ کھاڑی کے جائزے پر گئے۔ وہ کوئی دو دن باہر رہیں گے۔ سخت بارش ہوئی۔ مکان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

ماہانہ تجزیہ

سب کچھ ٹھیک ٹھاک رہا۔ میں بغیر وقت پہنچا۔ باقی آدھے رفیق بھی دیر سے، لیکن بغیر دشواری کے پہنچے۔ ریکارڈو کے خاص رفیق کسی قسم کی دشواریوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے لڑیں گے۔ اس سنسان مقام پر منظر خوبصورت ہے۔ اس کے خدوخال سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم یہاں حسبِ ضرورت جب تک چاہیں آرام سے رہ سکتے ہیں۔

منصوبہ یوں ہے۔ باقی رفیقوں کا انتظار کیا جائے۔ جب بولیویا کے رفیقوں کی تعداد بیس ہو جائے تو کارروائی شروع کر دی جائے۔ دیکھنا پڑے گا کہ موتجے کا ردِعمل کیا ہوتا ہے اور گویرا کے ساتھی کیسے عمل کرتے ہیں۔

دسمبر

یکم دسمبر

دن یونہی گزر گیا۔ رات کو مارکوس اور اس کے ساتھی لوٹے۔ جس جائزے کا انہیں حکم دیا گیا تھا وہ اسے پورا کر کے آگے پہاڑوں میں نکل گئے تھے۔ رات کے دو بجے مجھے بتایا گیا کہ کوکو اور ایک دوسرا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

رفیق آ پہنچے ہیں۔ میں نے ان سے ملاقات صبح پر رکھ چھوڑی۔

2 دسمبر

چینو صبح پہنچا۔ وہ گرمجوشی سے ملا۔ باتیں کرتے دن گزرا۔ فیصلہ ہوا کہ وہ خود کیوبا جائے اور حالات بیان کرے۔ کارروائی شروع ہونے سے دو مہینے کے اندر اندر پیرو کے پانچ رفیق ہم میں شامل ہو جائیں گے۔ فی الحال ایک ریڈیو کا ماہر اور ایک ڈاکٹر آئیں گے جو ہمارے ساتھ کچھ عرصہ ٹھہریں گے۔ اس نے ہتھیاروں کے لئے کہا اور میں نے اسے ایک BZ کچھ گرینڈ سٹاک سے دینے اور ایک MI رائفل خرید کر دینے کا وعدہ کیا۔ میں نے انہیں پیرو کے پانچ رفیقوں کو بھجوانے میں مدد دینے کا بھی وعدہ کیا تا کہ وہ ٹیٹی کا کو کے دوسری طرف سے پونو کے قریب ایک علاقے میں ہتھیار بھیجنے میں واسطہ بن سکیں۔ اس نے مجھے پیرو میں اپنی مشکلات سے آگاہ کیا اور کالیکسٹو کو آزاد کرانے کی ایک جرات مندانہ تجویز کا بھی ذکر کیا جو مجھے کچھ نا قابل عمل معلوم ہوئی۔ اس کا خیال ہے کہ کچھ باقی ماندہ گوریلے وہاں مصروف عمل ہیں لیکن یقین نہیں کیونکہ وہ اس علاقے میں پہنچ نہیں سکتے تھے۔ باقی وقت ادھر ادھر کی باتوں میں گزار۔ وہ اسی گرمجوشی سے رخصت ہوا وہ لا پاز جا رہا ہے۔ ہماری تصویریں اپنے ساتھ لے گیا۔ کوکو کو ہدایت دی گئی کہ وہ سانچیز سے رابطہ قائم کرے (وہ اسے بعد میں ملے گا) اسے پریزیڈنسی کے چیف انفرمیشن آفیسر سے بھی ملنے کے لئے کہا گیا۔ جس نے ہماری مدد کی پیش کش کی ہے کیونکہ وہ اِنٹی کے رشتے کا بھائی ہے۔ تمام تنظیم ابھی ابتدائی مراحل پر ہے۔

3 دسمبر

کوئی نئی بات نہیں۔ ہفتے کی وجہ سے گشت کی پارٹیاں بھی نہیں نکلیں۔ فارم کے تینوں کارکن لاگو نِلا س کسی کام سے بھیجے گئے۔

4 دسمبر

کوئی نئی بات نہیں۔ اتوار کی وجہ سے سب کاروبار بند رہا۔ میں جنگ اور بولیویا سے آنے والے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

رفیقوں کے بارے میں اپنے طرزِ عمل کے بارے میں مختصر سی تقریر کروں گا۔

5 نومبر

کوئی نئی بات نہیں۔ آج باہر جانے ارادہ تھا لیکن تمام دن بارش رہی۔ لورو نے بغیر اطلاع گولیاں چلائیں جن سے کچھ ہراس پھیلا۔

6 نومبر

اپولینار۔ اِنٹی۔ اُربانو۔ مگلویل اور میں پہلی کھاڑی کے نزدیک دوسرے غار کی کھدائی شروع کرنے گئے۔ توما کا ٹخنہ ابھی ٹھیک نہیں ہوا۔ گلویل اس کی بجا ئے کام کرنے آیا۔ اپولنیار نے اعلان کہ وہ گوریلا دستے کے ساتھ کام کرے گا۔ لیکن کافی الحال کچھ نجی معاملے طے کرنے لا پاز جا رہا ہے۔ اسے جانے کی اجازت دے دی گئی۔ لیکن کچھ دیر انتظار کرنے کو کہا گیا۔ ہم گیارہ بجے سے کچھ پہلے کھاڑی پر پہنچے۔ راستے کو پتوں ٹہنیوں سے چھپا دیا گیا اور غار کے لیے موزوں مقام کی تلاش شروع ہوئی۔ لیکن تمام علاقہ سنگین ہے اور جب دریا خشک ہوتا ہے تو پتھروں پر سے بہتا ہے۔ ہم نے تلاش کل پر اٹھا رکھی۔ انٹی اربانو ہرنوں کے شکار پر قسمت آزمائی کے لئے نکلے کیونکہ خوراک بہت کم ہے اور اسے جمعہ تک چلانا ہے۔

مگویل اور اپولینار نے موزوں مقام تلاش کیا اور غار کی کھدائی شروع کر دی۔ اوزار نا کافی ہیں۔ اِنٹیا اور اربانو شکار سے خالی ہاتھ لوٹے۔ شام کو اربانو نے اپنی M-I رائفل سے ایک مرغ کا شکار کیا لیکن چونکہ ہمارے پاس کھانا تھا اس لئے ہم نے اسے کل کے ناشتے کے لئے اٹھا رکھا۔ آج ہمیں یہاں آئے پورا مہینہ ہو گیا ہے۔ لیکن آسانی کی خاطر میں ماہانہ تجزیہ ہر ماہ کے آخر میں ہی کیا کروں گا۔

8 دسمبر

ہم انٹی کے ہمراہ کھاڑی کے بالائی حصے پر گئے ___ مگویل اور اُربانو نے غار کے دھانے کی کھدائی کا کام جاری رکھا۔ شام کو اپولینار نے مگویل کی جگہ لے لی۔ شام کے دھندلکے میں مارکوس۔ پومیو اور یاچو پہنچے۔ یاچو بہت تھکا ہوا تھا اور بہت پیچھے تھا۔ مارکوش نے کہا کہ اگر یہ اپنی کارکردگی بہتر نہ کرے تو اسے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ہراول دستے سے ہٹا دیا جائے۔ میں نے غار کے راستے کے نشان لگائے جو خاکہ نمبر 2 پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ میں نے پڑاؤ کے دوران بہت اہم کام ان کے سپرد کیے۔ مگویل ان کے ساتھ رہے گا اور ہم کل واپس چلے جائیں گے۔

9 دسمبر

ہم آہستہ آہستہ صبح کو واپس پہنچے۔ تقریباً بارہ بجے کے قریب پاچو کو حکم دیا گیا کہ وہ گروہ کی واپسی پر وہیں ٹھہرے۔ ہم نے کیمپ نمبر 2 کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی ناکام کوشش کی۔ اور کوئی نئی بات نہیں۔

10 دسمبر

دن یونہی گزرا۔ آج ہم نے پہلی دفعہ گھر میں روٹی بنائی۔ میں نے جارج اور اِنٹی سے کچھ اہم معاملات پر بات چیت کی۔ لاپاز سے کوئی خبر نہیں آئی۔

11 دسمبر

دن یونہی گزرا۔ رات کے وقت کوکو پاپی کے ہمراہ آیا۔ وہ اپنے ساتھ الی جاندرو آرٹورو اور بولیویا کے کارلوس کو لایا۔ ہمیشہ کی طرح دوسری جیپ پیچھے سڑک پر ہی رہی۔ بعد میں وہ ڈاکٹر مورو۔ بینگنو اور دو بولیوین کو لائے۔ وہ دونوں گراناوی کے فارم پر کام کرنے والے مشرقی بولیویا کے باشندے تھے۔ رات سفر کی باتیں کرتے اور اینٹونیو اور فیلکس کی باتیں کرتے گزری جنہیں اب تک آجانا چاہیئے تھا۔ پاپی کے ساتھ بات چیت کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ رنیاں اور تانیا کو لانے کے لئے اسے ابھی دو اور چکر لگانے ہوں گے۔ مکان اور دوکان بیچ دیئے جائیں گے۔ اور سانچیز کو امداد کے طور پر ایک ہزار ڈالر دے دیئے جائیں گے۔ وہ اپنے پاس چھوٹا ٹرک رکھے گا اور ہم ایک جیپ تانیا کے پاس بیچ دیں گے۔ اور دوسری اپنے پاس رکھیں گے۔ ایک اور چکر ہتھیار لانے کے لئے لگانا پڑے گا۔ میں نے حکم دیا کہ سب سامان ایک ہی جیپ میں لادا جائے تا کہ سامان بدلی کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ چینو بہت امیدوں کے ساتھ کیوبا گیا اور واپسی پر یہاں آنے کا ارادہ لے کر گیا۔ کوکو میری میں خوراک کی تلاش میں جانے کے لئے یہیں رہ گیا اور

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

پاپی لا پاز روانہ ہوا۔ایک خطرناک واقعہ رونما ہوا۔ایک شکاری ال والیگراں ڈِنو نے ہمارے ایک ساتھی کا نقش قدم دیکھا۔ پومبو کا کھویا ہوا دستانہ اس کے ہاتھ لگا۔راستے کے نشان دیکھے اور کسی اور سے ان کے بارے میں بات کی۔اس وجہ سے ہمیں اپنے منصوبے بدلنے ہوں گے۔ہمیں انتہائی محتاط ہونا چاہیئے۔ال والیگراں ڈِنو کل انٹو نیو کے ہمراہ اسے ہرنوں کے لئے لگائے ہوئے پھندے دکھانے جائے گا۔انٹی نے مجھے بتایا کہ اسے طالب علم کارلوس پر اعتماد نہیں۔کیونکہ اس نے آتے ہی بولیویا کے انقلاب میں کیوبا والوں کی شمولیت پر بحث شروع کر دی۔نیز اس نے پہلے بھی کہا تھا کہ اگر پارٹی انقلابی جنگ میں شمولیت نہیں کرے گی تو وہ بھی نہیں لڑیگا روڈولفو نے اسے بجھوا دیا تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ یہ سب باتیں غلط فہمی کا نتیجہ تھیں۔

12 دسمبر

میں نے پورے گروہ سے بات چیت کی اور انہیں جنگ کے حقائق کے بارے میں لیکچر دیا۔ میں نے تنظیم اور قیادتی اتحاد پر زور دیا اور بولیویا کے رفیقوں کو یاد دلایا کہ انہوں نے پارٹی کے تنظیمی فیصلے سے روگردانی کر کے اہم ذمہ داریاں قبول کی ہیں۔میں نے مندرجہ ذیل تقرریاں کیں۔

جواکیوین ___ نائب فوجی سربراہ

رولانڈو اور انٹی ___ کومیسار

الی جاندرو ___ فوجی اقدامات کا سربراہ

پومبو ___ سروسز

انٹی ___ مالیات

ناتو ___ رسد اور اسلحہ

مورو ___ طبی خدمات

رولانڈو اور ہر لیو دستے کو انتباہ کرنے گئے تھے کہ وہ اس وقت تک خاموشی سے انتظار کریں جب تک کہ ال والیگراں ڈنو انٹونیو کے ساتھ جائزہ لے کر یا اپنے پھندے لگا کر واپس نہ آجائے۔یہ دونوں رات کو واپس لوٹے۔پھندے بہت فاصلے پر نہیں تھے۔انہوں نے اسے خوب پلائی اور وہ سنگانی کی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

پوری بوتل پیٹ میں ڈالے بہت مطمئن واپس گیا۔کوکو گراناوی سے واپس آیا۔ااس نے وہاں سامان خورونوش خریدالیکن اسے لاگونلاِس میں بہت سے لوگوں نے دیکھا جو اتنے زیادہ سامان کی خرید پر حیران ہوئے۔

مارکوس بعد میں پومبو کے ہمراہ آیا درخت سے ایک شاخ کاٹتے ہوئے اس کی ابرو پر زخم آ گیا تھا جس میں دو ٹانکے لگانے پڑے۔

13 دسمبر

جوا کیوین۔کارلوس اور ڈاکٹر رولانڈ و اور برالیو کا ساتھ دینے کے لئے باہر چلے گئے پومبو بھیان کے ہمراہ گیا۔میں نے حکم دیا کہ ان کے نقش قدم معدوم کر دیئے جائیں اور وہاں سے شروع کر کے ایک اور راستے پر قدموں کے نشان بنائے جائیں جو وہیں سے شروع ہوں لیکن دریا کے کنارے پر جا کر ختم ہوں۔یہ اس کامیابی سے کیا گیا کہ واپسی پر پومبو گویل اور یاچو راستہ بھول کر اسی راستے پر چل پڑے۔

اپولینار دیا چا میں چند دنوں کے لئے اپنے گھر جائے گا۔اسے اس کے بال بچوں کے لئے کچھ رقم دی گئی اور انتہائی راز داری کی تلقین کی گئی۔کوکو شام کے جھٹپٹے میں رخصت ہوا تین بجے رات الارم دیا گیا کیونکہ شور اور سیٹیوں کی آوازیں سنی گئی تھیں۔اور ایک کتے کے بھونکنے کی آواز بھی آئی۔بعد میں معلوم ہوا کہ یہ کوکو ہی تھا جو راستہ بھول گیا تھا۔

14 دسمبر

واقعات سے خالی دن۔والیگراں ڈِنو گھر کے قریب سے شکار کے پھندے دیکھنے گیا اس نے یہ پھندے کل ہی لگائے تھے۔جنگل کے راستے کی اینٹو نیو کو نشان دہی کر دی گئی تا کہ وہ شبہ پیدا کئے بغیر اینٹو نیو کو اس راستے لے جائے۔

15 دسمبر

کوئی نئی بات نہیں۔کیمپ نمبر 2 میں مستقل قیام کے لئے اقدامات کئے گئے اور وہاں آٹھ آدمی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

چھوڑ دیئے گئے۔

16 دسمبر

صبح کے وقت سامان سے لدے پھندے پومبو۔اربونو۔توما، الی جاندرو، مورو آرٹرو۔اِنٹی اور میں نئی جگہ پر قیام کے لئے کیمپ سے روانہ ہوئے۔ سفر تین گھنٹے میں پورا ہوا۔ رولانڈو ہمارے ساتھ ٹھہر گیا اور جو کیوین۔ برالیو۔کارلوس ڈاکٹر واپس لوٹے۔ کارلوس ایک باہمت چلنے والا اور اچھا کررکن ثابت ہوا ہے۔ مورو اور توما نے دریا میں ایک بڑا غار دریافت کیا جس میں بڑی مچھلیاں تھیں۔ انہوں نے سترہ پکڑیں جو کھانے میں لطف دیں گی۔ ایک مچھلی پکڑتے ہوئے مورو کی انگلی زخمی ہوگئی۔ ہم نے دوسرے غار کے لئے جگہ کی تلاش کی کیونکہ پہلا مکمل ہو چکا ہے۔ مورو اور اِنٹی نے اپنے طور پر ہرن کے شکار کی کوشش کی۔ اور ان کی گھات میں رات بیٹھنے کے لئے روانہ ہوئے۔

17 دسمبر

مورو اور انٹی ایک مرغ شکار کر کے لائے۔ توما۔ رولانڈو اور میں دوسرا غار بنانے میں مصروف رہے۔ جو کل تک تیار ہونا چاہیئے۔ آرٹورو اور پومبو نے ریڈیو رکھنے کے لئے جگہ کا جائزہ لیا اور پھر اندر جانے والی سڑک کی مرمت کرنے لگے جو بہت شکستہ حالت میں تھی۔ رات کو بارش شروع ہوگئی جو صبح تک جاری رہی۔

18 دسمبر

بارش سارا دن بھی جاری رہی۔ لیکن غار پر کام ہوتا رہا۔ پو نے تیں گز کی مقررہ گہرائی تقریباً ہوگئی ہے۔ ریڈیو کی مشینری نصب کرنے کے لئے ہم نے ایک پہاڑی کا جائزہ لیا۔ جگہ موزوں معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب تک تجربہ نہ کر لیا جائے یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

19 دسمبر

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بارش آج بھی جاری رہی۔ موسم چلنے کے لئے سازگار نہیں تھا۔ لیکن گیارہ بجے کے قریب برالیو اور ناٹو یہ خبر لے کر آئے کہ دریا اگرچہ ابھی طوفانی تھا لیکن اتنا پانی اتر چکا ہے کہ پار کیا جا سکے۔ ہم باہر نکلے تو مارکوس اور اس کے ہراول دستے سے ملاقات ہوگئی جو رہائش کے لئے آئے تھے۔ مارکوس کماندار ہوگا اور مکان کے مطابق تین سے پانچ آدمی تک بھیجنے کے احکامات موصول کر چکا ہے۔ ہم تین گھنٹے سے کچھ زیادہ عرصے میں منزل مقصود پر پہنچے۔ ریکارڈو اور کوکو آدھی رات کو پہنچے۔ اور اینٹونیو اور ال روبیو کو اپنے ہمراہ لائے (انہیں پچھلی جمعرات ٹکٹ نہیں ملے تھے) اپولینار بھی ان کے ہمراہ تھا جو اب ہمارے ساتھ ہی رہے گا۔ ان کے علاوہ ایوان بہت سے معاملات پر بات چیت کرنے آیا۔ میں تقریباً تمام رات سویا نہیں۔

20 دسمبر

مختلف باتوں پر غور ہو رہا تھا اور ہر چیز معمول کے مطابق تھی جب کیمپ نمبر 2 سے الی جاندرو کی سرکردگی میں ایک گروہ یہ خبر لے کر آیا کہ کیمپ کے قریب ایک شکار کیا ہوا ہرن پڑا ہے جس کی ایک ٹانگ پر ربن بندھا ہوا ہے۔ جوا کیوین کوئی ایک گھنٹہ پہلے اسی راستے سے گیا تھا اور اس نے ایسی کوئی چیز وہاں نہیں دیکھی تھی۔ ہم نے یہی سمجھا کہ والیگراں ڈِنو اس ہرن کو وہاں تک لے گیا ہوگا اور کسی وجہ سے اسے وہاں پھینک کر خود بھاگ گیا اس کے قریب ایک سنتری کی ڈیوٹی لگا دی گئی اور دو آدمی روانہ کئے گئے کہ اگر شکاری واپس آئے تو وہ اسے روکیں۔ کچھ دیر میں خبر ملی کہ ہرن بہت دیر سے مرا ہوا ہے اور اس میں کیڑے پڑے ہوئے ہیں بعد میں جوا کیوین واپس آیا اور اس نے بتایا کہ اس نے ہرن وہاں پڑے ہوئے دیکھا تھا۔ کوکو اور لورو والیگراں ڈِنو کو لائے تاکہ وہ اسے دیکھے۔ اس نے اعتراف کیا کہ یہ جانور اس کی گولی سے کئی دن پہلے زخمی ہوا تھا۔ یوں یہ واقعہ تمام ہوا۔

فیصلہ کیا گیا کہ اطلاعات کے آفیسر سے رابطہ قائم کیا جائے جسے کوکو نے نظر انداز کر رکھا تھا۔ اور میگیا کو ایوان اور اس کے درمیان رابطے پر مقرر کیا جائے۔ یہ آفیسر میگیا، سانچیز اور تانیا سے اور پارٹی کے ایک نمائندے سے تعلق رکھے گا جس کا انتخاب ابھی باقی تھا۔ منیلا ایک تار پہنچا جس میں لکھا تھا کہ مونجے جنوب سے چل چکا ہے۔ انہوں نے رابطے کا ایک نظام قائم کیا ہوا ہے لیکن میں اس سے مطمئن نہیں کیونکہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مونجے پر اس کے رفیقوں کو اعتماد نہیں۔ اگر وہ مونجے کو ملنے روانہ ہو چکے ہیں تو وہ رات کے ایک بجے لاپاز سے پیغام بھیجیں گے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ایوان پر کاروبار کرنے کی ذمہ داری ہے لیکن اس کا پاسپورٹ اتنا خراب ہے کہ اس پر سفر مشکل ہو جاتا ہے۔ اس دستاویز کو درست کرانا جلد ہی بہتر بنانا ضروری ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ منیلا میں اپنے دوستوں کو لکھے کہ وہ اس کا جلدی انتظام کریں۔

تانیا مزید ہدایات لینے کے لئے جلد ہی یہاں پہنچے گا۔ میں غالباً اسے AS BS روانہ کروں گا۔ یہ قطعی فیصلہ کرلیا گیا ہے کہ کوکو۔ ریکارڈو اور ایوان کامیری سے بذریعہ طیارہ روانہ ہوں گے اور جیپ یہیں چھوڑ جائیں گے۔ جب وہ واپس آئیں وہ لاگونلِا س کو ٹیلیفون پر اپنے آنے کی اطلاع دیں گے۔ جارج رات کے وقت خبریں لینے کے لئے جائے گا اور اگر کوئی قطعی بات معلوم ہوئی تو ان کو تلاش کرے گا۔ کیمپ نمبر 1 میں لاپاز سے کوئی خبر نہیں آئی۔ وہ صبح سویرے کامیری کے لئے روانہ ہو گئے۔

21 دسمبر

کھوجیوں نے جو نقشے بنائے تھے وہ لوردو میرے پاس چھوڑ کر نہیں گیا۔ چنانچہ مجھے اب بھی معلوم نہیں کہ یا کوئی کو جانے والی سڑک کس قسم کی ہے۔ ہم صبح کو روانہ ہوئے۔ سفر بغیر کسی حادثے کے کٹا۔ ہم 24 تاریخ تک ہر چیز یہاں لانے کی کوشش کریں گے کیونکہ اس روز یہاں پارٹی ہوگی۔ راستے میں ہم یاچو، مگویل۔ ہینکو اور کامبا کے پاس سے گزرے جنہیں بجلی کی مشینری لانا تھی۔ شام کے پانچ بجے یاچو اور کامبا مشینری کے بغیر ہی آ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ مشینری بہت بھاری تھی۔ اس لئے وہ اسے جنگل میں ہی چھپا آئے۔ کل پانچ آدمی اسے لینے جائیں گے۔ رسد والا غار مکمل کرلیا گیا۔ کل ریڈیو مشینری والے غار پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

22 دسمبر

ہم نے ریڈیو مین کے لئے غار بنانا شروع کر دیا۔ شروع میں زمین نرم تھی اس لئے کام تیزی سے شروع ہوا۔ لیکن جب سخت زمین کہ تہہ آ گئی تو کام کی رفتار بہت ہلکی ہوگئی۔

بجلی کی مشینری لائی گئی جو بہت بھاری تھی۔ تیل کی کمی کی وجہ سے اسے چالو نہیں کیا گیا۔ لوردو نے کہلا بھیجا کہ وہ نقشے نہیں بھیج رہا بلکہ زبانی بتانے کے لئے خود آئے گا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

23 دسمبر

پومبواورالی جاندرو کے ہمراہ بائیں طرف پہاڑی پر ہموار زمین دیکھنے روانہ ہوئے۔ ہمیں نیا راستہ بنانا پڑے گا۔ لیکن مجھے محسوس ہوا کہ سیدھے گزرنا آسان ہوگا۔ جوا کیوین دو رفیقوں کے ساتھ آیا۔ اس نے بتایا کہ لورو نہیں آسکا کیونکہ ایک جانور بھاگ گیا اور وہ اس کی تلاش میں گیا ہے۔ ال گونیلر و کے سفر کے بارے میں کوئی بات نہیں۔ شام کو گوشت پہنچ گیا۔ کافی تھا لیکن شراب کی کمی محسوس ہوئی۔ لورو ان چیزوں کا انتظام بھی نہیں کرسکتا۔ اس میں انتظامی قابلیت کی بہت کمی ہے۔

24 دسمبر

آج کا دن نو چا بیونا کی نذر رہا۔ کچھ لوگوں نے دور چکر لگائے اور ریسٹ پہنچے۔ لیکن آخر ہم سب اکٹھے ہوگئے اور بہت لطف رہا۔ کچھ لوگ حد سے بڑھ گئے۔ لورو نے بتایا کہ کہ ال لا گونیلر و کا سفر بے سود رہا۔ قطعی بات صرف نوٹ تھا لیکن وہ بھی بہت واضح نہیں تھا۔

25 دسمبر

پھر کام شروع ہوگیا۔ پہلے کیمپ کا چکر نہیں لگایا گیا۔ اس کا نام سی 24 رکھا گیا۔ جو بولیو ینڈ ڈاکٹر نے تجویز کیا۔ مارکوس۔ بینگنو اور کامبا ہماری دائیں طرف کی پہاڑیوں تک راستہ بنانے گئے۔ وہ شام کو لوٹے اور خبر دی کہ انہوں نے دو گھنٹے کے سفر پر ویران صاف میدان دیکھے ہیں۔ انہوں نے اگلے روز وہاں جانے کا ارادہ کیا۔ کامبا واپس آیا تو اسے حرارت تھی۔ مگویل اور یاچو نے بائیں طرف کچھ راستے بنائے تا کہ دیکھنے والوں کو گمراہ کیا جا سکے۔ اور ریڈیو والے غار تک پہنچنے کا راستہ صاف کیا۔ اِنتی۔ اینٹو نیو۔ توما اور میں نے ریڈیو والے غار پر کام جاری رکھا۔ یہ بہت مشکل تھا۔ کیونکہ آگے پتھر کی سل آ گئی تھی۔ دوسرے لوگ کیمپ لگانے اور دریا کے دونوں طرف موزوں نگرانی کی جگہ تلاش کرنے لگے۔ جگہ بہت موزوں ہے۔

26 دسمبر

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

انٹی اور کارلوس اس مقام تک جائزہ لینے گئے جسے نقشے پر یا کوئی کا نام دیا گیا ہے۔ اس سفر پر دو دن لگیں گے۔ رولانڈو۔ الی جاندرو اور پومبو نے غار کا دشوار کام جاری رکھا۔ یا چو اور میں مگویل کا بنایا ہوا راستہ دیکھنے گئے۔ پہاڑی کی ہموار چوٹی والے راستے سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا گیا۔ راستہ جو غار تک جاتا ہے بہت اچھا ہے اور اس کا پتہ لگانا بھی دشوار ہے۔ کل ایک اور آج دو سانپ مارے۔ معلوم ہوتا ہے یہاں سانپ بہت ہیں۔ توما۔ آرٹورو۔ روبیو اور اینٹونیو شکار کے لئے گئے۔ برالیو اور ناٹو دوسرے کیمپ میں نگرانی پر مامور رہے۔ وہ خبر لائے کہ لورو کی جیپ الٹ گئی اور موسے واپس پہنچ گیا ہے۔ مارکوس۔ مگویل اور بینگنو پہاڑی پر راستہ بنانے کے لئے گئے اور ساری رات واپس نہیں آئے۔

27 دسمبر

ہم توما کے ساتھ مارکوس کی تلاش میں نکلے۔ ہم ڈھائی گھنٹے تک مغرب کی طرف چلتے رہے یہاں تک کہ ہم بائیں طرف سے آنے والی ایک ندی کے دھانے تک جا پہنچے۔ وہاں سے ہم قدموں کے نشان دیکھنے اونچی چٹانوں سے نیچے اترے میں سمجھتا تھا کہ اس راستے ہم کیمپ پہنچ جائیں گے لیکن کئی گھنٹے گزر گئے اور کیمپ کا نام و نشان تک نہ ملا۔ شام کے پانچ بجے ناکاہوسو پہنچے جو کیمپ نمبر 1 سے کوئی تین میل نیچے تھا اور سات بجے ہم کیمپ پہنچے۔ وہاں ہمیں معلوم ہوا کہ مارکوس نے پچھلی رات وہیں گزاری تھی۔ میں نے وہاں کسی کو اطلاع دینے نہیں بھیجا کیونکہ میرا خیال تھا کہ مارکوس نے ان کو میرے راستے کی اطلاع دے دی ہوگی۔ ہم نے جیپ کا ڈھانچہ دیکھا۔ لورو اس کے فالتو پرزے ڈھونڈنے کامیری چلا گیا تھا۔ ناٹو کا کہنا تھا کہ وہ ڈرائیو کرتے ہوئے سو گیا اور جیپ الٹ گئی۔

28 دسمبر

جب ہم کیمپ کی طرف روانہ ہو رہے تھے تو اُربانو اور اینٹونیو مجھے تلاش کرتے آ پہنچے۔ مارکوس مگویل کے ساتھ پہاڑی سے کیمپ تک راستہ بنانے گیا تھا۔ وہ دونوں ابھی نہیں لوٹے تھے۔ بینگنو اور پومبو اسے راستے پر ہمیں تلاش کرنے نکلے جو ہم نے اختیار کیا تھا۔ جب میں کیمپ پہنچا تو مارکوس اور مگویل وہیں تھے وہ پہاڑی پر ہی سوئے تھے۔ کیونکہ وہ کیمپ نہیں پہنچ سکتے تھے۔ مارکوس نے مجھ سے جو سلوک کیا تھا اس کی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

شکایت کی۔ روئے سخن جوا کیوین۔ الی جاندرواور ڈاکٹر کی طرف تھا۔ انٹی اور کارلوس کوئی آباد گھر پائے بغیر واپس آئے۔ صرف ایک متروکہ مکان تھا جو غالباً وہ نہیں جو نقشے پر یا کی کے نام سے موسوم ہے۔

29 دسمبر

ہم مارکوس، مگویل اور الی جاندرو کے ہمراہ صورت حالات دیکھنے ویران پہاڑی پر گئے۔ یہ چٹیل میدان ڈل نگری کا آغاز معلوم ہوتا ہے۔ یہ یکساں اونچے کوہساروں اور بے آب وگیاہ پہاڑیوں کا سلسلہ ہے جو تقریباً ہزار میل تک چلا گیا ہے۔ بائیں طرف کی مسطح چوٹی بے کار ہے کیونکہ یہ کمان کی صورت میں نکاہا سو کی طرف مڑتی ہے۔ ہم نیچے اترے اور ایک گھنٹہ 20 منٹ میں کیمپ پہنچے۔ آٹھ آدمی رسد لانے کے لئے بھیجے گئے لیکن وہ تمام سامان نہیں لا سکے۔ روبیو اور ڈاکٹر نے برالیو اور ناٹو کی جگہ لی۔ روبیو نے واپس آنے سے پہلے ایک اور راستہ بنایا جو دریا کے کنارے کچھ پتھروں سے شروع ہو کر پتھر کے ذریعے ہی دوسری طرف جا نکلتا ہے اور یوں قدموں کے نشان نظر آنے کا خطرہ نہیں رہتا۔ غار پر کوئی کام نہیں ہوا۔ لورو کامیری روانہ ہوا۔

30 دسمبر

بارش سے دریا چڑھ جانے کے باوجود چار آدمیوں کو روانہ کیا گیا تا کہ کیمپ نمبر 1 میں جو چیزیں باقی رہ گئی تھیں انہیں ٹھکانے لگا آئیں۔ اسے بالکل خالی کر دیا گیا۔ باہر سے کوئی خبر نہیں آئی۔ چھ آدمی غار میں گئے اور ہر چیز جو وہاں رکھنی تھی اسے قرینے سے چھپا آئے۔ تندور پورا نہیں کیا جا سکا کیونکہ مٹی نرم تھی۔

31 دسمبر

ساڑھے سات بجے ڈاکٹر خبر لایا کہ مونجے آ چکا ہے۔ میں، انٹی، توما۔ اُربانو اور آرٹورو ساتھ گیا۔ ہمارا استقبال گرمجوشی سے ہوا لیکن کھچاؤ کے آثار پائے جاتے تھے۔ فضا میں یہ سوال لہرا رہا تھا کہ تم یہاں کیوں آئے؟ اس کے ہمراہ نو وارد پان ڈی وینو تھا۔ تانیا تھا۔ جو احکامات لینے آیا تھا اور ریکارڈو تھا جو ہمارے ساتھ ٹھہرے گا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

مو نجے سے گفتگو شروع میں عمومی اور فروعی سے رہی لیکن اس نے جلد ہی بنیادی سوال اٹھائے جن کا خلاصہ یہ تین شرائط تھیں:۔

۱۔وہ پارٹی کی قیادت سے استعفیٰ دے دے گا۔لیکن اس کو غیر جانبدار بنانے میں کامیاب ہو کر جدو جہد کے لئے کارکن مہیا کر سکے گا۔

۲۔جب تک انقلاب کا مقصد اور ماحول بولیویا سے متعلق ہے اس کا فوجی اور سیاسی لیڈر وہ ہو گا۔

۳۔جنوبی امریکہ دوسری ریاستوں سے تعلقات کا ذمہ دار وہ ہو گا اور تحریک آزادی کے لئے ان کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔(اس نے ڈگلس براوو کی مثال پیش کی)

میں نے جواب دیا کہ پارٹی سیکرٹری کی حیثیت سے پہلی بات کے فیصلے کی ذمہ داری اس پر ہے اگر چہ مجھے اس کی پوزیشن غلط معلوم ہوتی ہے۔ یہ موقع پرستی اور ڈھلمل یقینی والی بات ہے اور ان لوگوں کے تاریخی نام کو بچانے کی کوشش ہے جنھیں ان کی پست اور غلامانہ ذہنیت کی بنا پر ملزم گردانا چاہیئے۔ وقت میری بات کو صحیح ثابت کرے گا۔

جہاں تیسری شق کا ذکر ہے مجھے ایسی کوششوں پر کوئی اعتراض نہیں لیکن شکست ان کا مقدر ہو چکی ہے۔کوڈو وِلا سے ڈگلس برووکی حمایت کے لئے کہنا ایسا ہی تھا جیسے اسے پارٹی کی اندرونی بغاوت سے درگزر کرنے کے لئے کہا جائے۔ یہاں بھی وقت ہی فیصلہ کرے گا۔

جہاں تک دوسری بات کا معاملہ ہے میں اسے کسی صورت میں قبول نہیں کر سکتا۔فوجی قائد میں ہوں گا اور اس بارے میں کسی قسم کے الہام کی گنجائش ہی نہیں۔ یہاں پہنچ کر بات تعطل تک جا پہنچی اور ایک ایسے دائرے میں گھومنے لگی جس کا انجام پر متفق ہو گئے کہ وہ اس بارے میں مزید سوچ بچار اور بولیویا کے رفیقوں سے مشورہ کر لے۔ ہم نئے کیمپ میں گئے وہاں اس نے سب سے باتیں کیں اور ان سے کہا کہ یا تو وہ یہاں رہیں یا پارٹی کی مدد کریں۔ ہر شخص نے یہاں رہنے کا فیصلہ کیا جس پر اسے بہت حیرت ہوئی۔

بارہ بجے رات ہم نے جام تجویز کیا اور اس تاریخ کی تاریخی اہمیت کا ذکر کیا اس کے الفاظ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے جواب دیا اسے امریکی براعظم کے انقلاب کا نیا

GRTO DE MURILLO قرار دیا اور کہا کہ جب انقلاب کے کارناموں کا سامنا ہو تو ہماری زندگیاں پرِ کاہ کی حیثیت نہیں رکھتیں۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ماہانہ تجزیہ

کیوبا کے انقلابیوں کی جماعت پوری طرح کامیاب رہی۔ حوصلے بلند ہیں اور صرف معمولی مسائل درپیش ہیں۔ بولیویا کے رفیق بہت کم ہیں لیکن جو ہیں وہ خوب ہیں۔ مونجے کے طرزِ عمل سے ایک طرف انقلاب کی نشوونما کنے کا خطرہ ہے تو دوسری طرف یہ فائدہ کہ میں سیاسی بندشوں سے آزاد ہو جاؤں گا۔ اگلا قدم مزید بولیوین رفیقوں کا انتظار اور گویرا۔ ارجنٹائن کے ماریشیو اور جوزامی (یعنی ماسیٹی اور اختلاف کرنے والی پارٹی) سے بات چیت ہے۔

جنوری

یکم جنوری

مجھ سے مشورہ کئے بغیر صبح مونجے نے کہا کہ وہ پارٹی سے دستبردار ہو رہا ہے اور وہ 8 جنوری کو پارٹی لیڈروں کو اپنا استعفٰی پیش کر دے گا۔ اس کے کہنے کے مطابق اس کا مشن پورا ہو چکا تھا۔ جب وہ رخصت ہوا تو یوں معلوم ہوتا تھا جیسے اسے کوئی دار پر لٹکانے لے جا رہا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ جب اسے کوکو سے معلوم ہوا کہ میں عسکری معاملات اس کے سپرد کرنے کو تیار نہیں ہوں تو اس نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قطع تعلق کا فیصلہ کر لیا۔ کیونکہ اس کے دلائل میں تضاد تھا۔

شام کو میں نے سب کو اکٹھا کیا اور مونجے کے طرزِ عمل کی میں نے وضاحت کی میں نے اعلان کیا کہ ہم ان تمام عناصر سے مل کر کام کریں گے جو انقلاب کو کامیاب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے بولیویا کے لوگوں کے لئے ایک مشکل دور اور روحانی اذیت کا ذکر کیا اور وعدہ کیا کہ ہم ان کے مسائل اجتماعی گفت و شنید اور سیاسی کو میساروں کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

میں نے تانیا کے ارجنٹائن جانے کا انتظام کیا تاکہ وہ ماریشیو اور جوزامی سے بات چیت کرے اور میری ان سے یہاں ملاقات کا بندوبست کرے۔ ہم نے سانچیز کو جو فرائض سونپے تھے ان کا فیصلہ کیا اور طے کیا کہ فی الحال فوڈولفو۔ لوپولو اور ہمبرٹو لاپاز میں رہیں گے لوپولو کی ایک ہمشیرہ کامیری میں رہے گی اور کالوی مونٹے سانٹا کرز میں رہے گا۔ مستوسکری کے علاقے کے گرد سفر کر کے فیصلہ کرے گا کہ اسے کہاں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

رہنا ہے۔لو پولو مالیات کا انچارج ہوگا۔اور 80 ہزار اسے روانہ کئے جائیں گے جن میں سے 20 کالوی موئنے ٹرک خریدنے پر خرچ کرے گا سانچیز گویرا سے انٹریو کرے گا۔کوکو سانٹا کرز جائے گا جہاں وہ کورلوس کے ایک بھائی سے ملے گا اور اسے ان تین کا انچارج بنائے گا جو ہوانا سے آئے ہیں۔ میں نے فیڈل کے لئے پیغام لکھا جو دستاویز نمبر 2 میں ہے۔

2 جنوری

صبح خفیہ عبارت خط لکھتے گزری۔ دوسرے (سانچیز - کوکو اور تانیا) شام کو فیڈل کی تقریر سننے کے بعد چلے گئے۔اس نے ہمارا اس انداز میں ذکر کیا کہ ہم اور بھی ممنون ہیں (اگر یہ ممکن ہے)

کیمپ میں صرف غار پر کام ہوا۔باقی سب دوسرے کیمپ سے چیزیں لینے چلے گئے۔ مارکوس۔ مگویل اور بنیگنو شمالی علاقے کا جائزہ لینے چلے گئے۔انٹی اور کالوس نے ناکا ہواسو کا معائنہ کیا یہاں تک کہ آباد علاقے آ گیا۔جوا کیوین اور ال میڈ یکو دریا کا جائزہ لینا ہے۔یہاں تک کہ وہ اس کے دہانے یا آباد علاقہ آ گیا۔ جوا کیوین اور ال میڈ یکو دریا کا جائزہ لینا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کے دہانے یا آبادہ علاقے تک پہنچ جائیں۔انہیں زیادہ سے زیادہ پانچ دن کی مہلت ہے۔

مونجے کو رخصت کرکے لوگ کیمپ واپس آئے اور یہ خبر لائے کہ ال لوروابھی واپس نہیں آیا۔

3 جنوری

ہم غار کی چھت کی تعمیر میں مصروف رہے لیکن اسے پورا نہ کر سکے۔کل ہر صورت میں اسے مکمل کرنا ہے۔صرف دو آدمی بوجھ اٹھانے گئے اور خبر لائے کہ کل رات سب روانہ ہو گئے۔باقی ماندہ رفیق باورچی خانے کی چھت بنانے میں مصروف رہے۔یہ مکمل ہو گئی ہے۔

6 جنوری

مارکوس، جوا کیوین، الی جاندر واور میں صبح بنجر پہاڑی پر گئے۔میں نے وہاں یہ فیصلے کئے۔مارکوس ال کامیا اور یاچو کے ہمراہ دائیں طرف چھپ کرنا کا ہواسو پہنچنے کی کوشش کریں مگویل۔ براؔلیو اور رائنی چیتو

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

پہاڑی سے اصل راستہ تلاش کریں گے۔ جو کیوین۔ بینگنو اوانٹی کے ساتھ رایوفرس تک جانے والے درّے کی تلاش کریں گے جو نقشے کے مطابق چوٹی کے دوسرے طرف ناکا ہواسو کے متوازی گزرتا ہے۔

شام کوال لورودو خچریں لے کر آیا جو اس نے دو ہزار پیسوں میں خریدی تھیں۔ سودا اچھا تھا۔ خچریں مضبوط اور فرماں بردار ہیں۔ برالیو اور پاچو کی تلاش کا حکم دیا گیا تاکہ وہ کل جاسکے۔ کارلوس اور میڈ یکوان کی جگہ لیں گے۔

درس کے بعد میں نے گوریلا جانبازوں کی ضروری خصوصیات کے موضوع پر تفصیلی گفتگو کی اور ضبط و نظم پر زور دیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ ہمارا سب سے بڑا مشن فولاد کی طرح مضبوط ایک کلیدی گوریلا دستہ تیار کرنا ہے جو باقیوں کے لئے مثال ہو اور اس مشن کے لئے مطالعہ انتہائی ضروری ہے تاکہ مستقبل ہم پر عیاں ہو۔ اس کے بعد میں نے سب گروہوں کے سربراہوں یعنی جوا کیوین۔ مارکوس۔ الی جاندرو۔ انٹی رولانڈو۔ پومبو۔ ال میڈ یکو۔ ال ناٹو اور ریکارڈو کو جمع کیا۔ میں واضح کیا کہ مارکوس کی غلطیوں اور ان کی تکرار کی وجہ سے مجھے جوا کوین کو نائب سربراہ بنانا پڑا۔ میں نے نئے سال کے موقعے پر مگویل کے جھگڑے پر جوا کوین کے رویے پر تنقید کی اور ان ضروری باتوں کی طرف اشارہ کیا جو ہمیں اپنی تنظیم کو بہتر بنانے کے لئے لازمی طور پر کرنی ہوں گی۔ آخر میں ریکارڈو نے مجھے بتایا کہ تانیا کے سامنے اس کا ایوان سے جھگڑا ہو گیا تھا جس میں دونوں نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا اور ریکارڈو نے ایوان کو حکم دیا کہ وہ جیپ سے اتر جائے۔ رفیقوں کے آپس کے یہ جھگڑے ہمارے کام میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔

7 جنوری

سیاح روانہ ہو گئے۔ بس میں صرف جاندرو اور رال ناٹو تھے۔ باقی سب کیمپ کی ڈیوٹی دے رہے تھے۔ بجلی مشینری اور آرٹورو کا باقی سب سامان اٹھا لیا گیا۔ غار میں دوہری چھت بنائی گئی اور کنویں کی مرمت کی گئی۔ کھاڑی پر ایک چھوٹا سا پل بنایا گیا۔

10 جنوری

پرانے کیمپ میں مستقل نگران پارٹی میں تبدیلی کی گئی۔ روبیو اور اپولینار نے کارلوس اور ال میڈ یکو

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کی جگہ لی۔ دریا طوفانی رہا لیکن پانی اتر رہا تھا۔ ال لورو سانٹا کرز گیا اور ابھی تک واپس نہیں لوٹا۔

ال میڈیکو (مورو) توما اور میں پمپا دل ٹائجر پر چڑھے۔ انٹونیو بھی ہمارے ساتھ تھا۔ اسے کیمپ کی نگرانی کے لئے ٹھہرنا ہے۔ وہاں میں نے انٹونیو کو بتایا کہ ہمارے کیمپ کے مغرب کی طرف جو کھاڑی ہے اس کا جائزہ لینے کے لئے اسے کیا کچھ کرنا ہوگا۔ یہاں سے ہم نے مارکوس کا پرانا راستہ ڈھونڈا جو آسانی سے مل گیا۔ تلاش پارٹی والوں میں سے صبح کے وقت چھ واپس لوٹے۔ مگول برالیو اور چیٹو کے ہمراہ اور جوا کوین، بینگنو اور انٹی کے ہمراہ گاویل اور برالیو نے ایک دریائی راستہ دریافت کیا جو سطح مرتفع سے گزر کر ایک دوسرے دریا میں گرتا تھا۔ جونا کا ہوا سو معلوم ہوتا ہے۔ جوا کوین دریا کے ساتھ ساتھ چلا۔ جوال قریاس معلوم ہوتا ہے اور کچھ دیر تک اس کے بہاؤ کے رخ چلتا رہا۔ یہ وہی دریا معلوم ہوتا ہے، جسے دوسرے گروہ نے پایا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے نقشے ٹھیک ہی ہیں جن میں دونوں دریاؤں کے درمیان جنگلات کا کا علاقہ دکھایا گیا ہے اور دونوں مختلف دھانوں سے ال گرانڈے میں گرتے ہیں۔ مارکوس ابھی واپس نہیں آیا۔ ہوانا سے ایک نشری پیغام ملا کہ ال چینو اور ال میڈیکو 12 کو روانہ ہوں گے اور ریڈیو کا ماہر اور ری 14 کو دوسرے دو رفیقوں کا کوئی ذکر نہیں۔

11 جنوری

انٹو کارلوس اور آرٹورو کے ہمراہ قریبی کھاڑی دیکھنے گیا۔ رات کو واپس آیا۔ اس نے بتایا کہ ندی چراگاہ کے سامنے دریائے ناکاہوسو میں گرتی ہے جہاں ہم شکار کھیلا کرتے ہیں۔

الی جاندرو اور پومبو آرٹورو کے غار میں نقشے بنا رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میری کتابیں بھیگ گئی ہیں اور کچھ بالکل خراب ہوگئی ہیں۔ ریڈیو کی مشینری بھی بھیگ گئی ہے اور اسے زنگ لگ رہا ہے۔ دو ریڈیو پہلے ہی خراب ہوگئے ہیں۔ ان باتوں سے آرٹورو کے تساہل کی افسوس ناک تصویر سامنے آتی ہے۔

مارکوس رات کو آیا اس نے بتایا کہ ناکاہوسو دریا جہاں ہم سمجھتے تھے وہاں تک نہیں پہنچتا اور یہ فرائس دریا کی شاخوں تک بھی نہیں پہنچتا۔ ہم نے انچیلو اور پیڈرو کی سرکردگی میں کاشت کے لئے زمین تیار کرنے کے عمل کا مطالعہ شروع کر دیا۔

آج مکھیوں کا دن تھا۔ مارکوس، کارلوس۔ پومپو۔ مورو اور جوا کوین کے جسم سے ان مکھیوں کے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

جراثیم دھوئے گئے۔

12 جنوری

جو کچھ سامان باقی رہ گیا تھا وہ لانے کے لئے چھوٹا ٹرک بھجا گیا۔ ال لوروابھی واپس نہیں آیا۔ ہم نے اپنی کھاڑی کی گھاٹیوں پر چڑھنے کی مشق کی۔ اطراف پر چڑھنے کے لئے دو یا تین گھنٹے اور مرکز کے لئے صرف سات منٹ کیونکہ دفاع ہمیں مرکز میں ہی کرنا ہوگا۔ جواکوین نے مجھے بتایا کہ مٹینگ میں اس کی غلطیوں کے بارے میں میں نے جو اشارے کئے تھے اس سے مارکوس کو بہت دکھ ہوا ہے۔ اس سے بات کروں گا۔

13 جنوری

مارکوس سے بات کی۔ اس نے شکایت کی کہ چونکہ بولیویا کے رفیقوں کے سامنے اس کی غلطیوں کا تذکرہ کیا گیا اس لئے اسے برا لگا۔ اس کے دلائل بے معنی تھے۔ سوائے جذباتی پہلو کے باقی تمام باتیں غیر اہم تھیں۔

الی جاندرو کے کچھ توہین آمیز کلمات کا بھی ذکر ہوا۔ معلوم ہوا کہ نیت کی کوئی خرابی نہیں تھی محض خوش گپی میں ایسی باتیں کہی گئیں۔ دل صاف ہوئے۔ مارکوس کا غصہ فرو ہوا۔

انتی اور مورو شکار کو گئے لیکن کچھ مار کر نہ لائے۔

مختلف گروہ ایسی جگہ پر غار بنانے کے لئے گئے جہاں خچروں سے پہنچا جا سکے۔ لیکن ایسی موزوں جگہ نہ ملی اور فیصلہ کیا گیا کہ زمین پر ہی ایک جھونپڑی بنائی جائے۔ الی جاندرو اور پومبو نے راستے کے دفاع کا مطالعہ کیا اور خندقوں کے لئے نشان لگائے۔ وہ کل بھی یہ کام جاری رکھیں گے روبیو اور اپولینار واپس آ گئے۔ برالیو اور پاچو پرانے کیمپ گئے۔ لورو نے کوئی اطلاع نہیں بھیجی۔

14 جنوری

مارکوس۔ پینکو کے علاوہ باقی ہراول دستے کے ہمراہ دریا کے بہاؤ کی طرف جھونپڑی بنانے گئے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

انہیں رات کو واپس آنا تھا۔ لیکن وہ دوپہر کو لوٹے کیونکہ بارش ہوتی رہی اور وہ جھونپڑی بھی پوری نہیں بنا سکے۔

جواکوین کی سرکردگی میں خندقوں کی کھدائی شروع ہوئی۔ مورو۔ انٹی۔ اُربانو اور میں ایک راستہ بنانے کے لئے روانہ ہوئے جو کھاڑی کے دائیں طرف پہاڑی چوٹی کو کاٹتا ہوا ہمارے کیمپ کی سرحد پر سے گزرے۔ یہ کام پورا نہیں ہو سکا۔ اور ہمیں خطرناک چٹانوں پر چڑھنا پڑا۔ دوپہر کو بارش شروع ہو گئی اور تمام کام روکنا پڑا۔

15 جنوری

میں کیمپ میں ہی رہا اور شہر میں کارکنوں کے لئے ہدایات لکھتا رہا۔ اتوار کی وجہ سے ہم نے صرف آدھا کام کیا۔ مارکوس نے ہراول دستے کے ساتھ جھونپری پر کام کیا۔ درمیانی اور آخری دستوں نے خندقوں پر۔ ریکارڈو۔ اربانو اور انٹونیو نے کل کے بنائے ہوئے راستے کو بہتر بنانے کی کوشش کی۔ لیکن بغیر کامیابی کے کیونکہ چوٹی دریائی راستے کے درمیان خطرناک چٹان ہے۔

پرانے کیمپ کی طرف کوئی چکر نہیں لگایا گیا۔

16 جنوری

خندقوں پر کام جاری رہا جو آج بھی مکمل نہیں ہوئیں۔ مارکوس نے اپنا کام ختم کر لیا اور ایک مختصر پیارا سا گھر بنالیا۔ ال میڈیکو اور اکارلوس نے برالیو کی جگہ لی۔ اور دونوں نے بتایا کہ لورو واپس آ گیا اور خچر لا رہا ہے۔ انچیو اسے لینے گیا لیکن وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ الی جاندرو ملیریا کی علامات لئے ہے۔

17 جنوری

آج کام کچھ نہیں ہوا۔ پہلی خندقیں اور گھر مکمل ہو چکا ہے۔

ال لورو اپنے سفر کے حالات سنانے آیا۔ جب میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کیوں گیا تھا تو اس نے جواب دیا کہ اس کا خیال تھا اسے کوئی ممانعت نہیں۔ اس نے اعتراف کیا کہ وہ وہاں ایک عورت سے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ملنے گیا تھا۔ وہ خچر کے لئے ساز لے آیا۔ لیکن دریا میں اسے ہانک کر نہیں لا سکا۔

کوکو کی کوئی خبر نہیں۔ بات خطرناک ہے۔

18 جنوری

صبح سے ہی بادل چھائے ہوئے ہیں۔ میں نے خندقوں کا معائنہ نہیں کیا۔ اُربانو۔ ناٹو ڈاکٹر (مورو) انٹی انچلیو اور برالیو چھوٹے ٹرک پر روانہ ہوئے۔ الی جاندرو نے کام کیا کیونکہ اس کی طبعیت ٹھیک نہیں۔

کچھ دیر بعد بارش شروع ہوگئی۔ لورو بارش میں بھیگتا ہوا آیا اس نے بتایا کہ ارگانا راز نے انٹونیو سے بات کی۔ اس نے ظاہر کیا کہ وہ بہت کچھ جانتا ہے اور پیش کش کی کہ کوکین کے کاروبار جو کچھ بھی ہم کر رہے ہیں وہ اس میں معاون بننے کے لئے تیار ہے۔ ''جو کچھ بھی ہم کر رہے ہیں۔'' کی ترکیب سے ظاہر ہوتا تھا کہ ہم کچھ ایسی ویسی بات کر ضرور رہے ہیں۔ میں نے لورو کو ہدایت کی کہ اسے تعاون پر آمادہ کر لیا جائے لیکن صرف یہ کہا جائے کہ جیپ جتنے چکر لگائے اس کا ہم کرایہ دیں گے اور اگر اس نے ہمارا راز افشا کیا تو موت اس کا انجام ہوگی۔ بارش تیز ہو رہی تھی اس لئے لورو جلد ہی چلا گیا۔ مبادا بارش سے دریا طوفانی ہو جائے اور اسے راستہ نہ ملے۔

ٹرک صبح 8 بجے تک واپس نہیں آیا چنانچہ دوسروں کو ٹرک والوں کا کھانا کھانے کی اجازت دے دی گئی۔ جب انہوں نے چٹ کر لیا۔ برالیو اور ناٹو کچھ دیر بعد واپس آ گئے انہوں نے بتایا کہ دریا چڑھنے سے وہ گھر گئے۔ سب نے دریا عبور کرنا چاہا لیکن انٹی گر گیا اس کی رائفل بہہ گئی اور وہ زخمی ہو گیا۔ باقیوں نے رات وہیں بسر کرنے کا فیصلہ کیا۔ صرف یہ دونوں بدقت تمام پہنچ پائے۔

19 جنوری

دن حسب سابق دفاعی اقدامات اور کیمپ کی دیکھ بھال میں گزار۔ مگویل کو تیز بخار ہے جو ملیریا ہی معلوم ہوتا ہے۔ مجھے بھی تمام دن سردی لگتی رہی لیکن میں بیمار نہیں ہوا۔

باقی ماندہ پارٹی کے چاروں افراد صبح آٹھ بجے آئے اور کافی اناج اپنے ہمراہ لائے۔ انہوں نے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

رات آگ تاپ کر گزاری تھی۔ وہ دیا اترنے کا انتظار کرتے رہے تا کہ رائفل ڈھونڈ سکیں۔

شام کے چار بجے جب روبیو اور پیڈرو دوسرے کیمپ میں نگران پارٹی کی جگہ لینے کے لئے روانہ ہو چکے تھے۔ لیفٹیننٹ فرنینڈیز اور سادہ کپڑوں میں ملبوس چار سپاہی کرائے کی جیپ لے کر کوکین کی فیکٹری کی تلاش میں آئے۔ انہوں نے صرف گھر کی تلاشی لی اور کچھ عجیب وغریب چیزیں دیکھیں مثلاً کیلشیم کاربائڈ جو ہماری لیمپوں کے لئے لائی گئی تھی اور ابھی تک غار میں نہیں پہنچا پائے تھے۔ انہوں نے لاروکا پستول لے لیا لیکن رائفل اور 22 نمبر چھوڑ گئے۔ انہوں نے دکھاوے کے لئے ارگان راز سے 22 نمبر چھین کر لوروکو دکھائی اور یہ کہہ کر چلے گئے کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں اور تمہیں ہم سے نبٹنا ہوگا۔ لیفٹیننٹ فرنینڈیز نے لورو سے کہا کہ وہ کامیری آکر پستول واپس لے سکتا ہے۔ اس نے کہا "وہاں آکر مجھ سے بات کرنا۔ چپ چپاتے۔" اس نے یہ بھی پوچھا کہ برازلین کہاں ہے۔

لوروکو ہدایت دی گئی ہے کہ ال والیگراں ڈِنو اور ارگا ناراز کو ڈرائے دھمکائے کیونکہ انہوں نے ہی خبر دی ہوگی۔ اسے یہ بھی کہا گیا کہ پستول واپس لینے کے بہانے کامیری جاؤ اور وہاں کوکو سے رابطہ قائم کرو (مجھے شبہ ہے کہ وہ گرفتار نہ کرلیا گیا ہو) ہمیں زیادہ سے زیادہ جنگل میں ہی وقت گزارنا چاہیئے۔

20 جنوری

میں نے پوزیشنوں کا معائنہ کیا اور حکم دیا کہ کل رات جو دفاعی منصوبہ سمجھا گیا تھا اس پر عمل درآمد کیا جائے۔ اس کا خاکہ یوں ہے کہ دریائی علاقہ کا فوراً دفاع کیا جائے اور دریا کے ساتھ ساتھ متعین ہراول دستہ دشمن پر جوابی حملہ کرے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ دفاعی مشقیں کی جائیں۔ لیکن پرانے کیمپ میں حالات خطرناک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ ایک شخص فارم پر آیا اور اپنی M-2 رائفل سے فائرہ کرنے لگا۔ اس کا کہنا ہے کہ میں ارگاناراز کا دوست ہوں اور تعطیل گزارنے فارم پر آیا ہوں۔ گشتی دستے بھیجے جارہے ہیں تاکہ ارگاناراز کے قریب کیمپ کے لئے جگہ کی تلاش کی جائے۔ اگر حالات خراب ہوئے تو علاقہ چھوڑنے سے پہلے ہم اس سے حساب بیباق کریں گے۔

مگویل کا بخار تیز ہی رہا۔

مشق جنگ کی گئی جو عام طور پر کامیاب رہی سوائے چند باتوں کے۔ پسپائی پر زور دیا گیا جو اس

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

مشق کا سب سے کمزور پہلو تھا۔ گروہ کام پر گئے۔ ایک برالیو کے ساتھ تا کہ مشرق کے متوازی راستہ بنایا جائے اور دوسرا رولانڈو کے ساتھ ہی کام مغرب کی طرف کرنے۔ پاچو بنجر پہاڑی پر گیا تا کہ ریڈیو مشینری ٹیسٹ کرے۔ اور مارکوس اینٹیو کے ہمراہ گیا کہ ارگا نا راز کی نگرانی کا موزوں بندوبست کر سکے۔ صوتی ٹیسٹ اور راستہ بنانے کی مہم کامیاب رہی۔ مارکوس جلد ہی واپس آ گیا۔ کیونکہ بارش کی وجہ سے نظر کام نہیں کرتی تھی۔ پیڈرو بارش میں ہی واپس آیا۔ کوکو بھی اس ہمراہ تھا اور تین نئے رنگروٹ یعنی چیمن۔ یوسیبیو اور ڈالٹر۔ پہلا رنگروٹ کیوبا سے آیا ہے۔ اسے ہراول دستے میں رکھا گیا کیونکہ اسے ہتھیاروں کا تجربہ ہے۔ باقی دونوں عقبی دستے میں رکھے گئے۔ ماریو مونجے میں رکھا گیا کیونکہ اسے ہتھیار کا تجربہ ہے۔ باقی دونوں عقبی دستے میں رکھے گئے ماریو مونجے نے کیوبا سے آنے والے تینوں رفیقوں سے بات چیت کی اور انہیں گوریلا دستے میں شامل نہ ہونے کی تلقین کی۔ اس نے نہ صرف پارٹی سے استعفیٰ نہیں دیا بلکہ فیڈل کو ایک دستاویز بھی بھیجی (جو دستاویز نمبر 4 پر ہے)۔ تانیا نے مجھے ایک رقعہ لکھا جس میں اپنی روانگی اور ایوان کی بیماری کی اطلاع دی۔ ایک رقعہ ایوان کی طرف سے بھی ملا جو دستاویزہ پر درج ہے۔ رات کو میں نے تمام گروہ کو جمع کیا اور یہ دستاویزیں پڑھ کر سنائیں۔ خاص طور پر شق ''الف'' اور شق ''ب'' کے باہمی تضاد کو نمایاں کیا۔ میں نے دل کا غبار بھی نکالا۔ ان کا درعمل ہمدردانہ تھا۔ تین نوواردوں میں سے دو باشعور معلوم ہوتے ہیں۔ انہیں اصولوں پر یقین ہے اور ہر کا یقین سے کرتے ہیں۔ تیسرا بولیویا کا کسان ہے اور صحت مند اور مضبوط کاٹھی کا معلوم ہوتا ہے۔

22 جنوری

ٹرک میں 13 آدمی بھیجے گئے اور برالیو اور والٹران کے ہمراہ گئے تا کہ وہ پیڈرو اور ال روبیو کی جگہ لیں۔ وہ شام کو لوٹے لیکن تمام سامان نہیں لا سکے۔ واپسی پر ال روبیو بری طرح گرا لیکن زیادہ چوٹ نہیں آئی۔

میں نے فیڈل کو ایک دستاویز بھیجی تا کہ تمام صورت حال سے اسے آگاہ کروں اور ڈاک کے رابطے کو آزما سکوں۔ اگر گویرا 25 تاریخ کو کامیری میں ملاقات کے لئے آیا تو یہ دستاویز اس کے ہاتھ لا پاز بھیجی جانی چاہیئے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

میں نے شہری کارکنوں کے لئے ہدایات لکھیں (D-III) ٹرک میں آدمیوں کے چلے جانے کی وجہ سے آج کیمپ میں بہت کم حرکت تھی۔ مگویل صحت یاب ہو رہا ہے لیکن اب کارلوس کو تیز بخار ہے۔ آج تاروں کا تجربہ کیا گیا۔ دو مرغوں کا شکار کیا گیا۔ ایک جانور پھندے میں پھنسا لیکن بھاگ گیا کیونکہ شکنجے میں اس کا کھر کٹ گیا۔

23 جنوری

کیمپ کے کام اور کھوج لگانے کی مہموں کو تقسیم کیا گیا۔ انٹی۔ رولانڈ و اور آرٹورو کو ایسے موزوں مقام کی تلاش کے لئے بھیجا گیا۔ جہاں ڈاکٹر اپنے زخمی مریضوں کو رکھ سکے۔ مارکوس اربانو اور میں سامنے کی پہاڑیوں کا جائزہ لینے کے لئے گئے تاکہ ایسا مقام تلاش کریں جہاں سے ارگانا راز کا گھر نظر آتا رہے۔ موزوں مقام مل گئے۔

کاولوس کو ابھی بخار ہے۔ تمام علامات ملیریا کی ہیں۔

24 جنوری

ٹرک سات آدمیوں کے لے کر روانہ ہوا۔ تمام آدمی واپس آ گئے اور کچھ غلہ بھی لائے۔ اس دفعہ جوا کوین گرا۔ اس کی رائفل بھی گم ہو گئی۔ جو بعد میں اس نے تلاش کر لی۔ ال لورو واپس آ گیا ہے اور روپوش ہے۔ کوکو اور انٹونیو ابھی واپس نہیں آئے۔ وہ کل یا پرسوں گویرا کے ساتھ آئیں گے۔ ایک سڑک مرمت کی گئی تاکہ دفاع کے وقت گارڈز کو گھیرے میں لیا جا سکے۔ جنگی مشقوں کا تجزیہ کیا گیا اور غلطیوں کی تصیح کی گئی۔

25 جنوری

ہم مارکوس کے ساتھ اس سڑک کو دیکھنے گئے جو حملہ آوروں کے عقب میں ہو گی۔ وہاں پہنچنے میں ایک گھنٹہ لگا جگہ بہت اچھی تھی۔

انچیٹو اور بنیمن اس پہاڑی پر ٹرانسمیٹر ٹیسٹ کرنے گئے۔ جو ارگانا راز کے مکان سے اوپر ہے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

لیکن وہ راستہ بھول گئے اور آزمائش نہ ہو سکی۔ ذاتی سامان کے لئے ایک اور غار بنانے کا کام شروع ہو گیا۔ ال لورو پہنچ گیا اور ہراول دستے میں شامل کر لیا گیا۔ لورو نے ارگا ناراز سے بات چیت کی اور اسے بتایا کہ اس کے بارے میں میرا کیا خیال تھا۔ اس نے اعتراف کیا کہ اس نے والیگراں ڈِنو کو جاسوسی کے لئے بھیجا تھا لیکن پولیس کو اطلاع دینے سے منکر تھا۔ کوکو نے والیگراں ڈنو کو خوب ڈرایا، دھمکایا۔ منیلا سے پیغام ملا کہ ہر چیز ٹھیک ٹھاک پہنچ گئی اور کوتے اس مقام کی طرف روانہ ہو گیا جہاں سائمن ریز اس کا انتظار کر رہا ہے۔

26 جنوری

ہم نے نئے غار پر کام شروع کیا ہی تھا۔ جب خبر ملی کہ گویرا لویولا کے ساتھ پہنچ گیا ہے ہم درمیانی کیمپ کے چھوٹے گھر کی طرف روانہ ہوئے اور بارہ بجے دوپہر وہاں پہنچے۔

میں نے گویرا کے سامنے اپنی شرائط پیش کیں۔ گروپ توڑ دیئے جائیں۔ ابھی کوئی سیاسی تنظیم نہ بنائی جائے۔

قومیت اور بین الاقوامیت کی بحث سے گریز کیا جائے۔ اس نے خلوص اور کھلے دل سے سب تسلیم اور آغاز میں سرد مہری کے بعد بولیویا والوں سے تعلقات بحال ہو گئے۔ لویولا نے مجھ بہت اچھا تاثر چھوڑا۔ وہ بہت نرم طبیعت اور نوجوان ہے۔ لیکن ایک آہنی عزم کا مالک۔ اسے یوتھ تحریک سے نکالا جا رہا ہے لیکن اسے استعفے دین پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ میں نے کارکنوں کے لئے ہدایات اور دستاویزت دیں اور جو روپیہ خرچ ہوا وہ واپس کیا جو 70 ہزار پیسو بنتا ہے۔ ہمارے پاس نقدی کم ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر پریجا کو اس تنظیم کا سربراہ مقرر کیا اور روڈ ولفو سے کہا گیا کہ وہ پندرہ یوم کے اندر اندر ہمارے پاس پہنچ جائے۔

میں نے ہدایات کا خط ایوان کو بھیجا۔(D-VI)

میں نے کوکو ہدایت دی کہ وہ جیپ بیچ دے لیکن فارم کے ساتھ مواصلات کا سلسلہ قائم رکھے۔

صبح سات بجے کے قریب ہم جدا ہوئے۔ وہ کل رات روانہ ہوں گے۔ اور گویرا 16 فروری کو چار کے پہلے گروہ کے ساتھ آئے گا۔ اس نے کہا کہ وہ اس سے قبل نہیں آ سکے گا۔ کیونکہ ذرائع آمدورفت ایسے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ہی ہیں اور کارنیوال کی وجہ سے لوگ گئے ہوئے ہیں۔
نشریات کے لئے زیادہ طاقتور ریڈیو لائے جائیں گے۔

27 جنوری
مضبوط ٹرک بھیجا گیا جو تقریباً ہر چیز لے آیا۔ کوکو اور پیغام رساں آج رات چلے جائیں گے۔ وہ کامیری میں رہیں گے اور کوکو سانٹا کرز جائے گا تا کہ جیپ پہنچنے کا انتظار کرے اور 15 کے بعد کی تیاری کرے۔
غار پر کام جاری ہے۔ پھندے میں ایک شکار پھنسا۔ مہم کے لئے رسد جمع کرنے کی تیاری جاری ہے۔ اصولاً جب کوکو آئے تو ہمیں چل دینا چاہیئے۔

28 جنوری
پرانے کیمپ کا سب سامان اٹھا لیا گیا۔ اطلاع ملی کہ والیگراں ڈِنو اناچ کے کھیت کا چکر لگاتے ہوئے دیکھا گیا لیکن وہ فرار ہو گیا۔
سب باتوں سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ فارم کے بارے میں فیصلہ جلد ہی کرنا پڑے گا۔
10 دن کے مارچ کے لئے رسد بالکل تیار ہے اور تاریخ طے ہو گئی ہے۔ کوکو کی آمد کے ایک دو روز بعد یا دو فروری کو۔

29 جنوری
کھانا پکانے والوں، شکاریوں اور سنتریوں کے علاوہ ہر شخص بے کار رہا۔ کوکو دوپہر کو پہنچا۔ وہ سانٹا کرز کی بجائے کامیری گیا تھا۔ لویولو بس کے ذریعے لاپاز کی طرف سفر جاری رکھے گی اور موئیٰ بس کے ذریعے سکری جائے گا۔ اتوار کو رابطہ قائم کیا جائے گا۔
پہلی فروری روانگی کا دن ٹھہرا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

30 جنوری

بارہ آدمی ٹرک میں گئے اور خوراک کا بیشتر حصہ لے آئے ماندہ حصہ پانچ آدمی لا سکیں گے۔ شکاری خالی ہاتھ لوٹے۔

ذاتی چیزیں رکھنے والا غار مکمل ہو گیا ہے۔ کچھ ایسا اچھا نہیں۔ کیمپ میں آج آخری دن تھا۔ ٹرک میں پرانے کیمپ کا سب سامان لادا گیا اور نگران پارٹی بھی واپس بلا لی گئی۔ انٹونیو۔ ناٹو کامیا اور آرٹورو پیچھے رکے۔ انہیں ہدایات دی گئیں کہ کم از کم چار روز میں ایک بار ضرور ملو۔ جب تک چار آدمی رہیں ان میں سے دو ضرور مسلح ہونے چاہئیں۔ نگرانی کی طرف سے کبھی غفلت نہ برتی جائے۔ نوواردوں کی اصولوں کے مطابق تربیت کی جائے۔ لیکن ضرورت سے زیادہ اطاعات انہیں نہ دی جائیں۔ یہ مقام ذاتی استعمال کی تمام اشیا سے خالی ہونا چاہیئے۔ ہتھیار جنگل میں چھپائے جائیں اور انہیں کینوس میں لپیٹا جائے۔ ریزرو روپیہ پیسہ، ہر وقت کیمپ میں رہے۔ ایک آدمی اسے اپنے پاس رکھے۔ جو راستے بنائے گئے ہیں ان کی مزید کھوج کی جائے اور اردگرد کی کھاڑیوں کا بھی جائزہ لیا جائے۔ غیر متوقع پسپائی کی صورت میں انٹونیو اور آرٹورو ارٹورو کے غار میں پناہ لیں گے۔ ناٹو کامیا کھاڑی کا راستہ اختیار کریں گے اور اپنے بارے میں اس مقام پر اطلاع دیتے جائیں گے جس کا انتخاب کل کیا جائے گا۔ اگر چار سے زیادہ آدمی یہاں ہوں تو ایک گروپ رسد والے غار پر بھی نگرانی رکھے گا۔

میں نے دستے سے بات کی اور انہیں مارچ کے بارے میں آخری ہدایات دیں۔ میں نے کوکو سے بھی بات کی اور اسے تازہ ترین ہدایات دیں (D-VII)

ماہانہ تجزیہ

متوقع طور پر مونجے کا طرز عمل شروع میں ٹال مٹول کا تھا اور بعد میں دھوکہ بازی کا۔

پارٹی ہمارے خلاف نبرد آزما ہو رہی ہے اور معلوم نہیں انجام کیا ہو گا۔ لیکن یہ ہمارا امتحان نہیں اور انجام کار شاید مفید ثابت ہو (مجھے تو اس کا یقین ہے) دیانتدار اور جنگجو لوگ ہمارے ساتھ ہیں۔ اگرچہ ضمیر سے ان کی کبھی کبھی کش مکش ہوتی رہتی ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اب تک تو انہوں نے ہماری آواز پر لبیک کہا ہے۔ مستقبل میں ان کے طرز عمل کی خبر نہیں۔
تانیا روانہ ہو چکی ہے۔ اس کی یا ارجنٹائن والوں کی طرف سے کوئی خبر اخبار میں ملی۔ گوریلا اور کی ابتدا ہو رہی ہے۔ ہم دستے کو آزمائیں گے۔ وقت ہی بتائے گا کہ نتیجہ کیا ہوگا اور بولیویا کا انقلاب کیا صورت اختیار کرے گا۔
جن باتوں کا اندازہ تھا۔ ان سے لولیویا کے جانبازوں کو ساتھ ملانے میں سب سے زیادہ وقت لگا۔

فروری

یکم فروری

پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا۔ سب تھکے ہوئے پہنچے لیکن سب نے اپنا اپنا فرض بخوبی سرانجام دیا۔ انٹونیو اور ناٹو خفیہ شناختی لفظ طے کرنے آئے۔ میرا اور مورو کا تھیلہ اپنے ہمراہ لائے۔ ملیریا نے مورو کو بہت کمزور کر دیا ہے۔
راستے کے قریب ہی خطرے کی اطلاع کا آلہ ایک بوتل میں بند کر کے درخت کے نیچے ڈال دیا گیا۔ عقبی دستے میں جوکوین بوجھ برداشت نہ کر سکا اور تمام گروپ کو رکنا پڑا۔

2 فروری

دن آہستگی سے گزرا۔ ڈاکٹر کی وجہ سے قافلہ آہستہ چلا لیکن ویسے بھی رفتار سست ہی رہی۔ چار بجے کے قریب ہم آخری جگہ پہنچے جہاں پانی میسر تھا۔ اور کیمپ لگایا۔ ہراول دستے کو حکم ملا کہ دریا تک جائے (جو اغلباً فریاس ہے) لیکن ان کی رفتار بھی رہی رات کو بارش ہوئی۔

3 فروری

صبح سے ہی بارش ہو رہی ہے۔ اسی لئے ہمیں روانگی 8 بجے تک ملتوی کرنی پڑی۔ جب ہم چل پڑے تو انیچیو رسہ لے کر آیا تا کہ مشکل مقامات پر ہماری مدد کر سکے۔ بارش پھر شروع ہو گئی۔ ہم بارش میں شرابور 10 بجے کے قریب کھاڑی پر پہنچے۔ فیصلہ کیا گیا آج یہیں پڑاو رہے۔ کھاڑی فریاس دریا کی نہیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ہوسکتی۔ نقشے پر اس کا ذکر ہی نہیں۔

4 فروری

ہم صبح سے شام کے چار بجے تک چلتے رہے۔ دوپہر کو سوپ پینے کے لئے دو گھنٹے کا پڑاؤ کیا۔ راستہ ناکاہواسو کے ساتھ ساتھ جاتا ہے اور اچھا ہے لیکن جوتوں کا دشمن۔ پہلے ہی کافی رفیق ننگے پاؤں چل رہے ہیں۔

دستہ تھک چکا ہے۔ لیکن کسی شخص نے شکایت نہیں کی۔ میرا وزن سات سیر کم ہو گیا۔ اور میں آسانی سے چل سکتا ہوں لیکن بعض اوقات میرے شانے کا درد ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ ایسے نقوش نہیں پائے گئے جن سے معلوم ہو کر لوگ ادھر حال ہی میں گزرے ہیں۔ لیکن نقشے کے مطابق آباد علاقہ کچھ دور نہیں۔

5 فروری

صبح پانچ گھنٹے چلنے کے بعد جس میں گو آٹھ نو میل مسافت کی گئی۔ ہراول دستے نے اطلاع دی کہ انہوں نے کچھ چوپائے دیکھے ہیں۔ (معلوم ہوا کہ وہ ایک گھوڑی اور اس کا بچہ تھے) ہم رک گئے اور فیصلہ کیا کہ اس جگہ کا جائزہ لیا جائے تاکہ اگر یہ آباد ہو تو یہاں اس سے بچ کر نکلیں۔ بحث یہ تھی کہ آیا ہم اِراری پتی کے مقام پر تھے یا اس موڑ پر جو نقشے پر سَلا ڈلو کے نام سے درج ہے۔ پاچوگشت سے یہ خبر لے کر لوٹا کہ آگے ایک بڑا دریا تھا جو ناکاہواسو سے کئی گنا بڑا تھا اور جسے عبور کرنا ناممکن ہے۔ ہم سب وہاں پہنچے اور دیکھا کہ یہ دریائے ریاوگرانڈے تھا جو طغیانی میں تھا۔ آبادی کے نشان تھے لیکن پرانے اور سڑکیں کھیتوں میں جا کر ختم ہوتی تھیں۔ جن پر گھاس اگی تھی اور زندگی کے نشانات معدوم تھے۔ ہم نے ایک دریائے ناکاہواسو کے قریب ایک خراب سی جگہ پر کیمپ لگایا تاکہ ہمیں پانی میسر رہے۔ کل ہم دریا کے مشرقی اور مغربی علاقوں کا جائزہ لیں گے تاکہ اس علاقے سے مانوس ہو جائیں۔ دوسرا گروہ اسے پار کرنے کی کوشش کرے گا۔

6 فروری

دن سکون سے تھکن دور کرتے گزار۔ جواکوین، ڈاکٹر اور ڈالر کے ہمراہ باہر گیا تاکہ ریا گرانڈے دریا کا جائزہ لے۔ وہ دریا کے بہاؤ کے ساتھ کوئی پانچ میل تک چلا لیکن اسے پتن ملا۔ صرف کھاڑی پانی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کی ایک کھاڑی دکھائی پڑی۔ مارکوس بہاؤ کے خلاف زیادہ نہ چل سکا اور فریاس نہ پہنچ پایا۔ انچیٹو اور لورو اس کے ہمراہ گئے۔ الی جاندرو، انٹی اور پاچو نے تیر کر دریا عبور کرنے کی ناکام کوشش کی۔ ہم بہتر جگہ کی تلاش میں کوئی پون میل پیچھے لوٹ آئے۔ مومبو کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ کل ہم کشتی بنا کر دریا عبور کرنے کی کوشش کریں گے۔

7 فروری

مارکوس کی ہدایت کے مطابق کشتی بنائی گئی۔ یہ بہت بڑی تھی اور مشکل سے اٹھائی جا سکی۔ ڈیڑھ بجے دوپہر ہم دریا کی طرف چلے اور ڈھائی بجے اسے پار کرنا شروع کیا۔ ہراول دستہ دو چکروں میں پار اترا۔ آدھا درمیانی راستہ اور تھیلے کے علاوہ میرے کپڑے تیسرے چکر میں پار گئے۔ جب درمیانی دستے کے باقی آدمیوں کو لینے کشتی واپس لائی جا رہی تھی تو روبیو نے غلط اندازہ کیا اور کشتی تیز دھارے کی نظر ہو گئی۔ جواکوین نے دوسری کشتی بنانی شروع کی جو شام کے نو بجے مکمل ہوئی۔ رات کو دریا پار کرنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ بارش تھم چکی تھی اور پانی اتر رہا تھا۔ توما۔ اُربانو۔ اِنٹی الی جاندرو اور میں درمیانی دستے میں سے ابھی اسی کنارے پر ہی تھے۔ توما اور میں زمین پر ہی سوئے۔

10 فروری

انٹی کے نائب کی حیثیت سے میں کسانوں سے ملنے گیا۔ مجھے یقین ہے کہ ڈرامہ ناکام رہا۔ کیونکہ انٹی بہت شرماتا رہا۔

ہم نے ایک ایسے کسان سے بات چیت کی جو ہماری مدد کر سکتا تھا۔ لیکن یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ اس سے وہ کن خطرات سے دوچار ہوگا۔ اسی وجہ وہ خطرے کا باعث بن سکتا تھا۔ اس نے کسانوں کے بارے میں چند باتیں بتائیں لیکن غیر یقینی کی حالت میں اس کی باتوں میں قطعیت نہیں تھی۔

ڈاکٹر نے چند مریض بچوں کا علاج کیا۔ ایک بچے کو گھوڑی نے دولتی جھاری تھی اس زخم پر بھی دوا لگائی اور پھر ہم چل پڑے۔ ہم نے دوپہر اور رات کھانا تیار کرنے میں صرف کی مگر یہ کچھ اچھا نہیں بنا۔ رات کو میں تمام رفیقوں سے آنے والے دس ایام کے بارے میں باتیں کیں۔ میں نے بتایا کہ مختصراً میرا ارادہ یہ ہے کہ دس دن ماسکیوری کی طرف چلتے رہیں تاکہ تمام رفیق سپاہیوں کو قریب سے دیکھ سکیں اور پھر ہم فریاس دریا کی طرف سے واپس لوٹنے کی کوشش کریں گے تاکہ دوسرا راستہ بھی دیکھ بھال لیں۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

(اس کسان کا نام روجس تھا)

11 فروری

ہم نے دریا کے کنارے کنارے ایک نمایاں پگڈنڈی پر چلتے رہے۔ کہیں کہیں یہ راستہ دشوار گزار ہو جاتا تھا۔ اور بعض دفعہ کھو جاتا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس راستے پر دیر سے کوئی نہیں چلا۔ دوپہر کے وقت ہم ایک جگہ پہنچے جو ایک بڑے دریا کے کنارے تھی۔ اس کی صورت کچھ ایسی تھی کہ مجھے شبہ ہوا کہ یہ ماسکیوری نہیں۔ ہم ایک کھڈ کے قریب رک گئے اور مارکوس اوملویل دریا کے اوپر کی طرف اس کا جائزہ لینے گئے۔ یوں ہمیں پتہ چلا کہ یہی دریا ماسکیوری ہے۔ اس کا پہلا پتن اونیچے کی طرف ہے جہاں دور سے ہم نے کئی کسانوں کو گھوڑوں پر سامان لادتے دیکھا۔ شاید انہوں نے بھی ہمارے قدموں کے نشان دیکھ لئے ہوں۔ اس لئے اب بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ کسانوں کے کہنے کے مطابق ہم آرمنیلیس سے کوئی چھ میل دور ہوں گے۔

12 فروری

ہراول دستے نے جہاں تک کل سفر کیا تھا (کوئی سوا میل) وہاں تک تو ہم تیزی سے چلے لیکن اس کے بعد راستہ بہت مشکل سے بنا۔ دوپہر کو چار بجے ہم بڑی سڑک پر پہنچے جو شاید وہی ہے جس کی ہمیں تلاش تھی۔ ہم نے ان مکانوں کے رد کرنے کا فیصلہ کیا جو سامنے دریا کے دوسرے کنارے پر تھے اور دریا کے اس کنارے پر موِنٹانو کے مکان کی تلاش شروع کی جس کا ہمیں روجس نے پتہ دیا تھا۔ انٹی اور کوکو وہاں گئے۔ مکان پر کوئی نہیں تھا۔ نشانیاں سب وہی تھیں جو روجس نے بتائی تھیں۔ ساڑھے سات بجے ہم رات کے گشت پر نکلے۔ ہمیں کافی کام کی باتیں معلوم ہوئیں۔ کوئی دس بجے کے قریب انٹی اور لورو پھر اس مکان پر گئے اور کوئی خوش آئند خبر نہیں لائے۔ انہوں نے بتایا کہ مونٹانو نشے میں تھا اور تنک خُو۔ اس کے پاس غلّے کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ اس نے پتن کے قریب دریا کی دوسری طرف کیا لرو کے گھر پر خوب پی تھی۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ قریبی جنگل میں ہی سوئیں۔ میں بہت تھکا ہوا تھا۔ کھانا کھایا نہیں تھا اور بھوک اور تھکن سے نڈھال تھا۔

13 فروری

اسی کیمپ میں دن خاموشی سے گزرا۔ اس گھر سے تین دفعہ لڑکا ہمیں مشتبہ کرنے آیا کہ کچھ لوگ ایک

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

سوئر کی تلاش میں دریا کے کنارے گئے ہیں۔ہم نے غلّے کا کھیت خراب ہونے کے عوض کچھ نقدی دی۔ دن راستے بناتے گزار۔اور کوئی گھر نظر نہیں پڑے۔خیال ہے کہ انہوں نے کوئی پونے چار میل کا راستہ تیار کرلیا ہے۔

ہوانا سے آیا ہوا ایک طویل خفیہ پیغام زبان میں ڈھالا زیادہ تر کوتے کے ساتھ انٹرویو کی خبر ہی تھیں۔وہاں اس نے کہا ___________

اسے بتایا ہی نہیں گیا تھا کہ یہ مہم براعظمی اہمیت کی حامل ہے اب جو اسے معلوم ہو گیا ہے تو وہ ایک منصوبے کے مطابق ہم سے تعاون کرنے کو تیار ہے جس کی تفصیلات مجھ سے طے کی جائیں گی کوتے۔ سائمن۔روڈ ریگویز اور امیراز آئیں گے۔انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ سائمن نے کہا ہے پارٹی چاہے کچھ بھی کرے وہ مجھ سے تعاون کرے گا۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ ال فرانسس اپنے پاسپورٹ پر سفر کرتے ہوئے 23 کولا پاز پہنچے گا۔اور پر یجایا۔ریحا کے گھر پر ٹھہرے گا۔پیغام کا ایک حص کہ ابھی تک سمجھ نہیں آیا۔

دیکھیں گے کہ یہ نیا تعارفی دور کیا رنگ لاتا ہے۔اور خبریں یہ ہیں کہ مرچی بغیر نقدی کے پہنچا اس نے کہا کہ وہ لٹ گیا۔اندیشہ ہے کہ غبن کیا گیا ہے۔بلکہ کوئی اس سے بھی خطرناک بات ہوسکتی ہے۔ لاچن کہتا ہے۔کہ اسے روپے بھیجے جائیں اور تربیت کا بھی انتظام کیا جائے۔

15 فروری

بغیر کسی خاص واقعے کے مارچ جاری رہا۔صبح دس بجے ہم اس مقام پر پہنچ گئے جہاں تک راستہ بنایا گیا تھا۔بعد میں ہر کام آہستہ ہوا۔پانچ بجے خبر ملی کہ ایک کاشت کیا ہوا کھیت نظر پڑا ہے۔بعد میں اس کی تصدیق ہوگئی۔ہم نے انٹی لورو انیچیٹو کو کسان سے بات کرنے کے لئے بھیجا کسان مگویل پیریز تھا۔ایک امیر کسان نکولاس کا بھائی۔لیکن یہ غریب ہے۔بڑے بھائی کا ستایا ہوا۔وہ ہم سے اشتراک کے لئے تیار ہے۔ہم نے کھانا کھایا کیونکہ دیر ہوچکی تھی۔

16 فروری

ہم چند گز آگے چلتے گئے تاکہ اس کسان کے بھائی کو شک پیدا نہ ہو اور دریا سے کوئی پچیس گز اوپر ایک چٹان پر کیمپ لگایا۔جگہ تکلیف دہ ضرور ہے لیکن دشمن ہم پر اچانک حملہ نہیں کرسکتا۔ہم نے دریا عبور

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کرنے کے لئے کافی کھانا تیار کیا تاکہ پہاری سلسلوں سے ہوکر روزیٹا کی طرف سفر میں کام آئے۔ دوپہر کو مسلسل بارش ہوئی جو رات بھر جاری رہی اور ہمارے منصوبے عمل میں نہ لائے جاسکے کیونکہ دریا میں پھر طغیانی آگئی اور ادھر کے ادھر ہی رہ گئے۔ کسان سے ہم نے وعدہ کیا کہ اسے ایک ہزار ڈالر قرض دیں گے تاکہ وہ جانور خرید کر ان کی پرورش کر سکے۔ اس کسان کی امنگیں سرمایہ دارانہ ہیں!

17 فروری

بارش 18 گھنٹے برسی صبح بھی جاری رہی۔ ہر شے بھیگ گئی ہے۔ دریا طغیانی پر ہے۔ میں نے مارکوس کو مگویل اور برالیو کے ساتھ بھیجا کہ وہ روزیٹا پہنچنے کا راستہ ڈھونڈیں۔ وہ دوپہر کو واپس آئے۔ انہوں نے ڈھائی میل لمبا راستہ بنایا تھا۔ مارکوس نے بتایا کہ قریب ہی پمپاڈل ٹائیگر جیسا ایک بنجر پہاڑی میدان ہے۔

پرخوری کی وجہ سے انٹی کی طبعیت ٹھیک نہیں۔

(موسم بہت خراب ہے)

آج جوزیفینا کی سالگرہ ہے۔

18 فروری

کچھ ناکامی ہی رہی۔ ہم راستہ بنانے والوں کی رفتار سے آہستہ آہستہ چلے۔ دو بجے وہ سطح مرتفع پر پہنچ گئے جہاں جھاڑیاں کاٹنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ کچھ دیر رکنا پڑا۔ تین بجے ہم ایک چشمے کے قریب پہنچے جہاں ہم نے کیمپ لگایا اور ارادہ کیا کہ سطح مرتفع کو کل صبح عبور کریں گے۔ مارکوس اور توما دیکھ بھال کے لئے گئے اور بہت بری خبریں لائے۔ انہوں نے بتایا کہ تمام پہاڑی دشوار گزار چٹانوں اور کھڈوں سے اٹی پڑی ہے اور ناقابل عبور ہے لہذا واپس جانے کے علاوہ چارہ کار نہیں۔

19 فروری

آج کا دن بھی ضائع گیا۔ ہم پہاڑی سے اتر کر کھاڑی تک پہنچے اور اوپر چڑھنے کی ناکام کوشش کی۔ میں نے مگویل اور انیچیٹو کو پہاڑی پر چڑھنے اور علاقے کا مشاہدہ کرنے کے لئے بھیجا۔ لیکن وہ بھی ناکام لوٹے۔ ان کا کہنا تھا۔ کہ یہ علاقہ بھی پہلے کی طرح ہی دشوار گزار ہے۔ کل ہم کھاڑی کی جنوبی پہاری پر چڑھنے کی کوشش کریں گے (دوسری چٹان جنوب کی طرف ہے اور وہاں پہاڑی ختم ہوجاتی ہے)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

20 فروری

سارا دن آہستہ چلے اور بہت سے حادثات سے دو چار ہوئے۔ مگویل اور برالیو پرانی سڑک کے راستے چلے تا کہ اناج کے کھیت کی طرف سے دریا تک پہنچیں لیکن راستہ بھول گئے اور شام کے وقت واپس کھاڑی پر پہنچے۔ دوسری کھاڑی پر پہنچ کر میں نے رولانڈو اور پومبو کو دیکھ بھال کے لئے بھیجا تا کہ چوٹی تک کا راستہ معلوم کریں۔ لیکن وہ تین بجے تک واپس نہیں آئے۔ چنانچہ پیڈرو اور ال روبیو کو ان کے انتظار میں وہیں چھوڑ کر ہم مارکوس کے بنائے ہوئے راستے پر چل پڑے۔ ہم ساڑھے چار بجے کھاڑی کے قریب والے اناج کھیت میں پہنچے اور وہاں ہم نے کیمپ لگایا۔ دیکھ بھال والے واپس نہیں آئے۔

21 فروری

ہم دریا کے بہاؤ کے الٹ آہستہ آہستہ چلے۔ پومبو اور رولانڈو واپس آئے اور انہوں نے بتایا کہ دوسری کھاڑی سے گزر کر پار اترا جا سکتا ہے۔ مارکوس نے کہا کہ اس کھاڑی کو بھی پیدل عبور کرنا ممکن ہے۔ ہم 11 بجے چلے لیکن ڈیڑھ بجے ہم ایسے پانیوں میں جا پھنسے جو شدید خنک اور نا قابل عبور تھے لورو کو دیکھ بھال کے لئے بھیجا لیکن وہ بہت دیر تک نہیں لوٹا اس لئے عقبی دستہ سے برالیو اور جواکوین کو روانہ کیا گیا۔ لورو نے آکر اطلاع دی کہ کھاڑی آگے جا کر چوڑی ہو جاتی ہے اور اسے عبور کرنا ممکن ہے۔ چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ جواکین کی اطلاع کا انتظار کئے بغیر آگے چلا جائے۔ چھ بجے ہم کیمپ لگا چکے جب وہ آیا اور اس نے بتایا کہ چوٹی تک جا سکتا ہے اور وہاں تک پہنچنے کے کئی راستے ہیں۔

22 فروری

انٹی اس ہفتے میں دوسری دفعہ بیمار ہو گیا۔ تمام دن جھاڑیوں سے ڈھکی دشوار گزار چوٹیوں پر چڑھنے میں صرف ہوا۔ تھکا دینے والے دن کے بعد چوٹی پر پہنچنے سے پہلے ہی شام ہو گئی۔ چنانچہ میں نے جواکوین اور پیڈرو کو روانہ کیا کہ وہ آگے آگے جا کر چوٹی پر کیمپ لگانے کا بندوبست کریں۔ وہ سات بجے لوٹے اور انہوں نے بتایا کہ جھاڑیاں صاف کرنے میں کم از کم تین گھنٹے لگیں گے۔ دریائے ماسکیوری میں جنوب کی طرف جو ندی گرتی ہے ہم اس کے منبع پر پہنچ گئے ہیں۔

23 فروری

بہت نا کام دن تھا۔ میں تھکا ہوا تھا لیکن صرف ہمت کر کے چلتا رہا۔ مارکوس۔ برالیو اور تو ما راستہ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بنانے گئے اور ہم کیمپ میں ان کا انتظار کرتے رہے۔ وہاں ہم نے ایک اور خفیہ پیغام کا ترجمہ کیا جس سے پتہ چلا کہ انہیں میرا فرانسیسی بکس والا پیغام مل گیا تھا۔ بارہ بجے ہم چلچلاتی دھوپ میں باہر نکلے۔ سب سے اونچی چوٹی تک پہنچتے پہنچتے میں بے ہوش ہونے کے قریب تھا۔ اس کے بعد میں صرف قوت ارادی کے زور پر چلتا رہا۔ اس علاقے کی زیادہ سے زیادہ بلندی کوئی 1500 گز ہے۔ یہاں سے کافی علاقہ نظر آتا ہے۔ راؤ گرانڈے۔ ناکا ہواسوکا۔ نکاس اور دریائے روزیٹا کا کافی حصہ یہاں سے نظر آتا ہے۔ طبعی حالات ہمارے والے نقشے سے مختلف ہیں۔ ایک واضح منقسم خط کے بعد پانچ چھ میل چوڑی درختوں سے ڈھکی سطح مرتفع نظر آتی ہے۔ اس کے خاتمے پر دریائے۔ روزیٹا بہتا ہے۔ اس کے بعد پھر اتنا ہی بلند اور اسی قسم کا ایک دوسرا سلسلہ کوہ نظر آتا ہے۔ اور دور میدان نظر آتے ہیں۔ اگرچہ یہ بہت ڈھلوان تھی پھر بھی ہم نے فیصلہ کیا کہ یہاں سے سے اتر کر ایسی ندی تک پہنچا جائے۔ جو رائیو گرانڈے اور وہاں سے روزیٹا تک جاتی ہو۔ نقشے کے برخلاف یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ساحل پر آباد گھر نہیں۔ ہم اندھیرے میں بغیر پانی کے کوئی پون میل چلے اور اذیت ناک سفر کے بعد کیمپ لگایا۔

کل علی الصبح میں نے مارکوس کو ایک رفیق کو سخت ڈانٹ پلاتے سُنا۔ آج بھی اس نے ایک رفیق سے یہی برتاؤ کیا۔ اس سے اس بارے میں بات کروں گا۔

آج اَرنیسٹکو کی سالگرہ ہے

24 فروری

مشقت بھر دلچسپی سے خالی دن۔ ہم جس ندی کنارے چلے وہ سوکھ چکی تھی۔ پانی کے بغیر بہت کم سفر طے ہوا۔ بارہ بجے راستہ بنانے والے دستے کو بدلا گیا کیونکہ وہ تھک کر چور ہو رہے تھے۔ دوپہر دو بجے کے قریب بارش ہوئی۔ بوتلیں پانی سے بھریں۔ پانچ بجے ایک اتھلا جوہڑ نظر پڑا۔ ہم نے پانی کے قریب ہموار زمین پر کیمپ لگایا۔ مارکوس اور ارانو نے دیکھ بھال جاری رکھی۔ مارکوس خبر لایا کہ دریا صرف چند میل دور ہے لیکن کھاڑی کے ساتھ والا راستہ بہت خراب ہے کیونکہ دل دل میں سے ہو کر گزرتا ہے۔

25 فروری

روز سیاہ! بہت کم سفر طے ہوا۔ ستم بالائے ستم یہ کہ مارکوس راستہ بھول گیا اور تمام صبح ضائع ہو گئی۔ وہ مگویل اور لورو کے ہمراہ گیا تھا۔ بارہ بجے اس نے آکر یہ خبر دی اور کہا کہ اسے سبکدوش کر دیا جائے اور یہ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کہ وہ برالیو۔ توما اور پاچو کو راستہ دکھا دے گا۔ پاچو دو گھنٹے کے بعد واپس آیا اور اس نے بتایا کہ مارکوس نے اسے واپس کر دیا کیونکہ وہ اچھی طرح سن نہیں سکتے تھے۔ ساڑھے چار بجے میں نے بینگنو کے ذریعے مارکوس کو متنبہ کیا کہ اگر چھ بجے تک اسے دریا نہ ملے تو وہ لوٹ آئے۔ بینگنو کی روانگی کے بعد پاچو نے مجھے بتایا کہ مارکوس نے اسے بے جا احکام دیئے تھے اور اپنی بندوق سے دھمکایا بھی تھا نہ صرف یہ بلکہ بندوق کے دستے سے اس کے چہرے پر ضرب بھی لگائی تھی۔ جب پاچو واپس لوٹا اسے کہا کہ وہ اس کے ہمراہ نہیں جائے گا تو اس نے اسے پھر دھمکایا۔ جھنجھوڑا اور اس کے کپڑے پھاڑ دیئے۔

حالات کی سنگینی کے پیش نظر میں نے انٹی اور رولانڈو کو بلایا اور انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ مارکوس کے کردار کی وجہ سے ہراول دستے کا ماحول اچھا نہیں تھا۔ لیکن انہوں نے پاچو کی زیادتیوں کا بھی ذکر کیا۔

26 فروری

صبح میں نے مارکوس اور پاچو دونوں سے باز پرس کی۔ معلوم ہوا کہ مارکوس نے پاچو کی بے عزتی اور اس سے بدسلوکی اور شاید بندوق سے ڈرایا بھی ہو لیکن اسے مارا نہیں۔ دوسری طرف پاچو نے بھی اسے ترکی بہ ترکی جواب دیئے اور لاف زنی کی کیونکہ یہ اس کی طبعیت کا خاصہ ہے۔ میں نے سب کو جمع کیا اور انہیں بتایا کہ روزیٹا تک پہنچنے کی کیا اہمیت ہے۔ میں نے کہا کہ جو مصائب ہمیں اٹھانے پڑے ہیں وہ ان مشکلات کی صرف تمہید ہیں جو ہمیں برداشت کرنی پڑیں گی اور ایسے حالات میں نظم و ضبط کو ہاتھ سے دینے کا انجام اسی قسم کے شرم ناک واقعات ہوتے ہیں۔ جو کیوبا کے ان دو رفیقوں میں ہوئے۔ میں نے مارکوس کے طرز عمل کی مذمت کی اور پاچو کو بھی تنبیہہ کی کہ اگر اس قسم کے واقعات کا اعادہ ہوا تو اسے گوریلا دستے سے بے عزتی کے ساتھ نکال دیا جائے گا۔ پاچو نے نہ صرف مواصلاتی ساز و سامان پر کام جاری رکھنے سے انکار کر دیا تھا بلکہ واپس آ کر اس واقع کے بارے بھی مجھے کچھ نہیں بتایا۔ عین ممکن ہے کہ بعد میں اُس نے مارکوس کے مارنے کا واقعہ بھی دل سے گھڑ لیا ہو۔

میں نے بولیویا کے رفیقوں سے کہا کہ اگر کسی وقت ان کے اعتقادات متزلزل ہوں تو وہ بہانے بنانے کی بجائے مجھے صاف بتا دیں تا کہ انہیں جانے کی اجازت دے دی جائے۔

ہم رایو گرانڈے پہنچنے کی نیت سے چلتے رہے۔ ہم وہاں پہنچ گئے اور اس کے ساتھ ساتھ چلتے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

رہے۔تقریباً پون میل چلنے کے بعد ایک چٹان ایسی جس کے گرد سے جانے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ چنانچہ ہمیں پھر چڑھائی پر جانا پڑا۔ جسمانی تھکن اور تھیلے کے بوجھ کی وجہ سے بنیمین پھر پیچھے رہ گیا۔ جب وہ ہم تک پہنچ گیا تو میں نے اسے چلتے رہنے کا حکم دیا۔کوئی ساٹھ ستر گز چلنے کے بعد اس نے راستہ گم کر دیا۔ وہ راستہ دیکھنے کے لئے ایک تودے پر چڑھا۔ میں ابھی اربانو کو کہہ ہی رہا تھا کہ اسے وہاں چڑھنے سے روکے کہ اس کا پاؤں پھسلا اور پانی میں گر گیا۔ وہ تیرنا نہیں جانتا تھا۔ دھارا تیز تھا اور اُسے ساتھ بہا کر لے گیا۔ ہم اس کی مدد کو بھاگے۔ ہم ابھی اپنے کپڑے اتار ہی رہے تھے کہ وہ پانی کے نیچے ڈوب گیا۔ رولانڈو اس مقام تک تیر کر پہنچا اور غوطے لگانے لگا۔ لیکن دھارا اسے کھینچ کر دور لے گیا۔ پانچ منٹ کے بعد ہم بالکل ناامید ہو گئے۔ بنیمین ایک کمزور لڑکا تھا۔ لیکن دل کا بہادر۔ اس کا جسم اس کے حوصلے کا ساتھ نہ دے سکا اور اب راایو گرانڈے کے کناروں پر اس بھونڈے انداز میں ہمارا موت سے پہلا سامنا ہوا! روزیتا پہنچے بغیر ہم نے شام کے وقت کیمپ لگایا اور پھلیوں کا کھانا کھایا۔

27 فروری

ایک اور تھکا دینے والا دن۔ ساحل کے ساتھ چلتے۔ چٹانوں پر چڑھتے ہم دریائے روزیتا پہنچے۔ یہ دریائے ناکا ہواسو سے بڑا اور ماسکیوری سے چھوٹا ہے اور اس کا پانی سرخی مائل ہے۔ ہمارا راشن یہاں ختم ہوا۔ اگر چہ ہم آباد علاقے اور بڑی سڑک کے قریب تھے۔ پھر بھی یہاں زندگی کے نشانات دیکھنے میں نہیں آئے۔

28 فروری

نیم آرام کا دن۔ ناشتہ صرف چائے سے کیا گیا۔ میں نے مختصر سی تقریر کی جس میں بنیمین کی موت کا تجزیہ کیا اور سیرا میٹرا کی کچھ باتیں سنائیں۔ اس کے بعد بھال والا دہ نکلا۔ مگویل۔ انٹی اور لورو کو حکم دیا گیا کہ وہ ساڑھے تین گھنٹے میں روزیتا کے بہاؤ کے خلاف چلتے ہوئے دریائے ابان پوسٹو پہنچیں۔ لیکن وہ مقررہ وقت میں وہاں پہنچ نہ سکے۔ کیونکہ وہاں تک پہلے سے بنا ہوا کوئی راستہ نہیں تھا۔ وہاں انہیں کوئی لوگ بھی نہیں ملے جو اکوین ارپیڈروسامنے کی پہاڑیوں پر چڑھے لیکن وہاں کبھی انہیں نہ کوئی پگڈنڈی مل نہ کوئی لوگ۔ الی جاندرو اور روبیو نے دریا پار کیا لیکن انہیں بھی کوئی راستہ نہ ملا۔ مارکوس کی زیر ہدایت کشتی بنائی گئی اور جب وہ تیار ہو گئی تو ایک موزوں جگہ سے دریائے روزیتا کو عبور کیا گیا۔ پانچ آدمیوں کے تھیلے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بھی کشتی میں لے جائے گئے لیکن بینگنو کا تھیلہ پیچھے ہی رہ گیا اور ادور طرہ یہ ہے کہ بینگنو کے جوتے بھی پیچھے ہی رہ گئے۔

یہ کشتی بھی واپسی پر دریا میں بہہ گئی۔ دوسری کشتی اتنی جلدی تیار نہ ہو پائی اور ہم نے دریا عبور کرنے کا پروگرام اگلے روز پر ملتوی کر دیا۔

ماہانہ خلاصہ

اگر چہ مجھے نہیں کہ کیمپ میں کیا ہوا۔ لیکن بنیمن کی موت کے علاوہ اور معاملات ٹھیک ہی رہے۔ باہر سے ان دو رفیقوں کے بارے میں کوئی خبر نہیں آئی جنہیں ہمارا دستہ پورا کرنے کے لئے بھجوایا جاتا تھا۔ فرانسیسی لاپاز میں ہوگا۔ اور کسی روز کیمپ میں پہنچنے والا ہوگا۔ ارجنٹائن والوں اور چینو کی بھی کوئی خبر نہیں۔ دونوں طرف پیغامات ٹھیک طرح پہنچ رہے ہیں۔ پارٹی کا اندازہ ڈانوں ڈول ہے ایک اور وضاحت بھی ممکن ہے لیکن اس کے بارے میں نئے وفد سے بات کرنے کے بعد ہی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ مارچ مجموعی طور پر کامیاب تھا کہ بنیمن کی موت کا غمگین سایہ اس پر مسلط رہا۔ ساتھ ابھی کمزور ہیں۔ بولیویا والے سب رفیق شاید اسے آخر تک نہ سہہ سکیں آخری دنوں میں بھوک کی وجہ سے جوش و خروش میں کمی آ گئی اور جب وہ بکھرے ہوتے ہیں تو یہ افسردگی بہت نمایاں ہوتی ہے۔

کیوبا والوں میں سے دو نا تجربہ کار رفیقوں یعنی پاچو اور روبیو کا طرز عمل قابل ستائش نہیں رہا۔ لیکن الی جاندرو امتحان میں پورا اترا۔ تجربہ کار لوگوں میں مارکوس قدم قدم پر مسائل پیدا کرتا ہے اور ریکارڈو اپنا بوجھ نہیں سنبھال سکا۔ باقی تمام امتحان میں پورے اترے۔

اگلی منزل جنگ کی ہے اور فیصلہ کن ثابت ہوگی۔

مارچ

یکم مارچ

صبح چھ بجے بارش شروع ہو گئی۔ ہم نے بارش ختم ہونے تک دریا عبور کرنا ملتوی کر دیا لیکن بارش تین بجے دو پہر تک جاری رہی اس وقت دریا چڑھ رہا تھا۔ اس لئے ہم نے اسے عبور کرنا مصلحت کے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

خلاف سمجھا۔ اب دریا طغیانی پر ہے اور جلدی اترنے کا کوئی امکان نہیں۔ میں ایک ویران کٹیا میں چلا گیا اور وہاں نیا کیمپ لگایا۔ جواکوین وہیں رہا۔ شام کو مجھے بتایا گیا کہ پولو اپنا دودھ کا ڈبہ لے گیا اور یوسیبو دودھ اور مچھلی کے ڈبے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ سزا کے طور پر اب انہیں دوسروں کے ساتھ یہ چیزیں کھانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

2 مارچ

بارش صبح بھی جاری رہی اور مجھ سمیت سب پریشان تھے۔ دریا اور بھی چڑھ گیا تھا۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ جونہی بارش ختم ہو ہم دریا کے ساتھ ساتھ جدھر سے آئے تھے ادھر ہی لوٹ جائیں۔ ہم بارہ بجے دوپہر چلے اور اپنے ساتھ ہم نے کافی ناریل لے لئے۔ ساڑھے چار بجے ہم رکے کیونکہ ہم ایک پگڈنڈی پر چلتے ہوئے اصل راستے سے دور ہٹ گئے تھے۔ ہراول دستے کی کوئی خبر نہیں۔

3 مارچ

ہم نے ہمت سے سفر شروع کیا اور کافی تیز رفتار رکھی۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ تھکن کے آثار نمودار ہونے لگے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ سیدھا پہاڑی کی چوٹی کا رخ کیا جائے۔ کیونکہ جہاں بنیمن گرا تھا وہاں حادثات کا امکان تھا۔ نیچے جاتے وقت جو راستہ ہم نے آدھ گھنٹہ میں طے کیا تھا۔ اسے اب چار گھنٹے لگے۔ ہم چھ بجے کھاڑی کے کنارے پر پہنچے۔ ہمارے پاس صرف تین ناریل باقی تھے مگویل اور اربانو اور ان کے بعد برالیو بھی کچھ اور ناریل تلاش کرنے گئے وہ 9 بجے رات واپس آئے کوئی بارہ بجے کے قریب ہم نے ناریل کھائے جن پر ہماری گزراوقات ہے۔

4 مارچ

مگویل اور اربانو صبح کو نکلے اور تمام دن راستہ بناتے رہے۔ وہ شام چھ بجے لوٹے۔ وہ کوئی تین میل تک آگے نکل گئے تھے جہاں انہوں نے کھلی جگہ دیکھی جہاں آسانی سے سفر جاری رکھا جا سکتا تھا لیکن راستہ بنائے بغیر کیمپ کے لئے وہاں کوئی موزوں جگہ نہیں تھی۔ شکار والوں نے دو بندر ایک طوطا اور ایک فاختہ شکار کی جنہیں ناریل کے ساتھ کھایا گیا۔ ناریل یہاں کافی ملا۔ رفیقوں کے حوصلے پست ہیں اور وہ روز بروز کمزور ہو رہے ہیں۔ میری ٹانگوں کا درد بڑھ رہا ہے۔

5 مارچ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

جواکوین اور برالیو بارش میں ہی راستہ بنانے کے لئے گئے۔لیکن دونوں کمزور ہیں اس لئے کام کی رفتار سست رہی۔ بارہ ناریل جمع کئے اور کچھ پرندے شکار کئے۔انہیں کھا کر گزارہ کیا اور ڈبوں کی خوراک کو ضرورت کے لئے محفوظ رکھا۔دوروز کے لئے ناریل کا بھی ذخیرہ رکھا۔

6مارچ

آج کبھی چلے کبھی رکنا پڑا۔شام پانچ بجے تک یہی کیفیت رہی۔اُربانو اور توما راستہ بناتے رہے۔ کچھ کامیابی ہوئی۔ناکا ہواسو کے اونچے کنارے دور سے نظر آئے۔آج شکار کے نام پر صرف ایک طوطا میسر آیا جو عقبی دستے کو دے دیا گیا۔آج ہم نے ناریل گوشت کے ساتھ کھایا اب ہمارے پاس صرف تین وقت کا کھانا باقی ہے۔

7مارچ

آج چار مہینے گزر گئے۔رفیق ہمت ہار رہے ہیں۔انہیں یہ فکر لگی ہے کہ ہمارا سامان ختم ہو گیا ہے اور راستہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔آج ہم دریا کے کنارے کے ساتھ ساتھ کوئی ڈھائی تین میل چلے۔ یہاں ہمیں ایک اچھا راستہ مل گیا۔آج ساڑھے تین پرندوں اور ناریل پر گزارہ کیا۔کل سے صرف ڈبوں کی خوراک پر گزر اوقات ہوئی۔دو دن میں ہر تین آدمیوں کے لئے ایک ڈبہ۔اس کے بعد دودھ اور پھر کچھ بھی نہیں۔ناکا ہواسو ابھی دو ڈھائی دن کی مسافت پر ہوگا۔

8مارچ

آج بہت کم بڑھ پائے۔رفتار کم اچنبے اور کھچاؤ زیادہ۔نالڈو شکار پر گیا تھا۔اس کا انتظار کئے بغیر ہم 10 بجے صبح کیمپ سے چلے۔ڈیڑھ گھنٹہ کی مسافت میں ہم راستہ بنانے والوں اور شکار کرنے والوں سے جا ملے۔راستہ بنانے والے اربانو۔مگویل اور توما تھے اور شکار والے میڈیکو اور چچو۔انہوں نے کافی طوطے مارے تھے اور ایک پانی کے چشمے کے قریب رک گئے تھے۔کیمپ لگانے کا حکم دے کر میں اس مقام کو دیکھنے نکلا جو تیل نکالنے کا کنواں معلوم ہوتی تھی۔شکاریوں کا بہروپ بھرنے کے لئے انٹی اور ریکارڈو نے پانی میں غوطے لگائے۔وہ پورے لباس سمیت پانی میں کودے ان کا خیال تھا کہ دو دفعہ میں دریا عبور کر لیا جائے۔لیکن انٹی غرق ہوتے ہوتے بچا۔ریکارڈو نے اس کی مدد کی اور وہ آخر دریا کے دوسرے کنارے پہنچے۔سب کی توجہ ان کی طرف تھی۔انہوں نے خطرے کا خفیہ اشارہ نہیں دیا اور غائب ہو گئے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بارہ بجے دریا عبور کرنا شروع کیا تھا اور سوا تین بجے جب میں وہاں سے ہٹ گیا اور ان کا کہیں نشان نہیں تھا۔ تمام شام گزر گئی لیکن وہ نہیں آئے۔ 9 بجے آخری سنتری بھی پہرے سے چلا گیا۔ لیکن کوئی اشارہ نہیں دیا گیا۔

میں بہت پریشان تھا۔ دو کارآمد ساتھی خطرے میں تھے اور ہمیں پتہ نہیں تھا کہ ان پر کیا بیتی فیصلہ کیا گیا کہ بہترین تیراک یعنی الی جاندرو اور رولانڈو کل علی الصبح دریا عبور کریں۔ باوجود نارمل نہ ہونے کے ہم نے پچھلے دنوں سے بہتر کھانا کھایا کیونکہ ہمارے پاس شکار کے دو بندر اور بہت سے طوطے تھے جو رولانڈو نے شکار کیے تھے۔

9 مارچ

ہم نے علی الصبح دریا عبور کرنا شروع کیا لیکن کشتی ضروری تھی جسے بنانے میں کافی وقت لگا پہرے پر سنتری نے بتایا کہ اس نے دوسری طرف ننگ دھڑنگ لوگ دیکھے ہیں۔ اس وقت ساڑھے آٹھ بجے تھے۔ دریا عبور کرنا ملتوی کر دیا گیا۔ ایک راستہ بنایا گیا تھا جو ایک کھلی جگہ تک جاتا ہے۔ لیکن ہم راستہ پر چلتے ہوئے نظر آ سکتے تھے۔ اس لئے ہم چاہتے تھے کہ صبح صبح دریا کی دھند کا فائدہ اٹھاتے ہوئے چلا جائے۔ تھکا دینے والے پہرے کے بعد جو میرے لئے ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ انٹی اور چنچو نے دریا میں غوطہ لگایا اور کافی دور جا کر نکلے۔ گوشت، روٹی، چاول اور کافی کھائی اور چینی ملے دودھ کا ڈبہ کھولنے کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ہمہ وقت نظروں میں رہے لیکن بے فائدہ مارکوس اور اس کے ہمراہی تین دن کے لئے وہاں سے گزرے تھے۔ اور حسب معمول مارکوس کی لاپرواہی سے ان کے ہتھیار دیکھ لئے گئے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ان کی کچھ انجیئروں سے بات چیت ہوئی۔ لیکن انہیں یہاں سے ناکاہواسو کے صحیح فاصلے کا علم نہیں تھا۔ تاہم ان کا خیال تھا کہ کوئی پانچ روز کی مسافت ہوگی۔ اگر یہ اندازہ درست ہوا تو خوراک اتنے دن نہیں چل سکتی۔ اس علاقے میں ایک تیل کے کنویں کی کھدائی ہو رہی تھی۔

10 مارچ

ہم ساڑھے چھ بجے چلے اور پون گھنٹے کے بعد راستہ بنانے والوں تک جا پہنچے۔ آٹھ بجے بارش شروع ہوگئی۔ اور گیارہ بجے تک جاری رہی۔ کوئی تین گھنٹے تک چلتے رہنے کے بعد ہم نے پانچ بجے کیمپ لگایا۔ کچھ پہاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ جو شاید ناکاہواسو کا علاقہ ہو۔ برالیو۔ کھوج لگانے کے لئے گیا اور

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

واپس آ کر اطلاع دی کہ ایک راستہ ہے اور دریا مغرب کی طرف بہتا ہے۔

11 مارچ

دن اچھی نشانیوں سے شروع ہوا۔ ایک گھنٹہ تک بڑے اچھے راستے پر چلتے رہے۔ پھر یہ راستہ یک لخت ختم ہو گیا۔ برالیو نے بیلچہ پکڑا اور راستہ بناتا چلا حتیٰ کہ وہ دریا کے کنارے تک جا پہنچا ہم نے اسے اور اربانو کو راستہ بنانے کا وقت دیا او جیسے ہی ہم چلنے والے تھے یک لخت دریا میں طغیانی آنے سے راستہ کٹ گیا۔ دریا کئی گز پھیل گیا۔

ہم راستہ بنانے والوں سے کٹ گئے تھے اور جنگل میں سے گزرنے پر مجبور ہو گئے۔ ڈیڑھ بجے ہم رکے اور میں نے مگویل اور توما کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ وہ ہراول دستے سے رابطہ قائم کریں۔ اور اگر وہ ناکاہواسو یا کسی دوسری محفوظ جگہ تک نہ پہنچ چکے ہوں تو انہیں واپس آنے کے لئے کہیں۔

وہ چھ بجے لوٹے۔ کوئی دو میل کا راستہ طے کر کے اور نوکیلی چٹانوں پر چڑھتے۔ اترتے۔ معلوم یوں ہوتا ہے۔ کہ ہم قریب پہنچ چکے ہیں۔ لیکن اگر دریا اتر نہ جائے۔ (جس کا امکان کم ہی نظر آتا ہے) تو آخری دن سخت ہوں گے۔

ہم کوئی ڈھائی تین میل چلے۔

ایک افسوس ناک حادثہ رونما ہوا۔ عقبی دستے کی چینی ختم ہوگئی۔ خیال یہ ہے کہ یا تو انہیں کم حصہ دیا گیا یا برالیو اسے چٹ کر گیا۔ اس سے بات کروں گا۔

12 مارچ

ڈیڑھ گھنٹے میں ہم نے کل کا بنایا ہوا راستہ طے کر لیا۔ جب ہم پہنچے تو مگویل اور توما جو آگے چلے تھے۔ جائزہ لے رہے تھے تاکہ نوکیلی چٹان کے گرد کوئی راستہ ڈھونڈا جائے۔ اس میں پورا دن صرف ہو گیا۔ ہم نے چار پرندے شکار کئے جنہیں چاول کے ساتھ کھایا۔ اب وقت کا کھانا باقی ہے۔ مگویل دوسری طرف ٹھہر گیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اسے ناکاہواسو تک کا راستہ مل گیا ہے۔ ہم دو ڈھائی میل چلے۔

13 مارچ

ساڑھے چھ سے بارہ بجے تک ہم ان خوف ناک چٹانوں پر اس راستے پر چلتے رہے جو مگویل نے انتہائی محنت سے بنایا تھا۔ ہم سمجھتے تھے کہ ہم ناکاہواسو پہنچ گئے ہیں جب ہم انتہائی دشوار گزار راستے سے دو

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

چار ہوئے اور پانچ گھنٹے میں بہت کم آگے بڑھ پائے۔ پانچ بجے بارش میں ہی قیام کیا۔ رفیق تھکے ہوئے اور بہت دل گرفتہ تھے۔ صرف ایک وقت کا کھانا باقی رہ گیا۔ ہم کوئی چار میل اور چلے لیکن بے سود۔

15 مارچ

مرکزی دستے نے دریا عبور کیا۔ روبیو اور میڈیکو نے ہماری مدد کی۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم ناکاہواسو کے دھانے پر نکلیں گے۔ لیکن ہمارے پاس بہت سامان تھا اور ہمارے ساتھ تین آدمی ایسے تھے جو تیرنا نہیں جانتے تھے۔ دھارا ہمیں کوئی پون میل اپنے ساتھ بہا لے گیا۔ ہم کشتی میں بھی دریا عبور نہ کر سکے جیسا کہ ہمارا پہلے خیال تھا۔ ہم گیارہ آدمی ادھر ہی رہ گئے۔ میڈیکو اور روبیو کل پھر دریا عبور کریں گے۔ ہم نے چار باز شکار کئے۔ یہی غنیمت تھا۔ بارش جاری ہے اور ہر چیز بھیگ گئی ہے۔ رفیقوں کے حوصلے پست ہیں۔ مگویل کے پاؤں سوج گئے ہیں۔ کئی دوسروں کی بھی یہی حالت ہے۔

16 مارچ

ہم نے گھوڑے کا گوشت کھانے کا فیصلہ کیا۔ سوجن بہت بڑھ گئی ہے۔ مگویل انٹی۔ اربانو الی جاندرو مختلف امراض کے شکار ہیں۔ میں بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ ہمارا اندازہ غلط نکلا کہ کہ جوا کوین دریا عبور کر جائے گا۔ میڈیکو اور روبیو نے ہماری مدد کو آنے کے لئے دریا عبور کرنے کی کوشش کی لیکن تیز دھارا انہیں بہا لے گیا۔ میرے کہنے پر پومبو اور توما انہیں ڈھونڈنے نکلے۔ لیکن انہیں کہیں نہ پا کر رات کو واپس لوٹے۔ پانچ بجے ہم نے گھوڑے کے گوشت کی ضیافت اڑائی کل اس کے نتائج ظاہر ہوں گے۔ اندازے کے مطابق رولانڈو کو آج کیمپ پہنچ جانا چاہیئے۔ خفیہ پیغام نمبر 32 پوری طرح سمجھ لیا گیا۔ اس میں لکھا تھا کہ ایک اور بولیویا کا رفیق مچھر مکھی مارنے والی دوائیاں لے کر ہمارے پاس پہنچے گا۔ اب تک ہمارے پاس یہ دوائی نہیں تھی۔

17 مارچ

جنگ سے پہلے ایک اور حادثہ ہوا۔ جوا کوین دوپہر کو آ پہنچا۔ مگویل اور توما کچھ گوشت لے کر اسے ملنے گئے تھے۔ سفر خطرناک تھا۔ وہ کشتی پر قابو نہیں رکھ سکے اور وہ ناکاہواسو کے دھارے پر بہہ نکلی جہاں ایک گرداب میں پھنس کر وہ الٹ گئی۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ کئی تھیلے بہہ گئے۔ تقریباً تمام گولیاں غارت ہوئیں۔ چھ بندوقیں گئیں۔ اور کارلوس کی جان گئی۔ کارلوس اور برالیو دونوں گرداب میں پھنس گئے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

برالیوں کسی نہ کسی طرح ساحل تک پہنچ گیا اور اس نے دیکھا کہ کارلوس بے بس دھارے پر بہا چلا رہا ہے۔ جواکوین پہلے ہی دوسرے آدمیوں کے ساتھ دوسرے کنارے پر پہنچ چکا تھا۔ انہوں نے اسے دریا عبور کرتے نہیں دیکھا۔ اب تک عقبی دستے میں وہ بولیویا والوں میں سب سے اچھا سپاہی سمجھا جاتا تھا۔ سنجیدہ نظم وضبط کا پابند اور جوش سے بھرپور۔

جواکوین نے مجھے بتایا کہ اس نے روبیو اور میڈیکو کو دوسرے کنارے پر دیکھا تھا اور انہیں حکم دیا کہ تختے جوڑ کر کشتی بنائیں اور اس پر واپس آئیں دو بجے وہ صعوبتیں سہہ کر ہم تک پہنچے۔ ننگ دھڑنگ اور روبیو ننگے پاؤں۔ ان کی کشتی پہلے گرداب میں ہی الٹ گئی تھی۔ وہ تقریباً وہیں کنارے لگے جہاں ہم تھے۔

ہم نے کل تڑکے روانگی کا فیصلہ کیا۔ جواکوین کوئی دوپہر کے قریب چلے گا۔ مجھے کل خبریں ملنے کی توقع ہے۔ جواکوین کے ساتھیوں کے حوصلے بلند معلوم ہوتے ہیں۔

18 مارچ

ہم تڑکے ہی چل پڑے۔ جواکوین سے کہا گیا کہ جب اس کی طبیعت ٹھیک ہو تو وہ چلا آئے۔

میرا ارادہ تھا کہ کچھ گوشت محفوظ کر لیا جائے لیکن باقی رفیق کہتے تھے کہ سب کھا لیا جائے۔ ریکارڈو۔ اِنٹی اور اربانو صبح ہی پیچھے رہ گئے اور ہم ان کا انتظار کرنے لگے رفتار کم ہی رہی۔ ڈھائی بجے اربانو ایک پرندہ لایا جسے ریکارڈو نے شکار کیا تھا۔ اسے کھایا اور گھوڑے کی پسلیاں آئندہ کے لئے رکھ لیں۔ ساڑھے چار بجے ہم درمیانی علاقے میں پہنچے اور وہاں سوئے۔ بہت سے ساتھی تنگ آئے ہوئے ہیں۔ مثلاً چنچو۔ اُربانو۔ الی جاندرو۔

19 مارچ

جو آدمی آگے تھے وہ تیز رفتاری سے چلے۔ ہم گیارہ بجے آ گئے جیسا کہ پہلے ہی طے ہو چکا تھا۔ لیکن ریکارڈو۔ اُربانو اور الی جاندرو پیچھے رہ گئے۔ وہ بارہ بجے پہنچے اور ایک پرندہ شکار کر کے لائے۔ جواکوین بھی ان کے ساتھ ہی آیا۔ جواکوین اور ال روبیو میں جھگڑا ہو گیا۔ مجھے ال روبیو کو ڈانٹنا پڑا حالانکہ مجھے یقین تھا کہ زیادتی اس کی ہو گی۔

میں نے فیصلہ کیا کہ چاہے کچھ ہو جائے ہم کھاڑی تک پہنچ کر رہیں گے۔ لیکن ایک چھوٹا سا ہوائی جہاز فضا میں چکر لگا رہا تھا۔ جس کی موجودگی کچھ اچھی نشانی نہیں تھی۔ اس کے علاوہ میں باہر سے کسی قسم کی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

خبریں نہ آنے سے بھی متفکر تھا۔ میرا خیال تھا کہ کھاڑی کا فاصلہ زیادہ ہوگا اور اسی لئے ساتھی وہاں تک مارچ سے جھجکتے تھے۔ لیکن ہم ساڑھے پانچ بجے وہاں پہنچ گئے۔ وہاں پیرویا کے ڈاکٹر ہمارا استقبال کیا جسے "حبشی" کہا جاتا تھا۔ وہ چنیوا اور تار بابو کے ہمراہ آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ بنیگنو خوراک کا انتظار کر رہا تھا۔ گویرا کے دو رفیق اس کا ساتھ چھوڑ گئے تھے اور پولیس فارم پہنچ گئی تھی۔ بنیگنو نے بتایا کہ وہ خوراک لے کر ہمیں ملنے آیا تھا اور تین دن پہلے رولانڈو سے اس کی ملاقات ہوئی۔ وہ اس علاقے میں دو دن سے تھا۔ لیکن اس نے سفر جاری نہیں رکھا۔ کیونکہ یہ جہاز تین دن سے یہیں چکر لگا رہا ہے اور فوج کسی وقت بھی دریا کے کنارے یہاں پہنچ سکتی تھی۔ "حبشی" نے اپنی آنکھوں سے فارم پر چھ آدمیوں کو حملہ کرتے دیکھا تھا۔ انٹونیو اور کوکو وہاں نہیں تھے۔ کوکو کامیری گیا تھا تا کہ گویرا کے ایک گروہ سے رابطہ قائم کرے اور انٹونیو کوکو کے فرار کی خبر دینے اسی وقت روانہ ہو گیا تھا۔ مارکوس نے مجھے ایک طویل رپورٹ دی جس میں اس نے اپنے انداز میں اپنے طرز عمل کا جواز پیش کیا تھا۔ وہ فارم پر میرے واضح احکام کے خلاف آیا تھا۔ انٹونیو سے بھی دو رپوٹیں ملیں جن میں اس نے حالات و واقعات کی تفصیلی خبر دی تھی۔

ال فرانسس۔ چینوا اور ان کے ال پیلاڈو، تانیا اور گویرا معہ اپنے گروہ کے چند آدمیوں کے اس وقت قیام گاہ پر ہیں۔ چاول پھلیوں پرندے کا گوشت خوب کھا لینے کے بعد مگویل باہر گیا کہ جواکوین کو تلاش کرے جواب تک نہیں آیا تھا اور چنچو کا پتہ کرے جو پیچھے رہ گیا تھا وہ ریکارڈو کے ساتھ لوٹا اور جواکوین علی الصبح ہم سے آن ملا۔

20 مارچ

دس بجے ہم تیز رفتاری سے روانہ ہوئے۔ بنیگنو اور "حبشی" مارکوس کے لئے پیغام لے کر آگے آگے چلے۔ اس پیغام میں اسے کہا گیا تھا کہ دفاعی مورچے سنبھال لے اور انتظامی امور انٹونیو کے سپرد کر دے۔ جواکوین ٹہلتے ٹہلتے باہر آیا اور اس نے کھاڑی کے قریب ہمارے قدموں کے نشان ڈھانپ دیئے۔ اس کے تین ساتھی ننگے پاؤں ہیں۔ ایک بجے جب ہم قیام کئے ہوئے تھے پاچو مارکوس کا پیغام لایا۔ اس پیغام میں کہا گیا تھا کہ ساٹھ سپاہی والیگراں انڈانو کے بنائے ہوئے راستے پر پہنچ گئے تھے اور گویرا کے بھیجے ہوئے ایک پیغام رساں سالستیو کو انہوں نے قیدی بنا لیا تھا۔ ہمارا ایک خچر بھی انہوں نے پکڑ لیا اور جیپ بھی کھوئی گئی۔ چھوٹے مکان پر لورو گارڈ ڈیوٹی پر تھا اس کی بھی کوئی خبر نہیں آئی۔ چنانچہ ہم

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

نے اُسو کیمپ پہنچنے کا فیصلہ کیا۔ ہم نے مگویل اور اربانو کے آگے آگے روانہ کیا تا کہ وہ وہاں جا کر کھانا تیار کریں۔ ہم شام کے دھندلکے میں وہاں پہنچے۔ ڈانٹن ۔ ال پیلاؤ اور چینو تانیا اور لولیویا کے کچھ ہمراہیوں کے ساتھ کیمپ پر تھے۔ بولیویا کے رفیق کھانے پینے کا سامان لا کر واپس چلے گئے۔ رولانڈ ولو کو پسپائی کا حکم دینے کے لئے روانہ کیا گیا تھا۔ شکست کا ماحول سب پر طاری تھا۔ بولیویا کا ایک نو وارد ڈاکٹر روالانڈو کے لئے ایک پیغام لے کر آیا کہ مارکوس اور انٹونیو اس کا چشمے کے قریب انتظار کر رہے ہیں جہاں وہ انہیں جا کر ملے۔ میں نے اسی پیغام رساں کو پیغام دے کر واپس روانہ کیا کہ جنگ گولیوں سے جیتی جاتی ہے وہ ابھی کیمپ واپس جائیں اور میرا انتظار کریں۔ ہر بات سے انتشار عیاں ہے انہیں معلوم نہیں کیا کریں۔ میں نے پہلے چینو سے بات کی اس نے کہا کہ دس ماہ کے لئے اسے پانچ ہزار ڈالر ماہانہ درکار ہیں اور ہوانا میں اسے کہا گیا تھا کہ اس سلسلے میں مجھ سے بات کریں۔ وہ ایک خفیہ پیغام بھی لایا جو اتنا طویل تھا کہ آرتورو اس کو عام زبان میں نہ ڈھال سکا۔ میں اس مطالبے کو بنیادی طور پر مان گیا اس شرط کے ساتھ چھ ماہ کے اندر اندر وہ پہاڑوں پر چلے جائیں۔ اس نے بتایا کہ وہ پندرہ آدمیوں کے ہمراہ آیا کوچو کے علاقے میں جانے کے لئے تیار ہے۔ اس کے علاوہ ہم اس بات پر بھی متفق ہو گئے کہ پانچ آدمی ابھی اس کے ہمراہ جائیں گے اور پندرہ آدمی جنگ میں تربیت پانے کے بعد اسلحہ سمیت بھجوائے جائیں گے۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ مجھے درمیانے درجے کے چند ٹرانسمیٹر بھجوائے گا جن کی پہنچ 40 میل تک ہو گئی اور ہم مستقل رابطہ قائم رکھنے کے لئے خفیہ زبان استعمال کریں گے۔ چینو بہت پر جوش معلوم ہوتا ہے۔

وہ لیچے کے بارے میں بھی کئی رپورٹیں لایا۔ سب کو معلوم ہے کہ لورو میدان میں آ چکا ہے اور اعلان کیا گیا ہے کہ اس نے ایک سپاہی کو مار دیا ہے۔

21 مارچ

میں نے دن چینو۔ ال فرانسس۔ ال پیلاڈو اور تانیا سے باتیں کرتے اور کچھ باتوں کی وضاحت کرتے گزارا۔ ال فرانسس۔ مونجے کو لے۔ سائمن اور ریز کے بارے میں خبریں لایا جو پہلے ہی سب کو معلوم تھیں۔ وہ ہمارے ساتھ ٹھہرنے کے لئے آیا تھا لیکن میں نے اسے فرانس واپس جانے کو کہا تا کہ وہاں وہ مددگار فوج ساتھ ٹھہرنے کے لئے آیا تھا لیکن میں نے اسے فرانس واپس جانے کو کہا تا کہ وہاں وہ مددگار فوج کی تنظیم کرے۔ میں نے یہ بھی مشورہ دیا کہ پہلے وہ کیوبا جا کر شادی کر لے اور وارث پیدا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کرے۔ میں سارترے اور بی۔ رسل کو بھی لکھ رہا ہوں کہ بولیویا کے انقلاب کی مدد کے لئے بین الاقوامی فنڈ قائم کریں۔ میں نے ال فرانسس سے کہا کہ جاتے جاتے ایک ''دوست'' سے بھی ملے تاکہ وہ مدد کے لئے اقدام کرے اور ہمیں نقدی۔ دوائیاں۔ تشریات کا سامان اور بجلی کا ایک ماہر انجینئر بھجوائے۔

ال پیلاؤ میرے ماتحت کام کرنے پر رضامند ہے۔ میں نے تجویز کیا کہ فی الحال وہ جوزامی بیلمین اور سٹا میونی کر گروہوں کے درمیان رابطے کو قائم کرے اور پانچ آدمیوں کو تربیت لینے کے لئے بھجوا دے۔ اسے میں نے یہ بھی کہا کہ ماریا۔ روسا۔ آلیورا اور بزرگ کو میرا اسلام دے۔ اسے روانگی کے لئے پانچ سو اور گھومنے پھرنے کے لئے ایک ہزار پیسو دیئے جائیں گے۔

تانیا نے رابطہ قائم کیا اور وہ لوگ آئے لیکن اس کے کہنے کے مطابق انہوں نے اسے بھی اپنے ہمراہ جیپ میں آنے پر مجبور کیا۔ اس کا ارادہ ایک دن رکنے کا تھا۔ معاملات الجھ گئے۔ جوزامی پہلی دفعہ نہیں ٹھہر سکا اور دوسری دفعہ اس نے رابطہ بھی قائم نہیں کیا کیونکہ تانیا یہاں تھی۔ ایوان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ معلوم نہیں وجہ کیا ہے۔ لو یولا نے نو فروری تک پندرہ ہزار ڈالر کا حساب بھیج دیا۔ اس نے بھی لکھا کہ اسے نوجوانوں کی تنظیم کی سربراہی سے ہٹا دیا گیا ہے۔ ایوان نے دو رپورٹیں بھجوائیں۔ پہلی ایک فوجی اکیڈیمی کی معہ تصویروں کے اور دوسری چند دوسری باتوں کے بارے میں۔ دونوں رپورٹیں غیر اہم اور بے کار ہیں۔ سب سے زیادہ اہم بات صرف یہ ہے کہ اس کی تحریر کسی سے نہ پڑھی جا سکی۔ ایک نشریہ سنایا گیا جس میں ایک موت کی خبر دی گئی اور بعد میں اس کی تردید دی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ لورو کی خبر صحیح ہے۔ لو یولو کو نوجوانوں کی قیادت سے ہٹا دیا گیا۔

22 مارچ

ہم کیمپ چھوڑ کر چل دیئے۔ (ناقابل شناخت تحریر) کچھ کھانا ساتھ لیا جو بُری طرح سٹور کیا گیا تھا۔ (-ناقابل شناخت تحریر) ہم مہمانوں سمیت سینتالیس آدمی تھے بارہ بجے نیچے پہنچے وہاں انٹی نے مارکوس کی بدسلوکی کی شکایت کی۔ مجھے بہت غصہ آیا اور میں نے مارکوس سے کہا اگر یہ درست ہے تو تمہیں گوریلا دستے سے نکال دیا جائے گا۔ اس نے جواب دیا کہ (ناقابل شناخت تحریر) پہلے گولی مار دی جائے ___ ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ پانچ آدمیوں کا دستہ نیچے دریا کی طرف دشمن کی گھات میں بیٹھے گا اور تین دوسرے آدمی مگویل اور لورو۔ انٹونیو کی سرکردگی میں دیکھ بھال کے لئے جائیں گے۔ پاچو اس بنجر پہاڑی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

پر نگرانی کے لئے گیا جہاں سے ارگا ناراز کا مکان نظر آتا ہے لیکن اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ دیکھ بھال والے رات کو واپس آئے اور میں نے ان کی خوب خبر لی۔ اولو جذباتی ہو گیا اور اس نے الزامات کی تردید کی مٹینگ میں بہت جوش و خروش رہا۔ اور کوئی کام کی بات نہیں ہوئی۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ مارکوس نے کیا کہا۔

میں نے رولانڈو کو بلا بھیجا تا کہ نئے رنگروٹوں کی تعداد کا فیصلہ ہو اور ان کی ڈیوٹی کا تعین کیا جائے کیونکہ مرکزی دستے کے کوئی تیس آدمی بھوکے تھے۔

23 مارچ

جنگ کے حالات رہے۔ پومبو چاہتا تھا کہ ایک گروہ کو بھیجا جائے کہ وہ پیچھے چھوڑا ہوا ساز و سامان لے آئیں۔ میں نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ پہلے مارکوس کا مسئلہ طے ہونا چاہیئے کوئی آٹھ بجے کے بعد کوکو بھاگا ہوا یہ بتانے آیا کہ فوج کا ایک حصہ ہماری گھات کی زد میں آ گیا۔ اب تک انجام یہ ہوا ہے کہ تین 6 ملی میٹر کے مارٹر۔ سولہ بندوقیں۔ ''BZ2 تین usis دو ریڈیو ٹ اور کچھ بوٹ ہمارے ہاتھ لگے۔ سات سپاہی مارے گئے 21 قیدی بنا لئے گئے جن میں چار زخمی ہیں البتہ خوراک کی قسم سے کوئی شے میسر نہ آئی۔ اس معر کے کا منصوبہ بھی ہمارے ہاتھ آیا۔ معلوم ہوا کہ دشمن دریائے نا کا ہواسو کی دونوں طرف سے آ کر وسط میں ملنا چاہتا تھا۔ ہم نے جلدی سے اپنے جانبازوں کو دوسری طرف روانہ کیا اور مارکوس کو ہر اول دستے کی اکثریت کے ساتھ سڑک کے آخری حصے تک متعین کر دیا۔ مرکزی دستہ اور عقبی دستے کے کچھ حصے کو دفاعی کام سونپا گیا اور برالیو کو دوسری سڑک کے آخری حصے پر گھات میں بٹھا دیا گیا۔ ہم رات اس طرح گزار رہیں ہیں کہ دیکھیں ''مشہور رینجرز'' کل آتے ہیں کہ نہیں۔ میجر اور کپتان جو قیدی بنا لئے گئے تھے طوطے کی طرح بولے جاتے۔ چینو کے ذریعے ہمیں جو خفیہ پیغام بھیجا ہے اس کو عام زبان میں ڈھال لیا گیا ہے۔ اس میں دیبرے کے سفر کا بھی ذکر ہے۔ ساٹھ ہزار ڈالر کا بھی اور ان چیزوں کا بھی جو چینو نے مانگی تھیں۔ اس بات کی بھی وضاحت ہے کہ وہ ایوان کو کیوں خط نہیں لکھتے۔ سانچیز کا بھی پیغام ملا اس نے بہت سے مقامات پر مسٹو کے قیام کے احکامات کے بارے میں مجھے اطلاع دی ہے۔

24 مارچ

پورا مال غنیمت جو ہمارے ہاتھ لگا وہ یہ ہے۔ سولہ بندوقیں۔ تین مارٹر چوسٹھ گولوں سمیت۔ دو BZ دو ہزار گولیاں تین USIS میں سے ہر ایک کے ساتھ دو راؤنڈ گولوں کے ہیں۔ دو 30 دو پیٹیوں کے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ساتھ آدمی مارے گئے۔ چودہ قیدی بنالئے گئے۔ جن میں سے چار زخمی ہیں۔ مارکوس کو دیکھ بھال کے لئے بھیجا گیا لیکن کوئی نئی بات معلوم نہیں ہوئی۔ صرف یہ اطلاع ملی کہ ہوائی جہاز ہمارے گھر کے قریب گولہ باری کر رہے ہیں۔

میں نے انٹی کو بھیجا کہ قیدیوں سے آخری بار بات کرے اور ہر کوم کی چیز چھین کر انہیں آزاد کر دے۔ افسروں سے علیحدہ بات کی گئی اور ان کا سامان نہیں چھینا گیا۔ ہم نے میجر سے کہا کہ وہ 27 کو بارہ بجے تک اسے مردوں کو ٹھکانے لگانے کی مہلت دیتے ہیں اور پیش کش کی کہ اگر وہ لگو نیلا کے علاقے میں ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو ہم اس تمام علاقے میں عارضی صلح کے لئے تیار ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ وہ تو فوج سے ہی ریٹائر ہو رہا ہے۔ کیپٹن نے بتایا کہ وہ کوئی ایک سال پہلے دو بار فوج میں داخل ہوا تھا کیونکہ پارٹی نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ اس کا ایک بھائی کیوبا میں زیر تعلیم ہے۔ اپنے علاوہ اس نے دو افسروں کے بھی ہمیں نام دیئے جو ہم سے تعاون کے لئے تیار تھے۔ جب بمباری شروع ہوئی تو وہ بہت ڈرے۔ ہمارے دو آدمی رال اور والٹر بھی ڈر گئے۔ والٹر تو شبخون کے وقت بھی بہت سہما ہوا تھا۔ مارکوس نے علاقہ کا جائزہ لیا لیکن کچھ نہ ملا۔ ناٹو اور کوکو نو واردوں کے ہمراہ سامان لانے کے لئے گئے لیکن وہ انہیں واپس لے آئے کیونکہ وہ چلنا نہیں چاہتے تھے۔ انہیں تو معزول ہی کرنا پڑے گا۔

25 مارچ

آج کوئی نیا واقع نہیں ہوا۔ لیون۔ اُربانو اور آرٹورو ایک نگران چوکی پر بھیجے گئے جہاں سے دریا کے دونوں طرف داخلے کا راستہ نظر آتا ہے۔ بارہ بجے مارکوس اپنی پوزیشن ہٹ گیا اور تمام آدمی ایک ہی جگہ گھات میں بیٹھے۔ ساڑھے چھ بجے جب تقریباً سب حاضر تھے میں نے اس سفر کے مقصد کے بارے میں بات چیت کی اور اس اس کا تجزیہ کیا۔ میں نے مارکوس کی غلطیوں کی نشاندہی کی اور قیادت اس سے چھین لی اور مگویل کو ہراول دستے کا قائد مقرر کیا۔ میں نے پاکو۔ چنگولو، یوسیبیو اور پے پے کو بھی برطرف کر دیا اور انہیں بتایا کہ اگر وہ کام نہیں کریں گے تو کھانا بھی نہیں ملے گا۔ میں ان کا تمبا کو کا راشن بند کر دیا اور ان کی ذاتی ملکیت کی چیزیں ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیں۔ میں نے یہ بھی بتایا کہ لوٹے معاملات پر گفتگو کرنے آ رہا ہے میں نے کہا کہ ہمیں حقائق سے غرض ہے۔ جو الفاظ سے ہم آہنگ نہیں وہ ہمارے لئے بے معنی ہیں۔ میں نے کہا کہ ہم گائے کو بھی ڈھونڈیں گے اور کلاسس پھر شروع کی جائیں گی۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

میں پیڈرو اور ال میڈیکو سے بھی باتیں کیں اور ان کو کامیاب گوریلا ثابت ہونے پر مبارک باد دی۔ میں اپولینار سے بھی ملا اور اس کی ہمت افزائی کی۔ میں نے سفر کے دوران کم ہمتی کے مظاہرے پر والٹر پر نکتہ چینی کی۔ جنگ میں اس کے طرز عمل کی تنقیص کی اور بمباری کے دوران خوف و ہراس پر اسے طعن و تشنیع کی۔ اس کا ردعمل کچھ صحت مند نہیں تھا۔ میں نے ال چینو اور ال پیلا ڈو سے کچھ تفصیلات طے کیں اور صورت حالات کے بارے میں ال فرانسس کو زبانی تفصیلات بتائیں۔ مٹینگ کے دوران اس گروہ کو بولیویا کی قومی آزادی کی فوج کا نام دیا گیا۔ جھڑپ کی رپورٹ تیار کی جائے گی۔

26 مارچ

انٹی انٹونیو۔ رال اور پیڈرو کے ساتھ نکوچا کے علاقے میں پرندوں کا شکار کھیلنے گیا۔ لیکن تین گھنٹے چلتے رہنے کے بعد اس کی فوج سے مٹھ بھیڑ ہو چکی تھی کہ وہ چھپ کر واپس لوٹا۔ انہوں نے ہمیں بتایا۔ کہ فوجیوں نے ایک بنجر جگہ پر اور ایک چمکیلی چھت والے مکان پر نگران چوکی قائم کی ہے۔ اس میں سے کوئی چھ آدمی باہر نکلتے دیکھے گئے۔ وہ اب اس دریا کے قریب ہیں جسے ہم یا کی کہتے تھے۔ میں نے مارکوس سے بات کی اور اسے عقبی دستے میں بھیجا۔ مجھے امید نہیں کہ اس کا طرز عمل بہتر ہو سکے گا۔ ارگا ناراز کے قریب والی نگران چوکی سے خبر آئی کہ قریب ہی ایک ہیلی کو پٹر اترا ہے اور اس میں سے کوئی تیس چالیس آدمی اترے ہیں۔

27 مارچ

آج خبر آگ کی طرح پھیلی۔ ریڈیو کی نشریات میں بھی عموماً اسی کا ذکر رہا۔ کیونکہ گورنمنٹ نے شائع کئے۔ بیری انٹونیو نے ایک پریس کانفرنس بھی کی۔ سرکاری اعلامیہ میں سات کی بجائے آٹھ فوجیوں کے مرنے کا اعتراف ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ یہ سب زخمی ہوئے تھے جنہیں ہم نے بعد میں گولی ماردی۔ ہمارے بارے میں کہا گیا کہ ہمارے پندرہ آدمی مارے گئے اور چار زخمی ہوئے۔ جن میں سے دو غیر ملکی ہیں۔ ایک ایسے غیر ملکی کا بھی ذکر ہے جس نے خودکشی کرلی اور گوریلا دستے کی ہیئت کا بھی ذکر ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یا تو بھگوڑوں نے باتیں بتائی ہیں یا قیدیوں نے لیکن انہوں نے کیا کہا اور کیسے کہا اس کا اندازہ مشکل ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تانیا کو پہچان لیا گیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دو سال کی صبر آزما محنت ضائع ہوگئی۔ اب روانگی مشکل ہوتی جارہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ جب میں نے دانٹن کو یہ بتایا تو وہ بہت افسردہ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ہوا۔ خیر دیکھا جائے گا۔

بینکنو۔ لوروا اور مولیو پیری رانڈہ تک کا راستہ دیکھنے گئے۔ اس سفر میں دو تین دن لگتے ہیں۔ انہیں ہدایت ہے کہ پیری رانڈہ کوئی دیکھ نہ پائے تاکہ وہ بعد میں گوریلے بھی جا سکیں۔ دیکھ بھال والے ہوائی جہاز نے پیراشوٹ سے کچھ فوجی اتارے جو ہماری اطلاع کے مطابق شکار کے میدان کے قریب گرے۔ انٹونیو دو آدمی ساتھ لے کر تفتیش کے لئے گیا تاکہ اگر فوجی وہاں ہوں تو انہیں قید کر لیا جائے لیکن کوئی ملا نہیں۔

رات کے وقت ہم نے سٹاف میٹنگ کی۔ اس میں اگلے روز کے لئے منصوبہ بنایا گیا۔ ایک ٹولی چھوٹے سے اناج لینے جائے۔ دوسری ٹولی گوئیریز جا کر کچھ ضروری سامان خرید کر لائے۔ اور تیسری ٹولی پنکل اور لاگونیلا کے درمیان سفر کرنے والی فوجی گاڑیوں پر حملہ کرے تاکہ توجہ ہٹائی جائے۔ پہلا کمیونکے بھی لکھا گیا۔ جسے کامیری میں اخبار نویسوں تک پہنچانے کا بندوبست کیا جائے گا۔

28 مارچ

ریڈیو گوریلوں کے بارے میں خبروں کی بھرمار ہے۔ کہا گیا ہے کہ ہمیں دو ہزار آدمیوں نے گھیر رکھا ہے ہم کوئی ۱۲۰ میل کے دائرے میں گھرے ہوئے ہیں۔ گھیرا تنگ ہو رہا ہے۔ آتشیں بم بھی پھینکے گئے ہمارے دس سے پندرہ تک آدمی مارے گئے!

میں نے برالیو کو نو آدمیوں کا انچارج بنایا اور انہیں اناج حاصل کرنے کے لئے روانہ کیا وہ عجیب وغریب خبریں لائے مثلاً۔

۱۔ کوکو جو ہمیں تنبیہ کرنے کے لئے آگے آگے آیا تھا غائب ہو گیا۔

۲۔ چار بجے جب ہمارے آدمی فارم پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ غار کی تلاشی لی جا چکی ہے۔ اس وقت ریڈ کراس کے سات آدمی۔ دو ڈاکٹر اور کئی غیر مسلح فوجی وہاں پہنچ گئے انہیں قیدی بنا لیا گیا اور بتایا گیا کہ عارضی صلح ختم ہو چکی ہے۔

۳۔ فوجیوں سے بھرا ہوا ایک ٹرک پہنچا لیکن انہیں شوٹ کرنے کی بجائے ان سے کہا گیا کہ وہ واپس چلے جائیں۔

۴۔ فوجی تنظیم کے ساتھ واپس ہو لئے۔ ہمارے آدمی ہیلتھ افیسروں کے ہمراہ اس جگہ گئے جہاں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

سڑی ہوئی لاشیں تھیں۔لیکن انہوں نے کہا کہ وہ سب کونہیں لے جا سکتے تھے۔اس لئے کل جلائے کے لئے واپس آئیں گے۔ ہمارے آدمیوں نے ارگاناراز کے دو گھوڑے ضبط کر لئے اور انٹو نیو۔ روبیو اور انچیٹو کوان کے پاس وہاں چھوڑ آئے جہاں سے آگے جانور آنہیں سکتے تھے۔ جب وہ کوکو کو تلاش کر رہے تھےتو وہ بھی وہاں پہنچ گیا۔اغلباً وہ سو یا رہا تھا۔

بینگنو کی کوئی خبرنہیں۔

ال فرانسس نے بڑے جوش سے بتایا کہ وہ برہ بہت مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

29 مارچ

آج عمل بہت کم ہوااور خبریں بہت ملیں۔فوج نے بہت اطلاعات دیں جو اگر درست ہیں تو بہت مفید ہوسکتی ہیں۔ ریڈیو بیانا نے خبر دی اور حکومت نے کہا ہے کہ وہ وینز ولا کی کارروائی کی حمایت کریں گےاور امریکی سلطنتوں کی انجمن (DAS) میں کیوبا کا کیس پیش کریں گے۔خبروں میں ایک بات پر مجھے بہت تشویش ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ پیرابوئے کے درّے میں جھڑپ ہوئی۔جس میں دو گور یلے مارے گئے۔ یہ پیری مارینڈا کا راستہ ہے۔اس جگہ کا جائزہ لے کر بینگنو نے آج واپس آنا تھا لیکن وہ نہیں آیا اسے کہا گیا تھا کہ درّے میں سے نہ جائے۔لیکن پچھلے چند دنوں میں بہت حکم عدولیاں ہوئی ہیں۔

گویرا آہستہ آہستہ اپنا کام کر رہا ہے۔اسے بارود دیا گیا لیکن وہ دن میں استعمال نہیں کیا گیا۔ایک گھوڑا ذبح کیا گیا اور اس کا گوشت خوب اڑایا گیا حالانکہ یہ چار دن چلنا چاہیئے تھا۔ دوسرے گھوڑے کو یہاں لانے کی کوشش کریں گے۔ اگر چہ یہ مشکل کام ہے۔ شکاری جانوروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ لاشیں ابھی تک جلائی نہیں گئی ہیں۔ جب غار کی چیزیں ختم ہو جائیں گی تو ہم اس کیمپ سے چلے جائیں گے کیونکہ اس کا علم بہت عام ہو گیا ہے اور یہاں ٹھہرنا خطرے سے خالی نہیں۔

میں نے الی جاندرو سے کہا کہ وہ ال میڈیکو اور جوا کوین کے ساتھ یہاں ٹھہرے (جوا کوین شاید او سوکیمپ میں ہے) رولانڈو بھی بہت تھکا ہوا ہے۔

میں نے اربانو اور توما سے بات کی۔توما کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ میں اس پر کیوں تنقید کر رہا ہوں۔

30 مارچ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ہر چیز پھر خاموش ہے۔بینگنو اور اس کے رفیق صبح کے وقت پہنچے۔وہ پیرابوئے کے درے میں سے گزرے لیکن دو آدمیوں کے نقش قدم کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آیا اگر چہ انہیں کسانوں نے دیکھ لیا تھا لیکن پھر بھی وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ کر ہی لوٹے۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ پیری رینڈا جانے میں کوئی چار گھنٹے لگتے ہیں اور بظاہر کوئی خطرہ بھی نہیں۔ ہوائی جہاز چھوٹے گھروں پر لگا تار گولیاں برساتے رہے۔

جو گھوڑی پیچھے چھوڑ آئے تھے وہ پہنچ گئی۔اگر حالات دگرگوں بھی ہوئے تو چار روز کے لئے گوشت تو ہے۔کل ہم آرام کریں گے۔اس کے بعد ہراول دستہ اپنی دوسری دو کارروائیوں کے لئے روانہ ہوگا۔ یعنی گائیرٹیر پر قبضہ کرنا اور گاناراز کے فارم کے قریب فوج کی گھات میں بیٹھنا۔

31 مارچ

کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔گوریا نے اعلان کیا کہ غار کل ختم ہو جائے گا۔انٹی اور ریکارڈو نے اطلاع دی کہ سخت ہوائی جہاز اور توپوں کے حملے کے بعد سپاہیوں نے دوبارہ ہمارے فارم پر قبضہ کرلیا ہے۔ اس سے راشن کے لئے پیری رینڈا جانے والے منصوبے میں رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے اس لئے میں منیوئل کو ہدایت کی کہ اپنے آدمیوں سمیت چھوٹے مکان کی طرف بڑھے اگر یہ خالی ہو تو اس پر قبضہ کرلے اور دو آدمی مجھے اطلاع دینے کے لئے بھیج دے تاکہ اگلے روز ہم چل پڑیں۔اگر اس پر فوجیوں کا قبضہ ہو اور شبخون نہ مارا جا سکے تو وہاں سے ہٹ کر ارگاناراز کے فارم کا چکر کاٹے اور پنکل اور لاگونیلاز کے درمیان چھپ کر حملہ کرنے کے امکان کا جائزہ لے۔

ریڈیو واویلا مچائے ہوئے ہے اور جھڑپوں کی خبریں زور زور شور سے دی جا رہی ہیں۔وہ دریائے یاکی اور ناکاہواسو کے درمیان ہمیں گھیرنے کی فکر میں ہیں۔ میں نے بینگنو سے اس کی غلطی کا ذکر کیا کہ اسے ہماری تلاش میں جانا چاہیئے تھا اور مارکوس کی حالت کا بھی ذکر کیا اس کا ردعمل اچھا تھا۔

رات کو میں نے لورو اور انیچیتو سے بات کی۔گفتگو تلخ تھی۔لورو نے کہا کہ ہم زوال پر ہیں۔جب میں نے وضاحت چاہی تو اس نے بات مارکوس اور بینگنو پر ڈال دی۔انیچیتو اس سے نیم متفق ہے لیکن بعد میں اس نے کوکو کے سامنے اعتراف کیا کہ انہوں نے مل کر خوراک کے ڈبے چرائے تھے۔انٹی کے سامنے اس نے اعتراف کیا کہ وہ بینگنو کے بارے میں لورو کی رائے سے متفق نہیں۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

مہینہ کا خلاصہ

یہ مہینہ واقعات سے لبریز تھا۔لیکن عام تصور کچھ یوں ابھرتی ہے۔

گوریلا دستے کے لئے یہ مہینہ قوت مجتمع کرنے کا تھا جس میں کامیابی ہوئی۔ سست رفتاری کا عہد جس میں کیوبا سے اور گویرا کے ہمراہ آئے ہوئے رفیقوں کو دستے میں آہستہ آہستہ ضم کیا گیا۔ کیوبا سے آئے ہوئے رفیق اچھے تھے۔ گویرا کے ہمراہ ہی عام طور پر کمزرو (دو بھاگ گئے۔ ایک گرفتار ہو گیا اور ہمارے راز بتا دیئے۔ تین ساتھ چھوڑ بیٹھے۔ دو کمزور طبیعت) جنگ کے آغاز کا دور جس میں ایک شاندار اور جچا تلا حملہ کیا گیا۔ لیکن جنگ سے قبل اور بعد میں قوت فیصلہ کی افسوس ناک کمی کا مظاہرہ (مارکوس کی پسپائی۔ برالیو کا عمل) دشمن کے دوبارہ حملے کرنے کا دور جس میں (ا) چوکیاں قائم کی گئیں تا کہ ہمیں ایک دوسرے سے علیٰحدہ علیٰحدہ کر دیا جائے (ب) قومی اور بین الاقوامی سطح پر واویلا (ح) غیر موثر اقدامات (ج) کسانوں کی فوج میں بھرتی۔

ظاہر ہے کہ ہمیں اپنا مارچ اندازے سے پہلے شروع کرنا پڑے گا۔ ریزرو دستہ میں کچھ آدمی پیچھے چھوڑنے پڑیں گے۔ ممکن ہے تین چار آدمی دشمن کو اطلاعات بھی مہیا کریں۔ حالات اچھے نہیں۔ لیکن اب ہمارے دستے کے لئے مشکلات کا ایک اور دور شروع ہونے والا ہے جو انجام کار ان کے لئے اچھا ہی ثابت ہوگا۔

دستے کی ترتیب یہ ہے۔

ہراول دستہ۔ قاید۔ مگویل۔ ممبران بینگنو۔ پاچو۔ لورو۔ انچیٹو۔ کامیا۔ کوکو۔ ڈاریو۔ جولیو پابلو۔ رال۔

عقبی دستہ۔ قائد۔ جواکوین

ممبران۔ سکنڈو۔ برالیو۔ روبیو۔ مارکوس۔ پیڈرو۔ پولو۔ والٹر۔ وکٹر۔ (پے پے۔ پاکو کوسیبیو۔ چنگالو)

مرکزی دستہ۔ قائد۔ میں

ممبران الی جاندرو۔ رولانڈو۔ انٹی۔ پومبو۔ ناٹو۔ توما۔ اربانو۔ مورو۔ ''حبشی'' ریکاردو۔ آرٹورو۔ یوستاکیو۔ گویرا۔ وِلی لوئس۔ انٹونیو۔ لیون (ثانیا۔ پیلاڈو۔ ڈانٹن۔ چینو۔ مہمان) سیرا پیو (پناہ گیر)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اپریل

یکم اپریل

ہراول دستہ ذرا تاخیر سے سات بجے روانہ ہوا۔ کامیا اور رال ناٹو الاوسو غار تک اسلحہ چھپانے گئے تھے اور ابھی تک لوٹے نہیں۔ توما دس بجے دیکھ بھال سے واپس آیا اور اطلاع دی کہ اس نے تین یا چار سپاہیوں کو ناریل کے اس جھنڈ کے قریب دیکھا ہے جہاں شکاری جاتے ہیں۔ ہم نے مورچے سنبھال لئے۔ والٹر نے جو دیکھ بھال کر رہا تھا بتایا کہ اس نے تین سپاہیوں کو ایک خچر یا گدھے کے ساتھ دیکھا ہے اور وہ کوئی چیز گاڑ رہے تھے۔ اس نے مجھے بھی دکھایا مگر کچھ نظر نہیں آیا۔ میں چار بجے شام واپس آ گیا۔ میرا خیال تھا کہ اب وہ حملہ نہیں کریں گے اس لئے وہاں ٹھہرنا بے سود تھا۔ مجھے یقین ہے کہ والٹر کی آنکھوں نے دھوکا کھایا تھا۔

میں نے طے کر لیا ہے کہ میں کل تک یہاں سے نکل جاؤں گا اور جواکوین کی غیر حاضری میں رولانڈو اس دستے کا انچارج ہوگا جو پیچھے رہے گا۔ ال ناٹو اور کامیا رات نو بجے واپس آ گئے۔ انہوں نے تمام چیزیں چھپا دیں تھیں سوائے ان چھ آدمیوں کی خوراک کے جو وہاں قیام کرنے والے تھے۔ ان کے نام تھے جواکوین، الی جاندرو۔ مورو۔ سیراپیو۔ استاکیو اور پولو۔ کیوبا کے تینوں باشندے برابر احتجاج کرتے رہے۔ دوسری گھوڑی ذبح کر دی گئی تا کہ چھ آدمیوں کے لئے گوشت سکھا لیا جائے۔ رات گیارہ بجے انٹونیو آ گیا وہ اپنے ہمراہ ایک بوری مکی بھی لایا تھا اور یہ خبر بھی کہ ہر کام منصوبے کے مطابق انجام پذیر ہو گیا ہے۔ رولانڈو صبح چار بجے روانہ ہو گیا اس نے چنگولو۔ ایوسیبیو، پاچو او پے پے کا سامان بھی اٹھا لیا تھا کیونکہ یہ سب بہت نحیف تھے۔ پے پے چاہتا تھا اسے کوئی سا بھی ہتھیار دلایا جائے اور وہیں رہ جائے۔ کامیا بھی ان کے ساتھ ہی گیا۔ پانچ بجے کوکو آیا اس نے بتایا کہ ایک گائے ذبح کی گئی ہے اور سب ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ میں نے اسے بتایا جو گھاٹی پہاڑی سے ہوتی ہوئی فارم کو جاتی ہے اس میں پرسوں دوپہر ملاقات ہوگی۔

2 اپریل

ہم نے اتنا زیادہ اسباب جمع کر لیا تھا کہ یقین نہیں آتا تھا بہر صورت غار میں یہ سامان چھپایا گیا اور

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

سارا دن اسی کی نذر ہوگیا۔ پانچ بجے شام فراغت ہوئی۔ چار آدمیوں کی ایک جماعت پہرہ دیتی رہی۔ لیکن تمام دن سکوت طاری رہا۔ ہوائی جہاز بھی یہیں آئے۔ ریڈیو محاسرہ کے تنگ ہونے کی اطلاع دیتا رہا۔ اس کی خبر کے مطابق گوریلے ناکاہواسو کے تنگ درّے میں مورچہ بندی کررہے تھے۔ اس نے ڈان ریجرٹو کی گرفتاری کی خبر نشر کی اور یہ بھی بتایا کہ اس نے فارم کوکو کے ہاتھ فروخت کردیا ہے۔

3اپریل

تمام کام معمول کے مطابق ہوا ہم بھی علی الصبح ساڑھے تین بجے روانہ ہوئے۔ آہستہ آہستہ چلتے رہے موڑ پر ساڑھے چھ بجے پہنچے اور فارم کے کنارے ساڑھے آٹھ بجے۔ جب ہم اس جگہ پہنچے جہاں چھاپہ مارا گیا تھا تو لاشوں کا نام ونشان تک نہ تھا۔ البتہ چند ڈھانچے پڑے ہوئے تھے جن کا گوشت گدھوں۔ چیل اور کوؤں نے مزے لے لے کر کھا لیا تھا۔ میں نے اُربانو ناٹو کو رونالڈو سے رابطہ قائم کرنے کے لئے بھیجا اور سہ پہر ہی میں پیرابوائے گھاٹی میں پہنچ گئے جہاں گوشت اور مکی کھائی اور سو گئے۔ میں نے ڈنٹن اور کارلو سے گفتگو کی انہیں تین راستے سمجھائے۔ ہمارے ساتھ چلیں یا تنہا روانہ ہوجائیں یا گویٹریز کولیں او قسمت آزمائی کریں۔ انہوں نے آخری بات کا انتخاب کیا۔ ہم کل تقدیر آزمائیں گے۔

6اپریل

سارا دن سخت پریشانی رہی۔ ہم نے چار بجے صبح ناکاہواسو دریا پار کیا اور سورج نکلنے کا انتظار کیا۔ مگویل نے حالات دریافت کرنے کی کوشش کی مگر غلطی کی وجہ سے دوبارہ واپس آنا پڑا اور ہم سپاہیوں کے بہت ہی قریب آگئے۔ آٹھ بجے صبح رونالڈو نے اطلاع دی کہ جس گھاٹی سے ہم ابھی آئے ہیں اس کے قریب تقریباً ایک درجن سپاہی موجود ہیں۔ آہستہ آہستہ چلتے گئے آخرکار گیارہ بجے خطرے سے باہر ہوگئے رونالڈو یہ خبر لایا کہ اس گھاٹی پر سو سپاہی تعینات کئے گئے ہیں۔

رات میں ہم ندی تک نہیں پہنچے کہ چرواہوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ہم باہر آئے اور چار کسانوں کو پکڑا۔ ان کے پاس گائیں تھیں اور 12 گمشدہ گاریوں کی تلاش کا فوجی اجازت نامہ بھی تھا۔ کچھ ہماری پہنچ سے باہر تھیں اور انہیں پکڑنا آسان نہ تھا۔ ہم نے اپنے لئے دو گائیں لیں اور اپنی پناہ گاہ تک ہانکتے لائے۔ وہ دونوں شہری تھے ٹھکیدار اور اس کا بیٹا پوتوسیکا اور کمیری کے ایک ایک سے کسان ملے جو ہماری بات سننے کے لئے تیار تھے اور وعدہ کیا کہ ہم نے اعلان انہیں دیا اس کی اشاعت کریں گے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ہم نے انہیں تھوڑی دیر تک روکے رکھا اور پھر جانے دیا ان سے یہ وعدہ لیا کہ وہ کسی کو کچھ نہیں بتائیں گے۔رات آرام سے کھا کر گزاری۔

7اپریل

ہم ندی کے کنارے اندر تک چلے گئے ایک گائے ہمارے ہمراہ تھی۔ جسے ہم نے ذبح کر کے کباب بنایا۔رونالڈو دریا کے کنارے چھپ کر بیٹھا رہا اسے حکم تھا کہ اسے جہاں کوئی شے نظر آئے اس پر گولی چلا دے۔تمام دن کوئی خاص بات رونما نہیں ہوئی۔بینگنو اور کمبا پیر یندا کے راستے پر چلے انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ایک آرہ مشین کی آواز سنی ہے جو کھاڑی کے قریب ہے۔

میں اُربانو اور جولیو کے ہاتھ جوا کوین کے نام ایک پیغام بھیجا، وہ پھر واپس نہیں آئے۔

8اپریل

دن بھر کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔بینگنو کام کے لئے گیا مگر مکمل کئے بغیر واپس آ گیا۔اور کہا کہ کل بھی ختم نہیں کر سکتا۔مگویل اس کھاڑی کی تلاش میں روانہ ہو گیا جسے بینگنو نے بلندی سے دیکھا تھا ابھی تک واپس نہیں آیا۔اُربانو اور جولیو معہ پولولوٹے۔سپاہیوں نے ہماری خیمہ گاہ پر قبضہ کر لیا ہے اور پہاریوں میں تلاش جاری ہے۔وہ چوٹی سے اتر رہے ہیں۔جوا کوین نے ان تمام باتوں کے علاوہ دیگر مسائل پر بھی تفصیلی رپورٹ دی ہے جو منسلک (DXIX)

ہمارے پاس تین گائیں اور ان کے بچھڑے ہیں لیکن ایک بھاگ گئی ہے صرف چار باقی ہیں۔

ہمارے پاس اتنا نمک باقی رہ گیا ہے کہ ہم دو گایوں کا کباب بنا سکتے ہیں۔

9اپریل

پولو۔لوئس اور ویلی کو جوا کوین کے پاس پیغام لے کر بھیجا تا کہ وہ ان کی واپسی کا بندوبست کرے۔اوران کے لئے دریا کے بالائی حصے میں ایسی پناہ گاہ تلاش کرے جسے گویرا منتخب کرے۔ناٹو کا کہنا ہے کہ ہماری کمین گاہ سے تقریباً ایک گھنٹہ کے سفر پر بڑی عمدہ جگہیں ہیں۔اگر چہ وہ کھاڑی سے قریب ہیں۔مگویل آ گیا ہے اس کی جستجو کے مطابق کھاڑی پیر ترار میں ختم ہوتی ہے اور انہیں سفر میں تقریباً پورا دن صرف ہوتا ہے۔میں بینگنو کو اس کی جستجو سے منع کر دیا کیونکہ اس میں ایک دن تو صرف ہی ہو جاتا۔

10اپریل

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

صبح ہوگئی ہم کھاڑی سے روانگی کی تیاریوں میں لگے رہے۔ ہمارا ارادہ کیوبابرا ڈی مگویل کے راستے پیرنداگوٹیرز صحیح سلامت بچ کر جانے کا تھا۔ النکیر و پریشان حال آیا اور بتایا کہ پندرہ سپاہی دریا کے کنارے کنارے آرہے ہیں۔ انتی کمین گاہ تک گیا تاکہ رولانڈو کو آگاہ کردے۔ اب ہو بھی کیا سکتا تھا سوائے انتظار کرنے کے۔ توما کو حکم کہ وہ مجھے اطلاع دینے کے لئے تیار رہے۔ پہلی یہ خبر ملی۔ زلرو بیو، سوار اور گایوں سخت زخمی ہوگئے۔ اس کی لاش ہمارے پاس لائی گئی۔ گولی سر میں لگی تھی۔ واقعہ یوں ہے۔ چھاپہ مارنے کے لئے پچھلے دستے کے آٹھ آدمی اور اگلے دستے کے تین آدمی مقرر کئے گئے۔ انہیں دریا کے دونوں کناروں پر تعینات کیا گیا۔ جب انتی پندرہ سپاہیوں کی آمد کی اطلاع لے کر آرہا تھا تو اس نے دیکھا کہ ایلرو بیو کسی اچھی جگہ نہیں چھپا ہے۔ کیونکہ وہ دریا سے صاف نظر آرہا ہے سپاہی آگے بڑھتے خاص احتیاط نہیں برت رہے تھے۔ وہ دریا کے کنارے راستوں کو خاص طور پر دیکھ رہے تھے۔ وہ جنگل میں دور تک داخل ہوگئے اور چھاپہ ماروں کے ہتھے چڑھنے سے پہلے ان کی مدبھیڑ۔ براؤلیو اور پیڈرو سے ہوگئی۔ گولی چند سکینڈ تک چلی۔ ایک مرگیا۔ تین زخمی ہوئے اور چھ گرفتار کر لئے گئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک ادنیٰ درجہ کا افسر مارا گیا اور بقیہ چار فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ زخمیوں کے قریب ہی الروبیو جان کنی میں مبتلا پایا گیا۔ اس کی بندوق رک گئی تھی اور پہلو میں ایک دستی بم جس کی پن نکلی ہوئی تھی پڑا تھا۔ قیدی کی حالت نازک تھی۔ اس لئے پوچھ گچھ نہ ہوسکی۔ بعد میں وہ مرگیا اور اس کا لیفٹیننٹ بھی۔ میں نے جب باقی ماندہ قیدیوں سے تفتیش کی تو یہ صورت حالات سامنے آئی۔ یہ پندرہ سپاہی اس کمپنی کے تھے جونا کا اسو میں تھی۔ جس نے کھاڑی کو پار کیا۔ پچھلی جھڑپ کے باقی ماندہ سپاہیوں کو ساتھ لیا اور کیمپ پر قابض ہوگئے۔ ریڈیو نے نشر کیا کہ کاغذات اور تصاویر پائی گئی ہیں مگر سپاہیوں نے بتایا کہ انہیں کچھ بھی نہیں ملا۔ کمپنی میں سو سپاہی تھے جن میں سے پندرہ اخبار نویسوں کی ایک جماعت کے ہمراہ ہمارے کیمپ تک آنے والے تھے۔ انہیں احکام ملے تھے کہ دیکھ بھال کر کے پانچ بجے شام تک لوٹ آئیں۔ فوجیں پنکال میں ہیں۔ لاگونیلا میں کم از کم اور خیال ہے کہ جو دستہ پیرابوائے میں تھا وہ وہاں سے ہٹا کر گوٹیریز بھیج دیا گیا ہے۔ انہوں نے ایک دستے کے بارے میں بتایا جو پہاڑیوں میں بھوکا پیاسا مارا مارا پھر رہا ہے اور اسے بچانا ضروری ہے۔ میں نے یہ اندازہ لگایا کہ بھگوڑے دیر سے آئیں گے۔ میں نے طے کرلیا کہ وہ چھاپہ مار جسے رولانڈو نے 500 میٹر لگایا تھا ترک کردیا جائے اور مکمل اگلے دستہ کی امداد پر ہی بھروسہ کیا جائے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

پہلے میں اسے ہٹا لینے کا حکم دیا مگر پھر یہی معقول نظر آیا کہ اسے ویسے ہی رہنے دیا جائے۔شام پانچ بجے خبر ملی کہ لشکر بھاری اسلحہ کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔اب تو انتظار ہی کرنا پڑے گا۔میں نے صحیح صورت حال معلوم کرنے کے لئے پومبو کو بھیجا۔کبھی کبھی گولیاں چلنے کی آواز آتی رہی۔پومبو نے بتایا کہ دشمن پھر پھنس گیا ہے کئی مر چکے ہیں۔اور ایک میجر گرفتار کر لیا گیا ہے۔اس دفعہ کا واقعہ یوں ہے۔فوجیں دریا کے کنارے کنارے آگے بڑھیں۔ساز و سامان سے لیس مگر محتاط نہ تھیں۔اب کی بار 17 مارے گئے،5 زخمی ہوئے اور کل 22 قید کر لئے گئے۔آخری نتیجہ یہ ہے (میزان) (جو اعداد و شمار کی کمی کے باعث مکمل نہ ہو سکا)

11 اپریل

صبح ہم نے اپنا سامان اٹھانا شروع کیا۔الروبیو کو ایک اتھلی قبر میں دفن کر دیا۔انٹی کو پیچھے رہنے والے دستے کے ساتھ وہیں چھوڑ دیا۔قیدی بھی اس کے ذمہ تھے تاکہ انہیں آزاد کر دے اور اگر کوئی اسلحہ چھوٹ گیا ہو تو لیتا آئے۔اس تلاش کا نتیجہ یہ نکلا دو اور قیدی مع بندوق مل گئے۔میجر کو دو خبریں اس وعدے پر دی گئیں وہ انہیں پریس والوں کو دے گا۔ان کے دس آدمی مارے گئے جن میں دو لیفٹیننٹ بھی تھے۔30 قید کر لئے گئے جن میں ایک میجر اور چند اک ادنیٰ درجے کے افسر اور باقی سپاہی تھے۔ان میں سے چھ زخمی ہیں۔ایک تو پہلی جھڑپ میں زخمی ہوا تھا باقی دوسری جھڑپ میں۔وہ چوتھے ڈویژن کے ہیں مگر ان میں متعدد رجمنٹوں کیا راکین شامل ہیں۔ان میں رینجر۔پیراٹروپر اور ایسے سپاہی ہیں جو ابھی بچے ہیں۔

ہم نے ایک غار تلاش کیا اور سہ پہر تک تمام سامان وہاں منتقل کر دیا۔مگر ابھی پریشانی دور نہیں ہوئی ہے۔گائیں ڈر کے مارے بھاگ گئی ہیں اب صرف ایک بچھڑا رہ گیا ہے۔

جیسے ہی ہم اپنی نئی قیام گاہ پر پہنچے ہمیں جو اکوین اور الی جاندرو مل گئے جو اپنے تمام آدمیوں کے ہمراہ نیچے اتر رہے تھے۔خبروں سے اندازہ ہوا کہ استا کیو نے جو سپاہی دیکھا تھا وہ محض فریب نظر تھا اور یہاں تک ہم سب کا آنا فضول ہی ثابت ہوا۔ریڈیو نے ایک نئی اور سخت جھڑپ کی سرکاری خبر نشر کی۔اس میں فوجوں کے 9 اور ہمارے چار سپاہیوں کے یقینی طور پر مارے جانے کا ذکر تھا۔چلی کے ایک اخبار نویس نے ہمارے کیمپ کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اور یہ بھی بتایا کہ میری ایک تصویر بغیر ڈاڑھی کے ملی ہے جس میں میں پائپ پی رہا ہوں۔اس دریافت کے بارے میں تحقیقات ہونی چاہیئے۔اس بات کا کوئی ثبوت

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

نہیں ہے کہ بالائی غاروں تک دشمن کی رسائی ہوگئی ہے۔اگر چہ کچھ کا خیال ہے کہ دشمن کو ان کا پتہ چل گیا ہے۔

12 اپریل

صبح ساڑھے چھ بجے میں نے تمام مجاہدوں کو جمع کیا سوائے ان چار کے جوالروبیو کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے پیچھے رہ گئے تھے اور یہ بتایا کہ پہلے جس کا خون بہا وہ کیوبا ہی کا باشندہ تھا۔ کیوبا والوں کی کارگزاریوں کو نظر انداز کرنے کا رجحان لشکر میں زور پکڑ رہا تھا۔ کل ہی کمبا نے بتایا کہ کیوبا والوں پر اس کا اعتماد روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ وہ واقعہ ہے جو ریکارڈو کے ساتھ پیش آیا ہے۔ میں نے اپنی صفوں میں اتحاد قائم رکھنے کی اپیل کی۔ کیونکہ اپنے لشکر کو ترقی دینے کا یہی ذریعہ تھا۔ اگر چہ ہمارے لشکر کی حربی صلاحیتوں میں اضافہ ہوگیا تھا۔ اسے جنگ کی مشق ہوگئی تھی مگر اس کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوا تھا بلکہ کچھ نہ کچھ کمی ہوگئی تھی۔

سہ پہر دو بجے ہم ایک غار میں جسے ناٹو نے تیار کیا تھا مال غنیمت احتیاط سے چھپا کر روانہ ہوگئے۔ رفتار اتنی کم تھی کہ آگے بڑھ ہی نہ سکے کیونکہ ایک چشمے کے کنارے سو گئے۔

اب سرکاری فوج نے گیارہ سپاہیوں کے مارے جانے کا اعتراف کر لیا تھا۔ غالباً ایک اور لاش مل گئی تھی یا شاید ایک زخمی چل بسا تھا۔

میں نے ڈیبرے کی کتاب کا ایک مختصر سبق شروع کیا۔ ایک خبر جزوی طور پر پڑھی گئی۔ لیکن کوئی خاص اہم نہ تھی۔

13 اپریل

رفتار میں تیزی پیدا کرنے کے لئے جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ لیکن پھر بھی رفتار دھیمی ہی رہی۔ ایک حصہ کیمپ پر چار بجے شام اور دوسرا ساڑھے چھ بجے شام پہنچا۔ مگویل صبح پہنچا۔ غاروں کو بالکل ہی نہیں کھویا گیا اور کسی شے کو ہاتھ نہیں لگایا گیا ہے۔ بنچیں۔ باورچی خانہ، چولہا اور پھولوں کی کیاریوں جوں کی توں ہیں۔

اینسٹیو اور راؤل جستجو کے لئے گئے مگر کوئی خاص کام نہیں کیا۔ کل انہیں ضرور دریائے ایکیرا تک پہنچنا چاہیئے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

شمالی امریکنوں نے اعلان کیا ہے کہ جن فوجی مشیروں کو بولیویا بھیجا گیا ہے ان کا گوریلوں سے کوئی واسطہ نہیں۔ لیکن یہ تو ان کی پرانی چال ہے۔ شاید یہ ایک نئے ویٹنام کی داستان کا آغاز ہے۔

14 اپریل

بڑا ہی اہم دن ہے۔ زمین سے کھود کر کچھ سامان نکالا گیا ہے جو ہمارے 57 دن کی خوراک کے لئے کافی ہے۔ بالائی غاروں سے بند ڈبوں کا دودھ 23 ڈبے تو چپکے سے غائب کر دیئے گئے۔ مورو نے 48 چھوڑے تھے۔ لیکن کسے فرصت تھی جو انہیں احتیاط سے رکھتا۔ دودھ ہمیں خراب کر رہا ہے۔ جواکوین کی آمد تک کے لئے بطور کمک ایک مشین گن اور ایک مارٹر مخصوص غار سے نکالے گئے۔ جنگ کا منصوبہ مکمل نہیں ہوا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ سب کو لے کر موپو پمپا کے علاقے میں کارروائی جاری رکھی جائے اور بعد میں شمالی طرف کھسک جانا چاہیئے۔ اگر یہ ممکن ہوا اور حالات سازگار رہے تو ڈانٹن اور کارلوس سوکر کو چمپا مبا کی طرف پیش قدمی کرتے رہیں۔ دوسرا اعلامیہ بولیویا کے باشندوں کے لئے رکھا گیا اور رپورٹ نمبر چار منیلا کے لئے تیار کی گئی جسے ال فرنس لے جائے گا۔ (DXX)

15 اپریل

جواکوین تمام پیچھے رہ جانے والے سپاہیوں کے ہمراہ آ گیا۔ ہم کل یہاں سے چلے جائیں گے۔ اس نے بتایا کہ علاقہ پر ہوائی جہازوں نے پرواز کی جنگلوں میں گولیاں چلائیں۔ سارا دن کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ لشکر میں اسلحہ تقسیم کیا گیا تیں مشین گنیں عقبی دستہ (مارکوس کو دی گئیں۔ ان کی امداد کے لئے کے لئے پیچھے رہنے والے دستے کو متعین کیا گیا۔

رات میں نے اس سفر کے بارے میں تاثرات بیان کئے۔ دودھ کے ڈبوں کے غائب ہو جانے پر سب کو سخت تنبیہہ کی۔

کیوبا سے جو طویل پیغام موصول ہوا تھا اسے جزوی طور پر پڑھ گیا۔ جو مختصراً یہ ہے۔ کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں لچن اس سے آگاہ ہے وہ میری امداد کے لئے ایک اعلامیہ لکھنے والا ہے اور تقریباً بیس دن میں چھپتے چھپاتے ملک میں داخل ہو جائے گا۔

ایک خط فیڈل 4+م کو لکھا۔ تازہ ترین خبریں اسے بتا دیں۔ یہ کوڈ میں ہے اور نظر نہ آنے والی روشنائی سے لکھا ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

15 اپریل

ہراول دستہ صبح ساڑھے چھ بجے روانہ ہوگیا اور ہم سواسات بجے، دریائے ایکارا تک تو رفتار خاصی رہی مگر تانیا اور الی جاندرو پیچھے رہ گئے۔ تانیا کو 39 ڈگری اور الی جاندرو کو 38 ڈگری بخار تھا۔ اس کے علاوہ ہماری رفتار منصوبے کے مطابق نہیں تھی۔ ہم نے دریائے ایکارا پر ایک کیلومیٹر دور الینگا رو اور سیرا پیو کے پاس چھوڑا اور آگے چل پڑے۔ راستے میں ایک نیم ویران سی بستی بیلے وِستا سے گذرے جہاں چار کسان تھے جنہوں نے ہمارے ہاتھ آلو، لحم، جانور اور مکی فروخت کی۔ بڑے غیریب ہیں اور یہاں ہماری موجودگی سے خائف ہیں۔ ہم نے کھانا پکایا، کھایا اور رات وہیں بسر کی۔ کوئی حرکت نہیں کی۔ ہمیں تو اگلی رات کا انتظار تھا تا کہ جب ہم ٹیکو چہ سے گذریں تو ہماری وضع قطع سے کوئی ہم کو پہنچان نہ سکے۔

17 اپریل

نئ نئ خبریں آتی رہیں اور ہمارے فیصلے بدلتے رہے۔ کسانوں کا کہنا تھا کہ ٹیکو چہ جانا تضیع اوقات تھا۔ ایک سڑک میو پامپہ (واکا گزماں) تک جاتی ہے جس کا فاصلہ بھی کم ہے اور آخری حصہ پر تو گاڑیاں بھی چل سکتی ہیں۔ ہم نے طے کیا کہ سیدھے میو پامپہ جائیں۔ مجھے اس معاملے میں کافی شک وشبہ بھی رہا۔ میں نے کسی کو جو پیچھے رہ گئے تھے انہیں لانے کے لئے بھیجا اور انہیں جواکوین کے یہاں ٹھہرادیا۔ جواکوین کو حکم دیا کہ وہ اپنے علاقے میں فوجی نقل وحرکت کو بڑھنے نہ دے اس مقصد کے لئے ضروری اقدام کرے۔ تین روز تک انتظار کرے اور بعد میں بھی رہے اسی علاقے میں مگر فوجی دستوں سے کوئی جھڑپ نہ ہونے دے اور ہماری واپسی کا منتظر رہے۔ رات پتہ چلا کہ ایک کسان کا بیٹا غائب ہوگیا خیال ہے کہ وہ ہمارے بارے میں اطلاع دینے گیا ہے طے کیا گیا کہ خواہ کچھ بھی ہو ہم لوگ فوراً کوچ کر جائیں تا کہ ال فرانسس اور کارلوس سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا مل جائے۔ موریزیز پیچھے رہنے والوں میں شامل ہوگیا کیونکہ اس کے پتے میں سخت تکلیف شروع ہوگئی۔ ہماری قیام گاہ کا یہ خاکہ ہے۔ اگر ہم اسی سڑک سے واپس ہوں تو اس دستے سے جو لیگو نیلاس میں تیار بیٹھا ہے یا کسی ایسے دستے سے جو ٹیکو چہ سے آجائے تصادم کا خطرہ ہے۔ لیکن یہ خطرہ تو مول لینا ہی ہے۔ ورنہ ہم لوگ عقبی دستے سے کٹ جائیں گے۔

ہم رکتے رکاتے رات دن دس بجے سے صبح ساڑھے چار بجے تک چلتے رہے اور تھوڑی دیر سونے کے لئے رک گئے ہم نے تقریباً دس کیلومیٹر سفر کیا۔ ان تمام کسانوں میں جن سے ہماری ملاقات ہوئی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ایک مسمّیٰ سائمن ہمارے ساتھ تعاون کرتا ہے اگر چہ تھوڑا بہت خوفزدہ بھی ہے۔ ایک اور مسمّیٰ وائڈلیس ہے جو خطرناک ہے۔ کیونکہ اس علاقے کے روٴسا میں سے ہے۔ علاوہ بریں یہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ کارلوس روڈ اس کا بیٹا فرار ہوگیا ہے اور مخبری کرسکتا ہے۔ شاید وائدلیس کے اشارے پر جو اس علاقے کا اقتصادی سردار ہے۔

18 اپریل

ہم اگلی صبح تک چلتے رہے۔ آخر ساعتوں میں تو نیند کا سخت غلبہ رہا۔ سردی بھی خوب لگی۔ صبح ہر اول دستہ دیکھ بھال کے لئے روانہ ہوا۔ راہ میں گوراتیز کا مکان ملا مگر اس سے کوئی کام کی خبر نہ مل سکی۔ ہمارے سپاہیوں نے ایک سوار کو پکڑا جو کارلوس روڈ اس کا دوسرا بیٹا نکلا۔ یا کونڈے جارہا تھا اسے گرفتار کر لیا۔ رفتار بڑی سست تھی سہ پہر تین بجے اسے لے کر پاڈیلا کے مکان پر پہنچے۔ یہ یہ اس غریب آدمی کا بھائی ہے جو یہاں سے تین میل کے فاصلے پر رہتا ہے جس کے مکان سے ہم گزر آئے۔ یہ شخص ڈر رہا تھا اور چاہتا تھا کہ ہم لوگ جلد دفع ہو جائیں مگر اس کی بدقسمتی کہ بارش شروع ہوگئی اور ہمیں اسی کے مکان میں پناہ لینا پڑی۔

19 اپریل

دن بھر وہیں پڑے رہے، جو کسان ادھر یا اُدھر جاتا ملتا اسے گرفتار کر لیتے۔ اس طرح بھانت بھانت کے قیدی جمع کر لئے۔ ایک بجے دوپہر سنتری ایک شاہی تحفہ لایا۔ یہ ایک انگریز صحافی سی راتھ تھا۔ جسے چند بچوں نے لینگو لاس ہمارے راستے پر لگا دیا تھا۔ اس کے سفری کاغذات درست پائے گئے۔ لیکن چند اک مشکوک باتیں بھی تھیں۔ جس خانے میں شیسے کا ذکر ہوتا ہے وہاں طالب علم کو صحافی سے بدلا گیا تھا (اصل میں تو وہ خود کو فوٹو گرافر کہتا ہے) اس کے پاس پیٹرا یکن ویزا ہے۔ اس کے پاس پی ایس اے ایس کا ایک کارڈ بھی تھا جس کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے اعتراف کیا وہ طلبا کے ایک گروہ کو ہسپانوی زبان پڑھاتا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ ہمارے کیمپ میں گیا تھا۔ جہاں اسے براڈلیو کی ڈائری دکھائی گئی جس میں اس نے اپنے سفر اور تجربات بیان کئے تھے۔ یہی پرانی کہانی، تنظیم کا فقدان اور احساس ذمہ داری کی کمی اول درجہ پر ہے۔ ان بچوں کی اطلاع کے مطابق جنہوں نے صحافی کو ہم تک پہنچایا یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ہمارے یہاں پہنچنے کا لینگو نیلا میں پہلی رات ہی پتہ چل گیا تھا۔ کسی نے اچھی مخبری کی تھی۔ ہم

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

نے روڈاس کے بیٹے پر دباؤ ڈالا۔ اس نے اقبال کر لیا کہ اس کا بھائی اور وائڈلیس کا ایک چپڑاسی مخبری کا انعام وصول کرنے گئے ہیں جو 700 سے 1000 ڈالر تک کا ہوتا ہے۔ ہم نے اس کا گھوڑا ضبط کر لیا اور قیدی کسانوں میں اس کا اعلان کر دیا۔ ال فرانسس نے اجازت مانگی کہ یہ مسئلہ انگریز صحافی کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ ان کی گلوخلاصی کے سلسلے میں اسے ان کا اعتماد حاصل ہو جائے۔ کارلوس اس بات پر بادل ناخواستہ راضی ہو گیا۔ میں نے بالکل ہی انکار کر دیا۔ ہم رات کے 9 بجے پہنچے اور سویو پامپا کی طرف سفر جاری رکھا۔ جو خبروں کے مطابق بہت پرسکون ہے۔

انٹی نے جو شرائط مقرر کی تھیں انگریز صحافی نے اسے تسلیم کر لیا۔ اس میں اس مختصر کہانی کی اشاعت بھی شامل تھی جو میں نے لکھی تھی۔ رات پونے بارہ بجے جو لوگ ہم سے جدا ہو رہے تھے۔ انہیں خدا حافظ کہہ کر ہم قصبہ پر قبضہ کرنے کے لئے آگے بڑھتے رہے۔ میں پومبا، توما اور ار بانو کے ہمراہ پیچھے رہ گیا۔ سردی بڑی سخت تھی۔ ایک چھوٹا سا الاؤ جلایا۔ ایک رات کو ناٹو آیا اس نے بتایا کہ قصبے کے لوگ چوکنے ہیں۔ فوجی دستے بیس بیس کی تعداد میں مورچہ بند ہیں اور دفاعی جماعتیں گشت کر رہی ہیں۔ ان میں سے ایک کے پاس دو M-3 اور دو پستول تھے۔ ہماری چوکی کے ہتھے چڑھ گئی اور بغیر لڑے ہتھیار ڈال دیئے۔ ہدایت مانگی۔ میں نے واپسی کا حکم دیا کیونکہ دیر ہو گئی تھی۔ اس دوران میں نے انگریز صحافی۔ ال فرانسس اور کارلوس کو اجازت دے دی کہ وہ صورت حال کا بہترین حل تجویز کریں۔ چار بجے ہم واپس ہونے لگے۔ ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ لیکن کارلوس نے وہیں رک جانے کا تہیہ کیا اور اب کی بار ال فرانسس بیدلی کے ساتھ ہمارے ہمراہ آیا۔

20 اپریل

صبح سات بجے کے قریب ہم نیمیسیو کارابالو کے مکان پر پہنچے۔ اس سے کل رات ملاقات ہو گئی تھی۔ اس نے کافی کی دعوت دی تھی۔ وہ خود تو چلا گیا تھا۔ مکان بھی مقفل تھا۔ البتہ چند ایک خوفزدہ ملازمین رہ گئے تھے۔ ہم نے وہیں اپنا کھانا تیار کیا اور نوکروں سے مکی اور دیگر خوردنی اشیا خریدیں ایک بجے دوپہر ایک ٹرک سفید پرچم لہراتا مویو پمپا سے آیا۔ جس میں شہر کا نائب صدر ایک ڈاکٹر اور ایک پادری سوار تھے۔ اس سے انٹی نے گفتگو کی۔ وہ پرامن طریقے سے آئے اور وعدے کیا کہ وہ قومی پیمانے پر امن قائم کرنے کے کام میں مثال بننے کو تیار ہیں۔ انٹی نے کہا کہ وہ سویو پمپا پر حملہ نہیں کریں گے بشرطیکہ وہ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

شام ساڑھے چھ بجے تک فہرست میں مندرج اشیا فراہم کر دیں۔ انہوں نے اس کا وعدہ نہیں کیا کیونکہ بقول ان کے شہر پر فوج کا تسلط تھا۔ انہوں نے مزید مہلت چاہی صبح چھ بجے تک کی لیکن ہم نہ مانے۔

اظہار خیر سگالی کے لئے وہ سگریٹوں کے دو ڈبے لائے تھے۔ یہ خبر بھی انہوں نے سنائی کہ تین جو جا رہے ہیں مویوپما میں گرفتار کر لئے گئے ہیں اور وہ دو غلط کا غذات راہداری کی وجہ سے روک لئے گئے ہیں۔ کارلوس کی خیر نظر نہیں آتی تھی۔ خیال تھا کہ ڈٹن خیریت سے لوٹ آئے گا شام ساڑھے پانچ بجے تین AT-6 جہاز آئے اور اس جگہ بمباری کی جہاں ہم کھانا پکا رہے تھے۔ ایک بم 15 میٹر کے فاصلے پر گرا جس کے ٹکڑوں سے ریکارڈو زخم آئے۔ یہ فوج کی جوابی کارروائی تھی۔ فوجیوں کے حوصلوں کو پست کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ ہمارا اعلامیہ تک پہنچا جائے۔ جنہیں اس کے خوف سے موت ہو جاتی ہے۔

ہم دو گھوڑوں پر ایک تو جو ضبط کیا تھا اور دوسرا انگریز صحافی والا تھا رات ساڑھے دس بجے روانہ ہو گئے۔ رات ڈیڑھ بجے تک ٹیکوچہ کی طرف چلتے رہے اور سونے کے لئے رکے۔ ہم تھوڑی دور چلے اور رروسوکاراسکو کے مکان پر پہنچ گئے جسے ہمارا بڑا خیال تھا اور ہماری ضروریات ہیں فروخت کیں۔ رات میں ہم چلتے چلتے ٹا پیریلا پہنچے جو مویوپما اور مونٹیگو دو جانے والی سڑک کے چوراہے پر واقع ہے۔ منصوبہ یہ تھا کہ کسی ایسے مقام پر قیام کریں جہاں پانی ہو اور پھر چھاپہ مارنے کا پروگرام بنایا جائے۔ ریڈیو نے ایک فرانسیسی۔ ایک انگریز اور ایک ارجنٹائنی کرایہ کے سپاہیہ کی موت کی خبر نشر کی جس کی وجہ سے چھاپہ مارنا ضروری تھا۔ تا کہ اس سلسلے میں جو شک پیدا ہو اس کا ازالہ ہو جائے اور سرکاری فوجوں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

22 اپریل

غلطیاں صبح ہی سے شروع ہو گئیں۔ رونالڈو۔ مگویلا و رانٹونیو ہمارے جنگل میں دور تک گھسنے کے بعد چھاپہ مارنے کے لئے مناسب جگہ کی تلاش میں روانہ ہو گئے۔ انہوں نے ایک ٹرک پر چند آدمیوں کو اچانک پکڑ لیا جنہیں ایک کسان ہماری شب بسری کے ٹھکانے والے راستے پر لے جا رہا تھا۔ انہوں نے سب کو گرفتار کر لیا۔ اس واقعہ نے حالات کا رخ بدل دیا۔ ہم نے طے کیا کہ اب دشمن پر چھاپہ مار کر سامان رسد اور ٹرکوں پر قبضہ کیا جائے۔ اور فوجی دستوں پر اگر ضرورت پڑے تو حملہ کر دیا جائے۔ ایک ٹرک جس میں دیہاتی سوار تھے اور تجارتی سامان کے علاوہ کے لئے بھی لدے تھے پکڑ لیا۔ اس کے علاوہ چھوٹے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

چھوٹے ٹرک جانے دیئے جن میں چند ایک ایسے بھی شامل تھے جو ہماری تلاش میں تھے۔ ہم کافی دیر تک کھانے اور روٹی کے انتظار میں جس کا وعدہ کیا گیا تھا وہیں مقیم رہے مگر کچھ نہ ملا۔

میرا ارادہ تھا کہ چھوٹے سے ٹرک پر تمام غذائی سامان لاد کر ہراول دستے کے ساتھ چار کیلومیٹر دور ٹیکو چہ کے چورا ہے تک پیش قدمی کریں۔ شام کو ایک جہاز ہماری قیام گاہ پر منڈلانے لگا۔ اور قریبی مکانوں کے کتوں نے زور زور سے بھونکنا شروع کر دیا۔ رات آٹھ بجے اکا دکا جھڑپیں شروع ہو گئیں اور ہمیں ہتھیار ڈالنے کے لئے کہا گیا جس سے اندازہ ہوا کہ ہماری کمین گاہ کا دشمن کو علم ہو چکا ہے۔ ہم نے یہاں سے کوچ کرنے کی ٹھانی۔ کسی کو خطرہ کی نوعیت کا احساس ہی نہ تھا__ خوش قسمتی سے ہمارا سارا سامان ٹرک میں لدا ہوا تھا۔ فوراً ہی تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے۔ لورو غائب تھا مگر قرائن بتا رہے تھے کہ وہ خیریت سے ہے۔ یہ جھڑپ تورکا ڈو سے ہو رہی تھی۔ جس نے سرکاری دستے پر اس وقت اچانک حملہ کیا جب وہ ہمارا محاصرہ کرنے کے لئے ٹیلے پر چڑھ رہے تھے۔ ان کا امیر غالباً زخمی ہو گیا تھا۔ ہم ٹرک اور چھ گھوڑوں کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ ہمارے آدمی باری باری پیدل چلتے اور سوار ہوتے رہے۔ اس کے بعد سب کے سب ٹرک میں بیٹھ گئے اور ہراول دستے کے چھ آدمی گھوڑوں پر سوار رہے۔ ہم رات ساڑھے تین بجے ٹیکو چہ پہنچے اور پادری کی جاگیر المیسن ساڑھے چھ بجے صبح پہنچے۔ راستے میں ایک گڑھے میں پھنس گئے تھے۔ حملے کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس کی وجہ دور اندیشی کا فقدان تھا۔ ہمارا ایک آدمی مارا گیا (یہ کمی عارضی سہی) جس سودا کے دام چکا دیئے تھے وہ بھی نہ آ سکا۔ ڈالروں کی ایک گڈی پومبو کے تھیلے سے گر گئی۔ اس جھڑپ کا یہ انجام ہوا۔ اس پر مستزاد یہ ہے کہ ہم پر اس طرح اچانک حملہ ہوا کہ ہمارے لئے اور کوئی چارہ کار نہ رہا سوائے اس کے کہ چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں پیچھے ہٹتے جائیں۔ بہر حال ان ٹولیوں کو موثر کارروائی کے لائق بنانے کے لئے بہت کچھ کرنا ہے۔ سب کا حوصلہ بہت کچھ کرنا ہے۔ سب کا حوصلہ بہت بلند ہے۔

23 اپریل

آج کا دن آرام کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔ دوپہر اس علاقے پر ایک جہاز پرواز کی۔ محافظ دستوں کو کمک پہنچا دی گئی مگر کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ رات کل کے لئے مناسب ہدایات دی گئیں بینگنو اور انیسیٹو چار روز تک جوا کوین کی تلاش میں جائیں گے۔ کوکو اور کمبا نے ریو گرانڈے کا راستہ تلاش کیا اور

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اسے ٹھیک کر رہے ہیں تا کہ قابل استعمال ہو جائے۔ ہم مکی کے کھیت کے قریب چار روز تک رہ کر سرکاری فوج کا انتظار کریں گے۔ جواکوین کو یہ احکام دیئے جا چکے ہیں کہ سب کو لے کر سوائے ان کے جو بیمار ہوں ہم سے آ ملے۔

ڈٹنن۔ الپلا دو اور انگریز صحافی کے بارے میں شکوک باقی ہیں۔ خبروں پر پابندی ہے ایک اور جھڑپ کا اعلان ہوا ہے جس میں تین یا پانچ پکڑ لئے گئے ہیں۔

24 اپریل

ایک جماعت تلاش کرنے کے لئے روانہ ہوگئی۔ ہم کھاڑی میں ایک میٹر ایک ٹیلے پر مقیم ہوئے جہاں سے کسانوں کے آخری مکان تک صاف نظر آتا تھا۔ پادری کے فارم سے 500 میٹر کے قریب ہی کھیتوں میں ماری ہوانا کاشت ہوا تھا۔ جس کے قریب ہی ایک دیہاتی مشکوک حالات میں گھومتا ہوا دیکھا گیا۔ سہ پہر ایک جہاز نے مکان پر دوبار گولیاں برسائیں۔ پاکو اچانک ہی غائب ہو گیا تھا وہ بیمار تھا پیچھے رہ گیا تھا۔ انٹونیو نے وہ جگہ بتائی جہاں اسے پانچ گھنٹوں میں پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ ہم نے تلاش کیا مگر واپس نہیں آیا کل پھر دیکھیں گے۔

25 اپریل

یوم سیاہ۔ صبح دس بجے پومبو جو دیکھ بھال کر رہا تھا آیا اور بتایا کہ اس مکان کی طرف بیس سپاہی آرہے ہیں۔ انٹونیو وہیں ٹھہر گیا تھا۔ ابھی ہم تیاریوں میں مصروف تھے کہ وہ پہنچ گیا اور بتایا کہ وہ کل 60 تھے اور حملے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ دیکھ بھال کی یہ چوکی ہمیں کافی پہلے خبردار کرنے کے لئے ناکافی ثابت ہوئی۔ ہم نے فوری طور پر یہ فیصلہ کیا کہ کیمپ جانے والی اس سڑک پر چھاپہ مارا جائے ہم نے جلدی جلدی ایک ایسی جگہ کا انتخاب کیا جہاں سے 50 میٹر تک نظر آتا تھا۔ میں نے اربانو اور مگویل کے ہمراہ ایک خودکار رائفل لے کر اسی جگہ ٹھہر گیا۔ ال میڈیکو، ارٹورو اور راول دوسری طرف مورچہ بند ہو گئے تاکہ دشمن پر فرار کی راہ بند کر دی جائے۔ رونالدو۔ پومبو۔ انٹونیو۔ ریکارڈو جولیو۔ پاپیلٹو۔ ڈاریو۔ ولی لوئس اور لی ون کھاڑی کی دوسری جانب پہلو میں مورچہ بند ہو گئے۔ تاکہ بارڈن کی اچھی حفاظت ہو سکے۔ انٹی دریا کی گذرگاہ میں چھپ گیا۔ تا کہ اگر کوئی اس طرف جائے تو اس کی خبر لی جا سکے۔ ناٹو اور راستا کیو کو دیکھ بھال کے لئے آگے بھیجا اس ہدایات کے ساتھ کہ جونہی گولیاں چلنی شروع ہوں وہ فوراً عقب میں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

آ جائیں۔ال چینو عقب میں کیمپ کی حفاظت کے لئے رہ گیا۔ میرے پاس نفری یوں بھی کم تھی اس پر ستم یہ ہے کہ پاکو گم تھا اور توما اور لوئی تلاش میں گئے ہوئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد اول دستہ آ گیا جس کی قیادت ایک کسان اور اس کے تین جرمن محافظ کتے کر رہے تھے۔ کتے بہت بے چین تھے۔ میرا خیال تھا کہ انہیں پتہ نہ چل سکے گا۔ بہر حال ان کی پیش قدمی جاری رہی۔ میں نے پہلے کتے پر گولی چلائی نشانہ خطا کر گیا۔ میں رہبر کا نشانہ لے رہا تھا M-2 جام ہو گئی۔ مگویل نے دوسرے کتے کو ختم کر دیا اور کسی کو آگے بڑھنے کا یارا نہ رہا۔ فوجی دستے کی طرف رک رک کر گولیاں چلتی رہیں۔ جب گولیاں چلنی بند ہو گئیں تو میں نے اربانو کو بھیجا تا کہ وہ سب کو واپس لائے۔ اس وقت پتہ چلا کہ رونالڈو زخمی ہو گیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اسے لایا گیا بہت کمزور ہو گیا تھا ابھی خون دیا جا رہا تھا کہ وہ ختم ہو گیا۔ گولی اس کی ران کی ہڈی میں لگی ہڈی ٹوٹ گئی اور رگوں اور اعصاب کو سخت نقصان پہنچا۔ اس سے پہلے کہ کوئی علاج یا تدبیر کی جاتی اس کا بہت خون بہہ گیا۔ ہم سے بہترین گوریلا سپاہی جدا ہو گیا۔ یہ ہماری تحریک کا ستون تھا۔ میرے ساتھ وہ اس وقت سے تھا جب وہ بچہ ہی تھا اور دستے میں پیام لانے اور جانے کے فرائض انجام دیتا تھا آخر وقت کے اس حملے تک وہ میرے ہی ہمراہ رہا۔ اس نے ایک سنہرے مستقبل کے لئے جو ابھی تک ایک مفروضہ ہے ایک نامعلوم اور گمنام موت کو گلے لگایا۔

ہم آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتے رہے۔ ہم تمام سامان اور رونالڈو کی لاش بھی ساتھ ہی لے چلے۔ پاکو بعد میں ہم سے آملا۔ وہ راستہ بھول گیا تھا۔ کوکو سے مل کر رات وہیں ٹھہرا رہا۔ صبح تین بجے ہم نے لاش مٹی کی ایک معمولی تہ کے نیچے دبا دی۔ شام چار بجے بینگنو او انیسیٹو بھی پہنچ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ فوج کے اچانک حملے میں پھنس گئے تھے (یوں سمجھ لیجئے کہ فوج سے ان کی جھڑپ ہو گئی تھی) ان کے تھیلے وہیں رہ گئے مگر کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ بینگنو نے بتایا کہ یہ جھڑپ اس وقت ہوئی جب وہ ناکاہواسو کے قریب تھے۔ دونوں قدرتی راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ ہمیں پہاڑوں پر سے جانا پڑے گا کیونکہ ریوگا رینڈو کا راستہ دو لحاظ سے غیر موزوں ہے۔ ایک تو یہ کہ یہ قدرتی ہے اور دوسرے یہ کہ ہم اس راستے پر جواکوین سے دور ہو جائیں گے جس کی وجہ سے کوئی اطلاع نہ ملی تھی۔ رات میں ہم ناکاہواسو اور ریوگا رینڈو کے دوراہے پر پہنچ کر سو گئے۔ یہاں ہم کوکو اور کمبا کا انتظار کریں گے تا کہ ہم اپنے لشکر کو دوبارہ ترتیب دے سکیں۔ یہ تمام کارروائی بھی غیر موثر ثابت ہوئی۔ رونالڈو مر گیا۔ سرکاری فوج کا نقصان کیا ہوا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

صرف ایک کتا اور زیادہ سے زیادہ دو نفر مارے گئے حملہ کا اہتمام اچانک ہی کیا گیا تھا اور عمدہ نشان چیوں کو موقع مل ہی نہ سکا۔ دھند چھائی ہوئی تھی جس وجہ سے ہم پہلے سے تیاری نہ کر سکے۔

پادری کے مکان پر دوبارہ ہیلی کا پٹر اترا پتہ نہیں زخمی کو وہاں سے ہٹایا گیا یا نہیں۔ جہازوں نے ہماری سابقہ کمین گاہوں پر بمباری کی۔ غالباً وہ زیادہ آگے نہیں بڑھے ہیں۔

26 اپریل

ہم چند میٹر آگے بڑھے اور مگویل کو حکم دیا کہ وہ کیمپ کے لئے مناسب جگہ تلاش کرے ایک کوکو کو ایک کمبا لانے کے لیے بھیجا وہ دونوں کو لے کر دو پہر تک آ گیا۔ ان کا بیان ہے کہ انہوں نے چار گھنٹے تک سڑک پر کام کیا ہے سامان اتار لیا ہے اور ٹیلے پر چڑھنے کے امکانات ہیں تاہم میں نے بینگنو اور اُربانو کو بھی بھیج دیا کہ وہ کسی ایسے نالے کی تلاش کریں جو کھاڑی کی ڈھلوان سے ہوتا ہوا ناکا ہواسو کے پاس سے بہتا ہو۔ وہ شام واپس آئے اور بتایا کہ یہ نالہ بہت ہی خراب ہے۔ ہم نے طے کیا کہ جو راستے کوکو نے تیار کئے ہیں اس پر ہی چلیں اور پھر ایک اور راستہ ایک یوری کو جاتا ہے اس پر چل پڑیں گے۔

ہم نے ایک ہرن کا بچہ لولو اپنے پاس رکھ لیا تھا جو ہمارے آگے آگے چلتا تھا۔ دیکھئے یہ کب تک زندہ رہتا ہے۔

27 اپریل

کوکو نے چار گھنٹے کہے تھے وہ ڈھائی گھنٹے نکلے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ وہی جگہ ہے کھٹوں کے بے شمار درخت ہیں اور نقشے پر اس کا نام ماسیکو ہے۔ اربانو اور بینگنو اتنا تیار کرنے میں مصروف رہے جس پر ایک گھنٹے تک سفر کر سکیں۔ رات بہت سرد ہے۔

بولیویا کے ریڈیو نے سرکاری خبر نشر کی ہے جس سے غیر فوجی رہبر جو کتوں کا استاد بھی تھا اور ایک کتے مسمی ریو کی موت کی تصدیق ہوگئی۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ہمارے دو آدمی کام آئے ہیں ایک کیوبا کا باشندہ ہے جس کا نام غالباً روبیو ہے اور دوسرا بولیویا کا باشندہ اس کی بھی تصدیق ہوگئی کہ ڈنٹن کمیری کے قریب مقید ہے۔ اب تو یقین ہے کہ دوسرے بھی اس کے ساتھ زندہ ہیں۔

28 اپریل

ہم سہ پہر تین بجے تک چلتے رہے اس وقت دریا خشک تھا اور دوسری طرف رواں تھا اس لئے ہم

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ٹھہر گئے اب خاصی دیر ہو گئی تھی اس لئے ہم پانی کے قریب ہی کیمپ بنانے کے لئے واپس آ گئے۔ ہمارے پاس چار دنوں کے لئے تو بہت ہی کم خوراک ہے۔ کل ہم ایک یوری کے راستے ناکا ہواسو پہنچنے کی کوشش کریں گے جس میں پہاڑوں میں سے جانا ہو گا۔

29 اپریل

کچھ پہاڑی نالے نظر آئے ہم نے انہیں بھی آزمایا مگر نتیجہ وہی صفر رہا۔ اسی مقام پر یہ تو یقینی ہے کہ ہم ایک پہاڑی گھاٹی میں ہیں۔ کوکو نے بتایا کہ اس نے ایک اور گھاٹی دیکھی ہے لیکن اس کی اس نے چھان بین نہیں کی ہے۔ کل ہم سارا لشکر ہے کر چھان بین کریں گے۔ کافی دیر بعد پیغام نمبر 35 کو جو کوڈ میں تھا مکمل طور پر پڑھ لیا گیا۔ جس کے آخری پیراگراف میں اس بیان پر میرے دستخط کرنے کی اجازت طلب کی گئی تھی جو ویٹ نام کے بارے میں برنڈرسل کی قیادت میں شائع ہونے والا تھا۔

30 اپریل

ہم نے پہاری کی تفتیش شروع کر دی۔ یہ گھاٹی ڈھلوان چوٹیوں کے درمیان گم ہو گئی۔ مگر ہم ایک دراز کے راستے اور چڑھنے میں کامیاب ہو گئے۔ چوٹی پر اچانک رات نے آلیا۔ ہم وہیں سوئے سردی زیادہ نہیں تھی۔

اُربانو غصے میں ہی اپنی رائفل لولو کے سر پر دے ماری اور وہ چل بسا۔ ہبانا ریڈیو نے یہ خبر نشر کی کہ چلی کے صحافیوں نے بتایا کہ گوریلوں کی طاقت اتنی زیادہ ہے کہ شہروں میں حفاظتی تدابیر اختیار کی گئی ہیں اورانہوں نے حال ہی میں خوراک سے بھرے ہوئے دو فوجی ٹرکوں پر قبضہ کر لیا اخبار یوستہ سیمپرے کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے بیرف ٹوزنے یہ بھی اعتراف کیا کہ امریکی فوجی مشیر بلائے گئے ہیں اور بولیویا کے سماجی حالات ہی کی وجہ سے گوریلا تحریک شروع ہوئی ہے۔

ماہوار خلاصہ

حالات معمول کے مطابق رونما ہوتے رہے۔ حالانکہ ہم روبیو اور رونالڈو اپنے دو عزیز دوستوں سے محروم ہو گئے۔ جس کا ہمیں احساس ہے۔ رونالڈو کی موت تو واقعی بڑا عظیم سانحہ ہے کیونکہ میرا ارادہ تھا کہ اسے دوسرے محاذ کا سربراہ بناؤں گا۔ ہم نے چار حملے کئے جو عموماً کامیاب رہے۔ ایک تو بہت عمدہ رہا۔ یہ تھا وہ چھاپہ جس میں ال روبیو مارا گیا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

دوسری طرف شہمائی کی تکمیل ہو رہی ہے۔ چند اک ہمراہی بیماری کا شکار ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں دستوں کی تعداد کم کرنا پڑتی ہے جس کا اثر کارکردگی پر پڑتا ہے۔ ابھی تک جواکوین کی کوئی خبر نہیں ملی ہے۔ کسانوں میں تحریک کی بنیاد نہیں بن سکی ہے حالانکہ یہ تو نظر آرہا ہے کہ خوفزدہ کرنے کی منظم کارروائیوں سے ہم انہیں غیر جانبدار بنا سکتے ہیں۔ ہمارے ہمدرد وہ بعد میں بنیں گے۔ ہمارے ساتھ کوئی بھی شامل نہیں ہوا ہے۔ موت سے تو ہمارے ساتھی کم ہو گئے مگر ٹیپے ریلاس کی جھڑپ پر لورو غائب ہو گیا۔

جنگی حکمت عملی کے نقطۂ نظر سے مندرجہ ذیل باتیں قابل غور ہیں۔

۱۔ اب تک کنٹرول موثر نہیں ہو سکا کیونکہ ان کی رفتار کم ہے اور وہ کمزور ہیں۔ وہ ہمیں پریشان کرتے ہیں لیکن ہماری پیش قدمی کو روک نہیں سکتے۔ اس کے علاوہ خیال ہے کہ کتوں اور اس کے ماسٹر کے ہمراہ جو جھڑپ ہوئی ہے۔ اس کے بعد وہ جنگلوں میں ذرا مشکل ہی سے ہمارا تعاقب کریں گے۔

۲۔ شور و غوغا جاری ہے۔ دونوں طرف سے۔ ہوانا میں میرے مضمون کے شائع ہونے کے بعد یہ بات یقینی ہو جائے گی کہ یہاں موجود ہوں۔ یہ بھی یقینی معلوم ہوتا ہے کہ یہاں شمالی امریکہ والے فوجی مداخلت کریں گے۔ ہیلی کاپٹر تو وہ پہلے سے ہی بھیج رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ سپاہی بھی بھیجیں گے۔ اگرچہ کوئی ابھی نظر نہیں آیا ہے۔

۳۔ فوج (کم از کم تین کمپنیوں) نے اپنے جنگی انداز میں کافی ترقی کر لی ہے۔ انہوں نے تاپیریلاس میں ہم پر اچانک حملہ کر دیا اور المیسن میں حوصلہ نہ ہارا۔

۴۔ کسانوں کے لشکر میں شرکت کا وجود ہی نہیں ہے۔ وہ ہمارے خلاف اطلاع دیتے ہیں۔ ہمیں ان پر تھوڑا بہت غصہ آتا ہے۔ نہ تو وہ بہت تیز ہیں نہ ہی پھرتیلے۔ انہیں غیر جانبدار بنایا جا سکتا ہے۔

ال چینو کا درجہ بدل گیا ہے وہ دوسرے یا تیسرے محاذ تک سپاہی رہے گا۔ ڈنٹن اور کارلوس اپنی ہی جلد بازی کا شکار ہو گئے۔ انہیں روانگی کی بڑی عجلت تھی۔ مجھ میں بھی اتنی طاقت نہ تھی کہ انہیں روک لیتا۔ ان کے بعد کیوبا سے رابطہ اور ارجنٹائن میں کارروائیوں کا منصوبہ ختم ہو گیا ہے۔

مختصراً اس ماہ تمام کام گوریلوں کے خطرات کو دیکھتے ہوئے معمول پائے۔ ان تمام سپاہیوں کا جو گوریلا سپاہیوں کی آزمائش کامیابی کے ساتھ گذر چکے ہیں حوصلہ بلند ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

مئی

یکم مئی

ہم نے یہ تہوار سفر کر کے منایا۔ لیکن چلے بہت کم۔ ابھی ہم اس جگہ نہیں پہنچے ہیں جہاں دریا دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

ہوانا میں المیدا نے میرے اور بولیویا کے دوسرے مشہور گوریلوں کا ذکر کیا۔ یہ تقریر اگرچہ طویل تھی مگر تھی عمدہ۔ ہمارے پاس تین دن کی خوراک باقی رہ گئی ہے آج ناٹو نے اپنے تیر کمان سے چھوٹی سی چڑیا کا شکار کیا اب پرندوں پر ہی گذارا ہو گا۔

2 مئی

دن میں راستہ بہت ہی کم طے کیا۔ اس کے علاوہ یہ بھی پتہ نہیں چل سکا تھا کہ ہم لوگ بہ اعتبار نقشہ کس مقام پر ہیں۔ ہم صرف دو گھنٹے تک تیزی سے چل سکے۔ راستہ بنانے میں بڑی دشواری پیش آرہی تھی۔ ایک اونچی جگہ سے میں نے ایک ناکاہواسو کے قریب کے ایک مقام کو پہنچان لیا۔ جس سے اندازہ ہوا کہ ہم شمال کی سمت میں ہیں۔ لیکن ایکیوری نظر نہیں آرہا تھا۔ میں نے مگویل اور بینگنو کو حکم دی کہ وہ تمام دن راستہ صاف کرتے رہیں تاکہ ایکیوری تک پہنچ جائیں یا کسی ایسی جگہ جہاں پانی ہو۔ کیونکہ ہمارے پاس پانی ختم ہو چکا ہے۔ خوراک پانچ دن کی رہ گئی ہے۔ ہبانا ریڈیو اپنی نشریات میں بولیویا پر حملے کر رہا ہے اور خبروں میں حاشیہ آرائی کر رہا ہے۔ بلندی 1760 میٹر تک پہنچ گئی ہے۔ ہم ساڑھے پانچ بجے شام سو گئے۔

3 مئی

دن بھر راستہ صاف کرتے رہے اور تقریباً اتنا صاف کر لیا کہ دو گھنٹے تک سفر کر سکتے ہیں۔ ایک دریا کے کنارے پہنچے۔ پانی زیادہ ہے اور شمال کی طرف بہہ رہا ہے۔ کل ہم مزید جستجو کر کے یہ معلوم کریں گے کہ آیا دریا راستہ بدلتا تو نہیں اس کے ساتھ ہی راستے کی صفائی بھی جاری رہے گی۔ خوراک صرف دو روز کی رہ گئی ہے اس کی فراہمی دشوار ہے۔ ہم 1080 میٹر کی بلندی پر ہیں جوناکاہواسو سے 200 میٹر زاید ہے۔ اور موٹروں کی آواز سنائی دے رہی ہے۔ سمت کا تعین نہیں ہو سکا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

4 مئی

صبح راستہ کی صفائی کا کام جاری ہے اور ساتھ کوکو اور ائیسٹیو دریا کی تحقیق کرتے رہے وہ دوپہر ایک بجے لوٹے اور بتایا کہ دریا مشرق اور جنوب کی سمت پڑتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ یہی ایکیوری ہے۔ میں نے راستہ بتانے کا اوز منگویا اور دریا کے کنارے چلتے رہے۔ ہم ڈیڑھ بجے دوپہر روانہ ہوئے اور شام پانچ بجے رک گئے۔ ہمیں پہلے یقین ہو گیا تھا کہ دریا عموماً مشرق اور جنوب مشرق کی سمت بہہ رہا ہے۔ اسی وجہ سے یہ دریا ایکیوری نہیں ہو سکتا۔ ممکن ہے آگے جا کر پھر راستہ بدل دے۔ راستہ بتانے والوں نے اطلاع دی کہ انہیں دریا تو نظر آتا البتہ ٹیلے ہی ٹیلے دکھائی پڑتے ہیں۔ یہ خیال تھا کہ ریوگرانڈے کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم نے اپنی پیش قدمی جاری رکھی ایک جانور شکار کیا جو چھوٹا سا تھا اس لئے میچی ٹیوروس کو دے دیا۔ اب تو بمشکل تمام دوروز کی خوراک رہ گئی ہے۔

ریڈیو لوروکی گرفتاری کی اطلاع نشر کی ٹانگ میں گولی لگی تھی۔ ابھی تک تو اس کا بیان بہت اچھا ہے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مکان میں نہیں بلکہ فرار ہوتے ہوئے کسی اور جگہ زخمی ہوا۔

5 مئی

ہم بڑی تیزی سے پانچ گھنٹے میں 10،9 میل پر اس کیمپ میں پہنچ گئے جسے انٹی اور بینگنو نے تیار کیا تھا۔ ہم دریائے کونگی پر ہیں جسے نقشہ میں نہیں دکھایا گیا ہے اس لئے اس مقام سے بھی جہاں ہمارا اندازہ ہے ہم شمال میں تھے۔ اب کئی سوال اٹھتے ہیں۔ دریائے ایکیوری کہاں ہے؟ وہی تو نہیں ہے خیال ہے کہ الاوسو چلے جائیں جہاں دودنوں کا ناشتہ باقی رہ جائے گا اور اس کے بعد پرانے کیمپ کو واپس ہو جائیں۔ آج ایک چوپایہ اور دو بڑے بڑے پرندے شکار کئے گئے۔ اس طرح خوراک بچے گی۔ اور دو دن کی خوراک کا محفوظ ذخیرہ قائم رہے گا۔ جس میں ڈبوں اور تھیلوں میں خشک شوربہ شامل ہے۔ انٹی، کوکو اور میدیکو کی تاک میں بیٹھ گئے۔ اطلاع ملی کہ کامیری میں ڈیبرے پر گوریلوں کے سالار یا منتظم کی حیثیت سے فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ اس کی والدہ کل پہنچ جائے گی۔ مقدمہ کے سلسلے میں بڑے زبردست انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ لوروکی کوئی خبر نہیں۔

بلندی۔840 میٹر۔

6 مئی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

الاسو پہنچنے کے تمام اندازے غلط ثابت ہوئے دریا کے کنارے چھوٹے سے مکان کا فاصلہ ہمارے اندازے سے کہیں زیادہ نکلا۔ راستہ بھی بند تھا۔ اس لئے نیا راستہ بنانا پڑا۔ ہم 1400 میٹر کی بلندی سر کرتے ہوئے ساڑھے چار بجے شام اس حالت میں اس چھوٹے مکان میں پہنچے کہ سپاہی آگے بڑھنے سے ہچکچاتے تھے۔ کھانا تھوڑا تھوڑا سا کھایا۔ اب صرف آخری دن کا بچ گیا تھا۔ صرف ایک تیتر شکار ہوا جسے ہم نے بینگنو اور اُن دونوں کو دے دیا اسی کے پیچھے تھے۔

خبروں کا مرکز ڈیبرے کا مقدمہ ہے۔

بلندی 1100 میٹر۔

7 مئی

ہم سویرا ہوتے ہوتے اوسو کے کیمپ میں پہنچ گئے۔ وہاں ہمارے لئے دودھ کے آٹھ ڈبے تھے۔ ہم نے سیر ہو کر ناشتہ کیا۔ نزدیکی غار سے کچھ سامان باہر نکالا گیا۔ جس میں ایک چھوٹی توپ پانچ عدد ٹینک شکن گولوں میں شامل تھی یہ ناٹو کو دی گئی جو ہمارا توپچی ہوگا۔ اسے قے کا دورہ پڑا ہے اور طبیعت برابر خراب ہے۔ کیمپ میں پہنچتے ہی بینگنو، اُربانو، اینسٹیو اور پابلیٹو چھوٹے فارم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ہم نے شوربے اور گوشت کی آخری خوراک بھی کھالی۔ ہمارے پاس غار میں چربی کا ذخیرہ موجود ہے۔ پیروں کے کچھ نشانات ملے ہیں، کچھ توڑ پھوڑ بھی ہوئی ہے گمان ہے کہ سرکاری سپاہی یہاں آئے تھے۔ علی الصبح دیکھ بھال کرنے والے خالی ہاتھ لوٹے اور بتایا کہ سرکاری سپاہی چھوٹے فارم پر موجود ہیں اور انہوں نے تمام مکی تباہ کر ڈالی ہے (میری آمد اور گوریلوں کی ابتدا کو چھ ماہ ہو چکے ہیں)

8 مئی

صبح ہی میں نے بار بار کہا کہ غاروں کو دوبارہ بند کر دیا جائے۔ چربی کے ڈبوں کو نکال لیا جائے اور چربی بوتلوں میں بھری جائے۔ کیونکہ ہماری خوراک کے لئے یہی رہ گئی تھی۔ تقریباً ساڑھے دس بجے کمین گاہ سے اِکا دُکا گولی چلنے کی آواز آئی۔ دو غیر مسلح سپاہی ناکا ہوا سو پر آرہے تھے۔ پاچو نے سمجھا کہ یہ ہر اول دستہ ہے ایک کی ٹانگ اور دوسرے کے پیٹ میں گولی لگی تھی۔ انہیں بتایا گیا کہ چونکہ انہوں نے رک جانے کا اشارہ نہیں مانا تھا اس لئے ان پر گولی چلائی گئی۔ یہ چھاپہ بُری طرح عمل پذیر ہوا اور پاچو کا یہ جوشیلا انداز درست نہیں تھا۔ حالات کو سدھارنے کے لئے انٹونیو اور چند ایک دوسرے لوگوں کو دائیں جانب

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بھیجا گیا۔ زخمی سپاہیوں کے بیان سے یہ معلوم ہو گیا کہ وہ لوگ دریائے اکیبوری کے کنارے موجود ہیں۔ لیکن وہ صریحاً جھوٹ بول رہے تھے۔ بارہ بجے دو اور گرفتار ہوئے جو ناکا ہوا سوسے اتر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اس لئے جلدی میں تھے کہ وہ شکار پر گئے ہوئے تھے اور جب واپس ہوئے تو کمپنی وہاں سے جا چکی تھی۔ انہیں اسی کی تلاش تھی۔ یہ بھی جھوٹ بول رہے تھے۔ یہ لوگ شکار گاہ میں خیمہ زن ہیں اور ہمارے فارم میں غذا کی تلاش میں آئے تھے کیونکہ خوراک لے کر ہیلی کا پٹر نہیں آیا تھا۔ پہلی جماعت سے بھنے ہوئے اور کچے بھٹوں کی گٹھڑی، شراب کے چار ڈبے، شکر اور کافی ملی، ان تمام چیزوں اور چربی سے جو کافی مقدار میں کھائی گئی آج کا مسئلہ تو حل ہوا چند اک بیمار ہو گئے۔

بعد میں شہریوں نے اطلاع دی کہ سرکاری سپاہی بار بار گشت کر رہے ہیں۔ وہ دریا کے کنارے تک پہنچے اور پھر پلٹ گئے۔

جب 27 سپاہی پہنچے تو ہر شخص دم بخود تھا۔ انہوں نے کچھ خلاف معمول نقل و حرکت دیکھی اور سیکنڈ لیفٹیننٹ لوریڈو کی سرکردگی میں ایک دستہ اس طرف بڑھنے لگا۔ اس نے پہلے گولی چلائی اور ہمارا نشانہ بن گیا۔ اس کے ساتھ ہی دو اور سپاہی بھی مارے گئے۔ رات کو اندھیرا چھا رہا تھا۔ ہم آگے بڑھتے رہے اور چھ سپاہی گرفتار کئے۔ باقی پیچھے ہٹ گئے۔ مجموعہ نتیجہ یہ تھا تین مرے۔ 19 قیدی ہوئے ان میں سے دو زخمی ہیں۔ سات ایم آئی 4 بندوقیں ہاتھ لگیں اور کچھ سامان اور خوراک بھی جسے ہم نے چربی کے ساتھ کھایا۔ وہیں سو رہے۔

9 مئی

ہم چار بجے اٹھ گئے (میں تمام رات نہیں سویا) سپاہیوں کو ایک لیکچر دے کر آزاد کر دیا۔ ان کے جوتے اتار لیئے گئے۔ ان کے کپڑے بدل دیئے گئے اور جنہوں نے جھوٹ بولا تھا ان کے بدن پر صرف زیر جامہ رہنے دیا گیا۔ وہ زخمیوں کو لے کر چھوٹے فارم کی طرف روانہ ہو گئے۔ ساڑھے چھ بجے صبح ہم بندوں کی کھاڑی کی طرف چلے گئے۔ غاروں میں ہم نے مال غنیمت چھپایا، خوارک میں صرف چربی باقی بچی ہے۔ مجھے بڑی نقاہت محسوس ہو رہی تھی۔ میں دو گھنٹے کے لئے سو گیا اور پھر آہستہ آہستہ چلتا رہا۔ ہم نے ایک چشمے کے کنارے چربی کا شوربہ پیا۔ لوگ کمزور ہو گئے ہیں۔ اور چند بیمار بھی ہیں۔ رات سرکاری فوج نے ہماری جھڑپ کی خبر نشر کی۔ مرنے والوں اور زخمی ہونے والوں کے نام بتائے لیکن قیدیوں کے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

نہیں۔اور بڑی بڑی جھڑپوں کی خبر نشر کی جس میں ہمارے بے شمار آدمی کام آئے تھے۔

10 مئی

ہم آہستہ آہستہ چل رہے ہیں۔اس کیمپ پر پہنچے جہاں روبیو مدفون ہے۔ یہاں چربی اور کباب خراب ہو گئے۔ہم نے سب سامان جمع کیا۔سرکاری سپاہیوں کا دور دور تک پتہ نہ تھا۔ہم نے ناکا ہواسو کو بہت احتیاط سے پار کیا اور راور گھاٹی کے راستے جسے مگویل نے دریافت کیا تھا پیریندا کی سڑک کی طرف چلتے رہے لیکن ابھی راستہ ختم نہیں ہوا ہے۔ہم شام پانچ بجے رک گئے اور کباب اور چربی کھائی۔

بلندی-800 میٹر۔

11 مئی

ہراول دستہ پہلے روانہ ہوا۔میں خبریں سننے کے لئے پیچھے رہ گیا۔تھوڑی دیر اُربانو نے آ کر بتایا کہ بینگنو نے ایک جنگلی جانور شکار کیا ہے۔اور آگ سے اس کی کھال اتارنے کی اجازت مانگی ہے۔ہم نے وہیں ٹھہر کر شکار کھانے کا فیصلہ کیا۔بینگنو، اُربانو اور مگویل کھاڑی پانی کی جھیل تک راستہ بنانے میں مصروف رہے۔دن کے دو بجے ہم نے سفر دوبارہ شروع کی اور چھ بجے شام خیمہ زن ہو گئے۔مگویل اور کچھ اور لوگ آگے چلے گئے۔

مجھے بینگنو اور اربانو سے بہت سنجیدہ ہو کر گفتگو کرنی ہے کیونکہ اول الذکر نے جھڑپ کے دن مچھلی کا ایک ڈبہ کھالیا اور انکار کرتا رہا۔روبیو کے کیمپ میں اربانو نے کباب چرا کر کھالئے۔

کرنل روچا کی جو چوتھے ڈویژن کا کمانڈر ہے اور اسی علاقہ میں تعینات ہے تبادلہ کی خبر نشر ہوئی۔

بلندی-1050 میٹر۔

12 مئی

ہم آہستہ آہستہ چلتے رہے۔اُربانو اور بینگنو راستہ صاف کر رہے تھے۔تین بجے سہ پہر کو کھاڑی پانی جھیل تقریباً 5 کلومیٹر دور نظر آئی۔تھوڑی دیر بعد ایک پرانہ راستہ بھی مل گیا۔ایک گھنٹہ بعد مکی کا ایک بہت بڑا کھیت ملا۔لیکن پانی کہیں نہیں تھا۔ہم نے گوشت بھونا اور بھٹے چھیل کر بھونے۔کھوجی آئے۔اور اطلاع دی کہ ہم چیکو کے مکان میں چلے گئے جسے لیفٹیننٹ ھینری لیروڈ نے اپنی ڈائری میں دوست بتایا تھا وہ مکان پر نہ تھا۔لیکن 4 ملازم اور ایک ملازمہ موجود تھے۔ملازمہ کا شوہر اسے لینے آیا اسے روک لیا گیا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ایک بڑا جانور چارلی وغیرہ کے ساتھ پکایا گیا۔ پومبو۔ ارٹیرو ولی اور ڈیرو سامان کے تھیلوں کی حفاظت کے لئے ٹھہر گئے۔ خرابی صرف یہ ہوئی کہ ابھی تک پانی کا پتہ نہیں چلا ہے۔ گھر میں البتہ موجود ہے۔

ساڑھے تین بجے بعد دوپہر آہستہ آہستہ واپس ہوئے۔ سب بیمار ہیں۔ گھر کا مالک ابھی واپس نہیں آیا ہے۔ اس کے نام اخراجات کا حساب لکھ کر ایک خط چھوڑ دیا گیا ہے۔ فارم کے ملازمین اور ملازمہ کو فی کس دس ڈالر حق المحنت کے طور پر ادا کئے گئے۔

13 مئی

تمام دن لوگ ڈکاریں لیتے، قے کرتے رہے۔ دست بھی آتے رہے۔ ہم جانور کا گوشت ہضم کرنے کے لئے بے حس و حرکت پڑے رہے۔ ہمارے پاس پانی کے دو ڈبے ہیں۔ مجھے متلی بہت آ رہی تھی۔ قے ہونے کے بعد اطمینان ہوا۔ رات میں بھنی مکی اور بھنا گوشت کھایا اور جو کھا سکے انہوں نے گذشتہ دعوت کے باقیات پر ہاتھ صاف کیا۔ تمام ریڈیو اسٹیشنوں سے یہ خبر نشر ہو رہی تھی کہ وینیزولا ساحل پر کیوبا کے باشندے اترنا چاہتے تھے۔ مگر یہ کوشش ناکام بنا دی گئی۔ لیونی کی حکومت نے دو آدمی اور ان کے عہدوں کا اعلان کیا۔ میں ان سے واقف نہیں ہوں۔ لیکن حالات بتاتے ہیں کہ معاملات خراب ہو چکے ہیں۔

14 مئی

بادل نخواستہ ہم صبح ہی صبح پیرندا کی جھیل کے لئے اس راستہ پر روانہ ہوئے جسے بینگنو اور پومبو نے پہلے ہی دریافت کیا تھا۔ روانگی سے قبل میں نے سب کو جمع کیا اور تمام مسائل خاص طور پر خوراک کا مسئلہ بتایا۔ بینگنو پر اعتراض ہوا کہ اس نے مچھلی کا ایک ڈبہ کھایا اور پھر اس نے انکار بھی کیا۔ اُربانو پر یہ کہ اس نے سب سے چھپ کر کباب کھائے۔ انیسٹیو پر یہ کہ وہ کھانے کے معاملے میں بڑی پھرتی دکھاتا ہے مگر کام کے وقت لیت و لعل کرتا ہے۔ اس جلسے کے دوران ہم نے ٹرکوں کی آواز سنی۔ ایک پوشیدہ مقام پر ہم نے مکی اور کچھ کھانے کا سامان چھپایا تاکہ بعد میں کام آ سکے۔ ہم اپنے راستے پر چل رہے تھے۔ پھلیاں توڑ رہے تھے کہ گولی چلنے کی آواز سنی۔ تھوڑی دیر میں ایک جہاز کو دیکھا جو "ہم پر زبردست بمباری" کر رہا تھا۔ یہ جگہ ہم سے دو تین کیلو میٹر دور تھی۔ جب ہم ایک چھوٹی سی پہاڑی پر پہنچے تو جھیل پر نظر پڑی۔ سپاہی برابر گولیاں چلا رہے تھے۔ شام ڈھلے ہم ایک ایسے مکان میں پہنچے جو حال ہی میں خالی ہوا تھا۔ اس میں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

سامان اچھا خاصا تھا اور پانی بھی۔ ہم نے مرغ اور چاول کھائے جو بہت مزیدار تھے اور چار بجے صبح تک مقیم رہے۔

15 مئی

دن بھر کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔

16 مئی

جیسے ہی چلے مجھے قے، دست، اور درد کا بہت ہی شدید دورہ پڑا۔ دواؤں سے بند کرنے کی کوشش کی گئی۔ میں بے ہوش ہو گیا۔ مجھے ایک پتلون دیا لیکن پانی نہ ہونے کی وجہ سے بو میلوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ تمام دن وہیں گذارا۔ مجھے جھکی کی آ گئی۔ کوکو نے شمال یا جنوب کی جانب جانے کے لئے راستہ تلاش کیا۔ رات ہم روانہ ہوئے۔ چاندنی چٹکی ہوئی تھی ہم نے آرام کیا۔ پیغام نمبر 36 موصول ہوا۔ اسی سے ہماری مکمل علیٰحدگی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

17 مئی

روبرٹو۔ جوآن۔ مارٹن

ہم سارا دن گھات میں بیٹھے رہے۔ شاید مزدور یا فوج آ جائے۔ لیکن کوئی نہ آیا۔ مگویل اور پابیلٹو گئے اور پانی کا پتہ چلایا۔ جو کیمپ سے ایک بغلی راستے سے تقریباً دو گھنٹے کے سفر پر تھا۔ راول کا پھوڑا چیرا گیا۔ تقریباً 50 سی سی پیپ نکلی۔ اسے زخم کے خراب نہ ہونے کے لئے دوائیں دی گئیں۔ اس کے لئے ایک قدم بھی چلنا دشوار ہے۔ اسی گوریلا تحریک میں میں نے پہلی بار ایک دانت نکالا۔ پہلا شکار کھایا ہے۔ ہم نے ایک چھوٹے سے تنور میں روٹیاں پکائیں۔ رات خوب زبردست دو پیازہ کھایا۔ میری حالت پھر غیر ہو گئی۔

19 مئی

ہراول دستہ صبح چوراہے پر جا کر گھات میں بیٹھ گیا۔ پھر ہم باہر نکلے ایک جماعت نے ہراول دستے کی جگہ لی۔ جو راول کی دیکھ بھال کے لئے کیمپ میں واپس آ گیا۔ پھر ہم اسے چوراہے تک لائے۔ اب قلب کی دوسری جماعت پانی کے چشمے تک گئی۔ وہاں سامان کے تھیلے وغیرہ رکھے اور راول کو لینے دوبارہ آئی۔ اب اس کی حالت بہتر ہے۔ انٹونیو نے ادھر اُدھر گشت لگایا اور اسے ایک خالی کیمپ ملا جسے سرکاری

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

فوجوں نے استعمال کیا تھا۔ یہاں خشک خوراک ڈبوں میں بند تھی۔ یہاں سے نا کا ہواسو زیادہ دور نہیں اور میرا اندازہ ہے کہ ہم گونگری کے نیچے پہنچیں گے۔ تمام رات بارش ہوتی رہی جو ماہرین کے لئے بھی حیران کن رہی ہوگئی۔

ہمارے پاس دس دنوں کی خوراک ہے اور قریبی علاقوں میں مکی اور دیگر اجناس ہیں۔

بلندی-780 میٹر

20 مئی

دن بغیر کسی سفر کے گذرا۔ صبح قلب کو گھات لگانے کے لئے اور سہ پہر میں ہراول دستہ کو بھیجا پومبا ان کا سربراہ تھا۔ اس کی رائے ہے کہ مگویل نے جو مقام منتخب کیا ہے وہ بہت خراب ہے۔ مگویل نے گھاٹی میں گشت کی اور دو گھنٹے چلنے کے بعد نا کا ہواسو کا پتہ لگایا۔ اس نے اپنا تھیلہ بھی لیا تھا۔ گولی کی آواز صاف سنائی دی مگر پتہ نہیں چلا کہ کس نے چلائی ہے۔ نا کا ہواسو کے کنارے پر ایک اور فوجی کیمپ نشانات ہیں جس میں چند ایک پلاٹونیں ہیں۔ لوئی چونکہ ہر معاملے میں احتجاج کر رہا تھا اس لئے اسے حکم دیا وہ گھات لگانے والوں کے ساتھ نہ جائے۔ اس کا ردعمل اچھا ہی رہا۔

ایک پریس کانفرنس میں بیرنسٹوس نے ڈیبرے کو ایک صحافی ماننے سے انکار کر دیا اور اعلان کیا کہ وہ کانگریس سے سزائے موت کی تجدید کی درخواست کرے گا۔ تقریباً ہر اخبار نویس اور ہر غیر ملکی نے اس سے ڈیبرے کے بارے میں سوالات کئے۔ اس نے اپنے دفاع میں ایسی کم عقلی کا ثبوت دیا کہ یقین نہیں آتا۔ اس سے زیادہ نالائق آدمی آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔

21 مئی

اتوار۔ کوئی سفر 12 آدمی گھات برابر بیٹھے رہے۔ دوپہر کو دوسرے دس بھیج دیئے گئے، راول تبدریج روبصحت ہو رہا ہے۔ دوبارہ پھوڑا چیرا تو 40 سی سی کے قریب مواد نکلا اسے بخار تو نہیں ہے مگر درد کافی ہے اور چلنا پھرنا دشوار ہے۔ مجھے فی الحال اسی کی پریشانی ہے۔ رات ہم نے سیر ہو کر کھایا۔ ضیافت میں دوپیازہ، مکی کا آٹا، کباب وغیرہ شامل تھے۔

22 مئی

حسب توقع دوپہر کے وقت آرہ مشین کا مالک معہ اپنے آپ بیٹے ڈرائیو اور ایک خستہ جیپ کے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

آ پہنچا۔ پہلے تو یہ خیال تھا کہ یہ بھی ایک فوجی چال ہے تا کہ صورت حال معلوم کر لی جائے۔لیکن وہ ہماری ہر بات مانتا رہا اور رات میں گوٹیریز سودا خریدنے کے لئے جانے کو بھی تیار ہو گیا۔اس کے بیٹے کو ہم نے اپنے پاس روک لیا۔اسے کل تک واپس آنا ہے۔ ہراول دستہ تمام رات گھات میں بیٹھا رہے گا۔ہم تین بجے سہ پہر تک انتظار کریں گے۔خیال ہے حالات بدتر ہو جائیں گے۔اور ہمیں پیچھے ہٹنا پڑے گا۔ہمیں خیال ہے کہ وہ آدمی ہمیں دھوکا نہیں دے گا۔لیکن ڈر تھا کہ کہیں اس کی خریداری سے کسی کو شک نہ ہو جائے۔ہم نے جو کچھ بھی اس کے ذخیرہ سے خرچ کیا تھا اس کے دام ادا کر دیئے۔اس نے ٹاٹا رینڈا، لیمن، ایپٹیا کے حالات بتائے۔ان مقامات پر کوئی سپاہی نہیں ہے۔صرف ایک لیفٹیننٹ ایپٹیا میں متعین ہے۔ٹاٹا رینڈا کے بارے میں اس کی معلومات سنی سنائی باتوں تک ہی محدود ہیں۔کیونکہ وہ خود وہاں نہیں گیا۔

23 مئی

سارا دن ذہنی کش مکش میں گذرا۔آرہ مشین کا مالک تمام دن واپس نہیں آیا۔اگرچہ کوئی فوجی نقل و حرکت نہیں تھی لیکن ہم نے طے کیا کہ رات میں پیچھے ہٹ جائیں اور اپنے ساتھ آرہ مشین کے مالک کے سترہ سالہ بیٹے کو بھی لیتے جائیں۔ہم چاندنی میں راستے پر ایک گھنٹہ تک چلتے رہے اور سڑک ہی سو رہے۔ ہم نے اپنے پاس دس روز کی خوراک رکھ لی ہے۔

24 مئی

دو گھنٹے میں ناکاہواسو تک پہنچ گئے۔یہاں کوئی خطرہ نہیں تھا۔ہم کونگری کھاڑی کے پاس تقریباً چار بجے صبح پہنچے۔ریکارڈ چلنے کے لئے تیار نہ تھا اس لئے رفتار بہت ہی آہستہ رہی۔آج مورو کی حالت بھی ریکارڈو کی طرح تھی۔ہم اسی کیمپ میں پہنچے جو ہم نے پہلے سفر کے دن استعمال کیا تھا۔ہم نے کوئی نشان نہیں چھوڑا تھا۔اور نہ ہمیں کوئی تازہ نشان نظر آیا۔ریڈیو نے خبر نشر کی کہ ڈیبرے کی ہیبس کارپس کی درخواست رد کر دی جائے گی۔میرا اندازہ ہے کہ ہم لوگ سلاڈیلو سے دو گھنٹے کی مسافت پر ہیں۔چوٹی پر ہم اپنا لائحہ عمل طے کریں گے۔

25 مئی

ڈیڑھ گھنٹے میں ہم سالاڈیلو پہنچ گئے۔راستے میں کوئی نشان نہیں چھوڑا۔ہم دو گھنٹہ تک گھاٹی کے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اوپر دریا کے منبع تک چڑھتے رہے جہاں ہم نے کھانا کھایا اور ساڑھے تین بجے سہ پہر سے چند گھنٹوں تک پھر چلتے رہے۔ شام چھ بجے 1100 میٹر کی بلندی پر قیام کیا۔ ابھی ٹیلے پر چڑھنا باقی ہے لڑکے نے بتایا کہ اس جگہ سے چند لیگ کے فاصلے پر اس کے دادا کے کھیت اور باغات ہیں اور ینگنو کا خیال کہ ریو گرانڈے پر درگاس کا مکان تک پہنچنے میں پورا دن لگے گا۔ کل فیصلہ کریں گے۔

26 مئی

دو گھنٹے کی مسافت اور 1200 میٹر بلند چوٹی سر کرنے کے بعد ہم لوگ لڑکے کے دادا کے بھائی کے کھیتوں میں پہنچے۔ دو کاشتکار وہاں کام کر رہے تھے۔ ہمیں دیکھ کر ہماری طرف لپکے۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ وہ دونوں بوڑھے آدمی کے بہنوئی نکلے۔ اس کی بہن ان کے گھر میں تھی۔ وہ 16 اور 20 سال کے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ لڑکے کے باپ نے سامان خریدا تھا لیکن پکڑا گیا اور ہر بات بتا دی۔ اپٹا میں تیس سپاہی ہیں جو سڑکوں کا گشت لگاتے ہیں۔ چونکہ اس علاقے میں پانی اپٹا سے پیپوں میں لانا پڑتا ہے اس لئے ہم نے بھنا ہوا گوشت کھایا اور چربی ملا ہوا شربت پیا۔ ہم رات میں اس فارم کے لئے روانہ ہوئے جو اس دونوں لڑکوں کے ہیں یہ 8 میل دور ہے۔ 4 میل تو اپٹا تک اور پھر اس سے آگے مغرب کی طرف چار میل۔ ہم علی الصبح پہنچے۔

بلندی-1100 میٹر۔

27 مئی

سارا دن بے مقصد گھومتے گذارا۔ کچھ جھنجلاہٹ بھی ہوئی۔ اتنے بلند بانگ دعوؤں کے بعد نتیجہ کیا نکلا کہ کچھ پرانے گنے ملے اور چکی بھی ناکارہ تھی۔ حسب توقع فارم کا بوڑھا مالک جانوروں کے لئے ایک گاڑی پر پانی لے کر آیا مگر جیسے کوئی غیر معمولی بات اسے نظر آئی فوراً بھاگ کھڑا ہوا مگر گھات میں بیٹھے ہوئے دستے نے اسے پکڑ لیا۔ اس کا نوکر بھی پکڑا گیا۔ انہیں شام چھ بجے قید رکھا۔ پھر چھوٹے بھائی کے ساتھ چھوڑ دیا۔ ہم نے انہیں کہا کہ وہ پیر تک یہیں رہیں اور کسی سے کوئی تذکرہ نہ کریں۔ ہم دو گھنٹے تک چلتے رہے اور مکی کے ایک کھیت میں سوئے۔ ہم اس سڑک پر ہیں جو کارا گواٹینڈا کو جاتی ہے۔

28 مئی

اتوار ہے۔ ہم صبح سویرے اٹھے اور آگے چلنے لگے اور آدھے گھنٹے میں ہم کارا گواٹینڈا کے فارم کی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

حدود تک پہنچ گئے۔ بینگنو اور کوکو دیکھ بھال کے لئے گئے۔ انہیں ایک دیہاتی نے دیکھ لیا تھا اس لئے اسے پکڑ لیا۔ تھوڑی دیر بعد تو قیدیوں کی بستی بس گئی جو زیادہ خوفزدہ نہیں تھے اتنے میں ایک بڑھیا نے اپنے بچے کے ساتھ چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ اسے چپ رہنے کو کہا گیا۔ نہ تو پاچو اور نہ پامبوا سے روکنے میں کامیاب ہو سکے۔ وہ قصبے کی طرف بھاگ گئی۔ ہم نے دو بجے دن میں قصبے پر قبضہ کر لیا اور اس کے دونوں ناکوں پر پہرہ بٹھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد یاسی سینی ٹاس سے ایک جیپ آئی۔ ہم نے اسے پکڑ لیا۔ ہم نے کل دو جیپوں اور دو ٹرکوں پر قبضہ کیا۔ ان میں نصف تو نجی ملکیت تھیں اور نصف تیل کمپنی کی تھیں۔ ہم نے کھانا کھایا۔ کافی پی اور پچاس گرم گرم بحث مباحثوں کے بعد ساڑھے سات بجے شام اپسٹا سیٹو کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں ہم نے ایک دوکان کا قفل توڑا اور 500 ڈالر کا سامان نکالا۔ اسے ہم نے دیہاتیوں کے سپرد کر دیا اور ان سے بڑے ٹھاٹ کا حلف نامہ بھی لیا۔ ہم نے سفر جاری رکھا۔ جب ایٹے پہنچے تو ہمارا ایک مکان میں بڑا اچھا استقبال ہوا۔ یہیں ہم نے اس استاد کو ڈھونڈ نکالا جس کے ایٹے میں دوکان تھی۔ اس سے دام چکائے۔ میں نے گفتگو میں حصہ لیا۔ غالباً انہوں نے مجھے شناخت کر لیا۔ ان کے پاس کچھ پنیر اور روٹی تھی جو ہمیں کافی کے ساتھ پیش کی گئی۔ لیکن اس استقبالیہ میں کچھ اختلافات بھی نظر آئے۔ ہم سانٹا کروز ریلوے لائن سے اسپینو کی طرف چل پڑے لیکن ٹرک رُکے جس کی بجلی کا سامان نکال لیا گیا تھا جواب دے گیا اور اسپینو سے نو میل جاتے جاتے صبح غارت ہو گئی۔ گاڑی ک انجن بالکل ہی جل گیا اور چھ میل چل کر بالکل ہی تھم گیا۔ ہراول دستے نے جانوروں کے فارم پر قبضہ کر لیا اور ہمیں لانے کے لئے چار چکر کاٹے۔

بلندی۔880 میٹر۔

29 مئی

اسپینو کی بستی نسبتاً نئی ہے، پرانی بستی 58 کے سیلاب کی نذر ہو گئی تھی۔ یہاں گوارانی آدمیں جو یا تو بہت کم ہسپانوی زبان جانتے ہیں یا صرف بہانہ کر رہے ہیں۔ یہ شرمیلے بھی بہت ہیں۔ قریب ہی تیل کے مزدوروں کی بستی ہے یہاں ہمیں ایک اور ٹرک مل گیا۔ سارا سامان اسی میں لاد لیتے مگر ریکارڈو نے اسے ایسا پھنسایا کہ وہ نکل ہی نہ سکا۔ خاموشی اتنی مکمل تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم ایک اور ہی دنیا میں آ گئے ہیں۔ کوکو کو سڑکوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ لیکن اس کی اطاعات نامکمل

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اور متضاد تھیں۔ ہم تو ایسے سفر پر روانہ ہونے ہی والے تھے کہ سیدھے ریو گرانڈے پہنچ جاتے۔ آخر وقت منصوبوں میں تبدیلی کی گئی اور موچیری جانے کے لئے مجبور ہو گئے۔ یہاں پانی موجود ہے۔ تنظیم کے مسائل کے باوجود ہم ساڑھے تین بجے روانہ ہو گئے۔ ہر اول دستہ جس میں کوکو کے ساتھ چھ سات آدمی تھے۔ وہ جیپ میں تھا اور باقی سب پیدل تھے۔

ریڈیو نے مورو کے فرار کی خبر سنائی۔

30 مئی

دن ہوتے ہی ہم ریلوے لائن پر پہنچ گئے۔ لیکن جس سڑک سے ہمیں میچوری جانا تھا کہیں نظر نہیں آئی__ 500 میٹر پر ایک سڑک تھی جسے تیل کے مزدور استعمال کرتے ہیں۔ ہر اول دستہ اس پر جیپ میں چل پڑا۔ جب انٹونیو واپس آرہا تھا تو اسے روکنے کو کہا گیا تو وہ فرار ہو گیا۔ اس خبر کے ملتے ہی میں نے سڑک کے ناکے پر انٹونیو کو گھات میں بٹھا دیا اور ہم لوگ 500 میٹر دور ٹھہر گئے۔ پونے بارہ بجے مگویل نے خبر دی کہ وہ 12 کیلومیٹر تک گیا لیکن اسے کوئی مکان یا پانی نہیں ملا۔ صرف ایک سڑک ہے جو شمالی سمت مڑ جاتی ہے۔ میں نے حکم دیا کہ دو تین آدمیوں کو جیپ میں لے جاؤ اور دس کیلومیٹر تک اس سڑک کو دیکھو اور شام ہونے سے قبل واپس آجاؤ۔ تین بجے سہ پہر میں آرام سے سو رہا تھا کہ گولی کی آواز سے آنکھ کھل گئی۔ آواز کمین گاہ کی طرف سے آئی تھی۔ فوراً ہی خبر ملی کہ فوج نے پیش قدمی کی ہے اور ہمارے نرغے میں پھنس گئی ہے۔ تین آدمی مارے گئے اور ایک زخمی ہوا۔ اس جھڑپ میں انٹونیو۔ ارٹورو۔ ناٹو۔ لوئی۔ ولی اور راول نے حصہ لیا۔ راول کمزور تھا ہم وہاں سے روانہ ہو گئے اور 12 کیلومیٹر پیدل چلے مگر راستے میں مگویل نہ ملا۔ خبر ملی کہ جیپ خراب ہو گئی ہے کیونکہ اس میں پانی نہیں ہے۔ ہمیں وہ لوگ تین کیومیٹر آگے ملے۔ ہم سب نے اس میں ایک ڈبہ پانی ڈالا اور پیشاب بھی کیا۔ اس طرح جیپ کو منزل مقصود تک لے آئے۔ جہاں جولیو اور پیدلو ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ دو بجے رات تک سب یہاں پہنچ گئے۔ ہم سب الاؤ کے گرد جمع ہو گئے اس میں پیرو اور گوشت بھونا گیا۔ ایک جانور کو زندہ رکھا تا کہ اسے پانی چکھایا جا سکے۔ اور اس بارے میں کوئی شک باقی نہ رہے۔

ہم-750 میٹر کی بلندی سے 650 میٹر تک اتر آئے ہیں۔

31 مئی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

جیپ چلتی رہی۔ چند ڈبے پانی اور پیشاب ڈالتے رہے، دو باتیں ہوئیں جن سے ہماری رفتار پر اثر پڑا جو سڑک شمالی کی طرف جارہی تھی ختم ہوگئی۔ یہاں مگویل یہاں نے پیش قدمی ختم کردی اور پہرہ داروں نے ایک دیہاتی گریگوریوور گاس کو سڑک کے کنارے سے گرفتار کیا وہ شکاری تھا اور پھندے لگانے کے لئے سائیکل پر آیا تھا۔اس کے رویہ کا پتہ نہیں چلتا تھا مگر اس نے پانی والے مقامات کے بارے میں قیمتی معلومات دیں۔ جیپ میں پٹرول ختم ہوگیا اوانجن بھی گرم ہوگیا۔ ہم نے رات کو کھانا کھایا۔

فوج نے اعلامیہ شائع کیا جس میں کل ایک سیکنڈ لیفٹیننٹ اور سپاہی کی موت کا اعتراف کیا گیا تھا اور یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ ہماری طرف بھی چند لاشیں دیکھی گئی ہیں۔کل میرا ارادہ ریلوے لائن کے پار جانے کا ہے تا کہ پہاڑیوں کو تلاش کیا جائے۔

بلندی_620 میٹر۔

ماہانہ خلاصہ

ناکامی اس بات کی ہے کہ ہم خواہ کتنا ہی سفر کریں جواکوین سے ملاقات ممکن نہیں ہے۔آثار بتا رہے ہیں کہ وہ شمال کی طرف چلا گیا ہے۔

فوجی نقطۂ نظر سے ہماری کامیابیاں یہ ہیں کہ ہم نے تین جھڑپیں کی ہیں ہم نے دشمن کو نقصان پہنچایا۔لیکن ہمیں کچھ نہیں۔اس کے علاوہ ہم پیری رندا اور کاراگوار رینڈا میں گھس گئے۔کتوں کو نااہل قرار دیا گیا ہے اور انہیں واپس بلا لیا گیا ہے۔

اہم ترین خصوصیات یہ ہے۔

۱۔ املیلا، لاپاز، اور جواکوین سے کوئی تعلق باقی نہیں ہے۔جس کی وجہ سے نفری صرف 25 کی باقی رہ گئی ہے۔

۲۔ کسانوں کا تعاون بالکل نہیں ہوسکا۔ حالانکہ اب وہ ہم سے زیادہ خوفزدہ نہیں رہے وہ ہماری تعریف کرنے لگے ہیں یہ بڑا ہی سست اور صبر آزما کام ہے۔

۳۔ جماعت کولے کے وسیلے سے اپنا تعاون پیش کر رہی ہے۔ظاہر ہے کہ اس میں کوئی شرط نہیں ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۴۔ ڈیبرے کے مقدمے کے بارے میں جتنا شوروغوغا ہورہا ہے وہ ہمارے جنگجویانہ ارادوں کو اور زیادہ مستحکم کررہا ہے۔ اتنا تو دس جھڑپوں کے بعد بھی نہ ہوتا۔

۵۔ گوریلا دستوں میں بلند حوصلگی بڑی بڑھ رہی ہے جو بہت ہی منظّم ہے اور یہی کامیابی کا ضمانت ہے۔

۶۔ سرکاری فوج کی بے نظمی قائم ہے۔ اس کے اندازِ جنگ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

مہینے کی اہم ترین خبر لوروکی گرفتاری اور اس کا فرار ہے جو بہت جلد یا تو ہم سے آملے گا یا لا پاز سے رابطہ قائم کرے گا۔

ماسکیوری کے علاقے میں جن کسانوں نے ہم سے تعاون کیا تھا فوج نے ان کی گرفتاری کے بارے میں اعلان شائع کیا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ جانبین سے کسانوں پر دباؤ ڈالا جائے گا لیکن اس کا اندازہ جدا گانہ ہوگا۔ ہماری کامیابی کے معنی یہ ہوں گے کہ ترقی کی راہ میں ضروری اور خوشگوار تبدیلیاں رونما ہوں گی۔

جون

یکم جون

میں نے ہراول دستے راستے کے کنارے مورچہ بند ہونے اور سڑک کے چوراستے تک جو تین کیلو میٹر پر تھا اور جہاں سے ایک سڑک تیل کے کنویں کی طرف نکل جاتی ہے دیکھ بھال کرنے کے لئے بھیجا۔ علاقے پر ہوائی جہاز نے پرواز کی جس سے ریڈیو پر اس خبر کی تصدیق ہوگئی کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے گذشتہ چند دنوں میں ہوائی جہاز کے ذریعے کارروائی ملتوی رہی۔ لیکن اب یہ دوبارہ شروع ہوجائے گی۔ دوسپاہیوں کی موت اور دو کے زخمی ہونے کی عجیب خبر نشر کی گئی۔ پتہ نہیں یہ کسی نئی جھڑپ کا نتیجہ ہے یا وہی پرانی خبر ہے۔ پانچ بجے صبح کھانا کھا کر ہم لوگ سڑک کی طرف چل پڑے_ 7یا8 کیلومیٹر تک کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ ڈیڑھ کیلومیٹر چلنے کے بعد ایک پتلے راستے پر مڑ گئے جو ایک فارم تک 7 میٹر دور ہے جاتا ہے۔ ہر شخص تھک کر چور ہو چکا تھا۔ آدھے راستے میں سو گئے۔ سارے سفر میں صرف ایک گولی کی آواز بہت دور پر سنائی دی۔

2 جون

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ہم گریگوریو کے انداز کے مطابق 7 کیلومیٹر چلنے کے بعد فارم تک پہنچ گئے ۔ یہاں ہم نے ایک موٹا تازہ جانور پکڑا اور ذبح کیا لیکن عین اسی وقت فارم کے مالک براڈیوروبل کا گڈریا اس کا بیٹا اور دو مزدور ادھر آ نکلے ان میں سے ایک سمی میمونی مالک کا سوتیلا بیٹا نکلا۔

ہم ذبح کیا ہوا جانور ان کے گھوڑوں پر لاد کو تین کیلومیٹر دور دریا کے کنارے لے گئے وہاں ان کو روک لیا اور گریگوریو کو جس کی گمشدگی کی اطلاع تھی پوشیدہ رکھا۔ہم دریا کے درمیان پہنچے ہی تھے کہ ادھر سے ایک ٹرک گذرا جس پر دو چھوٹے چھوٹے سپاہی سوار تھے اور کچھ پیپے بھی رکھے تھے ہم نے اسے گذر جانے دیا۔آج کا دن تفریح اور ضیافت کا تھا۔رات کو کھانا پکاتے رہے۔ساڑھے تین بجے رات چاروں کسانوں کو آزاد کر دیا۔سب کو دس دس ڈالر دیئے ساڑھے چار بجے گریگوریو بھی جانے کے لئے تیار ہو گیا۔مگر کھانے کے انتظار میں رک گیا۔ہم نے اسے بھی دس ڈالر دیئے۔

اس کھاڑی کا پانی تلخ ہے۔

3 جون

ساڑھے چھ بجے صبح روانہ ہوئے اور دریا کے بائیں کنارے پر 12 بجے دوپہر تک چلتے رہے۔ ریکارڈو اور بینگنو کی تلاش میں بھیجا تا کہ وہ گھات لگانے کے لئے عمدہ سی جگہ کا انتخاب کریں۔ریکارڈو اور میں نے ایک بجے دن میں مورچہ سنبھالا۔ہم دونوں ایک ایک گروہ کے ساتھ درمیان میں تھے۔پومبو سرے پر تھا اور مگویل سارے ہراول دستے کو لے کر ایک بڑی ہی اچھی جگہ مورچہ بند گیا ڈھائی بجے ایک ٹرک گذرا جس پر جانور لدے تھے۔چار بج کر 20 منٹ پر ایک اور ٹرک گذرا جس میں خالی بوتلیں تھیں۔ شام پانچ بجے وہی فوجی ٹرک گذرا۔چھوٹے سپاہی کمبل میں لپٹے پیچھے بیٹھے تھے۔مجھے ان پر گولی چلانے کا حوصلہ نہ ہوا۔اور نہ اس کا ہی خیال آیا کہ ان کو قیدی بنا لیا جائے اس لئے انہیں گذرنے دیا گیا۔ہم نے شام چھ بجے گھات لگانے کا خیال چھوڑ دیا۔اور آگے چلنے لگے یہاں تک کہ پھر کھاڑی پر پہنچ گئے۔ ہمارے وہاں پہنچتے ہی ایک قطار میں چار ٹرک اور اس کے بعد تین ٹرک گذرے لیکن اس میں کوئی سپاہی نہ تھا۔

4 جون

ہم ایک اور گھات لگانے کے ارادے سے گھاٹی کے کنارے چلتے رہے بشرطیکہ حالات موافق

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ہوں مگر ایک راستہ مل گیا جو مغرب کی طرف جاتا تھا ہم اس پر چل پڑے بعد میں یہ ایک خشک نالے کے کنارے چلتا رہا اور جنوب کی طرف مڑ گیا۔ دن کے پونے تین بجے ہم ایک گدلے پانی کے جوہر کے کنارے کافی اور آش جو بنانے کے لئے رک گئے لیکن کافی دیر ہوگئی اور وہیں قیام کی ٹھانی۔ رات میں جنوبی ہوا کے تیز جھونکوں کے ساتھ بوندا باندی شروع ہوگئی اور ساری رات جاری رہی۔

5 جون

ہم نے راستہ چھوڑ دیا اور بارش اور آندھی میں جھاڑیوں میں سے راستہ بناتے آگے بڑھتے رہے۔ ہم شام کے پانچ بجے تک سوا دو گھنٹے پہاڑ کی ڈھلوان پر جھاڑیاں کاٹتے راستہ بناتے چلتے رہے۔ آگے ہی اس سفر کا بڑا دیوتا بن گئی۔ جہاں تک کھانے کا تعلق ہے دن کو راہی گذرا۔ ہم نے اپنے ڈبوں میں کل کے ناشتے کے لئے نمکین پانی رکھ چھوڑا۔

بلندی-250 میٹر۔

6 جون

ملکے سے ناشتے کے بعد مگویل، بینگنو اور پابلیٹو راستہ بنانے اور تلاش کرنے کے لئے چلے گئے۔ دوپہر دو بجے پبلو یہ خبر لایا کہ وہ ایک ایسے فارم پر پہنچے جہاں مویشی تو ہیں مگر آدمی کوئی نہیں۔ ہم دریا کے کنارے فارم سے آگے تک چلتے رہے۔ یہاں تک ریو گرانڈے تک پہنچ گئے۔ یہاں سے ایک جماعت اس کام کے لئے بھیجی گئی کہ وہ کسی ایسے مکان کی تلاش کرے جو آبادی سے دور اور ہمارے قریب ہو۔ انہیں کامیابی ہوئی۔ پہلی اطلاع کے مطابق ہم پیرٹو کی چو سے تین کیلومیٹر دور ہیں جہاں پچاس سپاہی موجود ہیں۔ اور یہاں سے ایک پگڈنڈی جاتی ہے ہم نے رات گوشت اور شوربہ پکانے میں صرف کی۔ آج سفر تو ہماری توقعات کے خلاف تھا۔ ہم صبح ہی تھکے ماندے روانہ ہو گئے۔

7 جون

ہم اچھی خاصی رفتار کے ساتھ آگے بڑھتے گئے۔ راستے میں مویشیوں کے جو بھی فارم ملے انہیں نظر انداز کرتے رہے یہاں تک کہ ہمارے رہبر نے جو مالک کا بیٹا تھا بتایا کہ اب کوئی فارم آگے نہیں ہے۔ ہم کھاڑی کے ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ ہمیں ایک فارم ملا۔ جس کا ذکر اس نے نہیں کیا تھا۔ یہاں گنا، کیلے چند پھلیاں ______ لگی ہوئی تھیں۔ ہم نے یہاں پڑاؤ ڈالا۔ لڑکا جو رہبر بنا ہوا تھا لگا درد شکم کی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

شکایت کرنے۔ پتہ نہیں بہانہ کرر ہاتھا یا واقعی اس کے پیٹ میں درد تھا۔

8 جون

ہم نے کیمپ کوئی چار سو گز پرے سے ہٹا دیا تا کہ کناروں اور فارم کی دہری نگرانی سے نجات ملے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ مالک نے کوئی سڑک نہیں بنائی تھی بلکہ ہمیشہ کشتی سے وہاں آنا جانا تھا۔ بینگنو پابلو، اربانو، لیون، راستہ بنانے کے لئے گئے تا کہ چٹان پر سے گزر کر جا سکیں۔ وہ دوپہر کو واپس آئے اور بتانے لگے۔ کہ یہ ناممکن تھا۔ مجھے اربانو کو اس کے غیر محتاط رویئے پر ڈانٹنا پڑا۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ چٹان کے پاس کل تختوں کی کشتی بنائیں گے۔

11 جون

پرسکون دن۔ ہم گھات میں بیٹھے رہے لیکن فوج آگے نہیں بڑھی۔ صرف ایک چھوٹے سے جہاز نے اس علاقے پر کچھ دیر کے لئے پرواز کی۔ عین ممکن ہے کہ وہ روزٹیا پر ہمارے انتظار میں ہوں۔ ڈھوان پر سے راستہ تقریباً پہاڑی کی چوٹی تک پہنچتا ہے۔ بہر طور ہم کل چل دیں گے۔ ہمارے پانچ چھ روز کے لئے خوراک ہے۔

12 جون

ہم اس امید پر چل پڑے کہ ہم روزٹیا یا کم از کم رائیو گرنڈے پہنچ جائیں گے۔ پانی کے جوہڑ پر پہنچ کر چلنا مشکل ہو گیا۔ اس لئے ہم وہیں ٹھہر گئے۔ اور خبروں کا انتظار کرنے لگے۔ تین بجے یہ اطلاع ملی کہ اس سے آگے ایک اور بڑا جوہڑ ہے لیکن ابھی وہاں جانا ممکن نہیں تھا ہم نے یہیں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا۔ موسم خراب ہونے لگا اور تیز جنوبی ہوا ایک ٹھنڈی اور بھیگی ہوئی رات لائی۔ آج ریڈیو پر ایک بڑی دلچسپ خبر تھی۔ روزنامہ پریزنیشیا نے خبر دی کہ ہفتے کے روز جھڑپ میں میں مر گیا اور فوج کا بھی ایک سپاہی مرا! ایک اور ناشریا میں تین موتوں کا ذکر تھا کہا گیا کہ ان میں ایک گوریلا سردار انٹی بھی تھا۔ ریڈیو پر گوریلا رسالے کے غیر ملکی عناصر بھی گنوائے گئے 17 کیوبا سے چودہ برازیل سے۔ چار ارجنٹائن سے۔ تین پیرو سے۔ معلوم کرنا پڑے گا کہ یہ اطلاع انہیں کہاں سے ملی۔ کیوبا اور پیرو کے رفیقوں کی تعداد ٹھیک بتائی گئی ہے۔

13 جون

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ہم صرف ایک گھنٹہ چلنے کے بعد پانی کے دوسرے جوہڑ تک پہنچ گئے۔ سردی سخت ہے۔ ہمارے پاس مشکل سے پانچ دن کی خوراک ہے۔

ملک میں سیاسی ہیجان بڑی دلچسپ بات ہے۔ معاہدے او جوڑ توڑ کی باتیں ہو رہی ہیں۔ گوریلا کی یہ سیاسی کامیابی بہت کم دیکھنے میں آئی ہے۔

14 جون

دن ہم نے جوہڑ کے پاس گذارا۔ سردی بہت تھی اس لئے آگ کے پاس بیٹھے رہے۔ مگویل اور اربانو کا انتظار رہا۔ روانگی کا وقت تین بجے تھا لیکن اربانو دیر سے آیا اس کا خیال تھا کہ ہم آسانی سے رایو گرانڈے پہنچ سکتے ہیں کیونکہ وہ ایک کھاڑی تک پہنچ گئے تھے اور انہوں نے وہاں پگڈنڈی کے نشانات دیکھے تھے۔ ہم وہاں ٹھہرے رہے اور کھانا کھایا۔ اب ہمارے پاس صرف کچھ مانگ پھلی اور تھوڑا ساغلّہ ہے۔

میں انتالیس برس کا ہو گیا ہوں۔ اب وہ عمر آرہی ہے جب مجھے گوریلا کی حیثیت سے مستقبل کی فکر کرنا پڑے گی۔ تاہم ابھی تک میں تندرست اور چاق و چوبند ہوں۔

15 جون

رایو گرانڈے پہنچنے کی نیت سے ہم تقریباً دو گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ اور ایک ایسی جگہ جا پہنچے جو مانوس ہے۔ یہ جگہ روزٹیا سے تقریباً دو گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ کسان نکولاس کا کہنا ہے کہ روزٹیا یہاں سے تقریباً پونے دو میل ہے۔ ہم نے اسے ایک سو پچاس ڈالر دیئے اور کہا کہ وہ جانا چاہے تو جا سکتا ہے۔ وہ جھٹ روانہ ہو گیا۔ ہم یہاں ٹھہرے رہے۔ انچیٹو گشت کے بعد واپس آیا اور کہنے لگا کہ دریا عبور کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے سبزی کا سوپ پیا اور کچھ ناریل کھایا۔ اب ہمارے پاس صرف تین دن کا اناج ہے۔

16 جون

ہم کوئی پون میل چلے ہوں گے جب ہم نے ہراول دستہ کو دوسری طرف دیکھا۔ پاچو نے پتّن ڈھونڈ لیا تھا اور دیکھ بھال کے دوران ہی دریا عبور کر گیا تھا۔ دریا کا ٹھنڈا یخ پانی ہماری کمر تک آتا تھا او دھارا بھی تیز تھا۔ لیکن ہم بغیر کسی حادثے کے اسے عبور کر گئے۔ ہم ایک گھنٹے بعد روزٹیا پہنچ گئے جہاں ہم نے فوجیوں کے پرانے نقش قدم دیکھے۔ اس وقت ہمیں احساس ہوا کہ روزیٹا ہمارے اندازے سے بہت

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

زیادہ گہرا ہے اور ہمارے نقشے پر جو راستہ دکھایا گیا ہے اس کا وہاں کوئی نشان بھی نہیں۔ ہم ایک گھنٹہ یخ پانی میں چلتے رہے اور پھر قیام کا فیصلہ کیا تا کہ ناریل کے جھنڈ کا فائدہ اٹھائیں۔ ہم نے شہد کے مکھیوں کے چھتے کی بھی تلاش کی جو مگویل نے کل گشت کے دوران دیکھا تھا لیکن نظر نہ آیا اور ہم نے ناریل اور اناج پر ہی گذارہ کیا اب صرف دو دن کا کھانا ہمارے پاس باقی ہے۔ ہم کوئی دو میل روز ٹیا کے بہاؤ کے رخ چلتے رہے اور پھر اتنا ہی رایو گرانڈے کے بہاؤ کے رخ چلے۔

17 جون

ہم نے ساڑھے پانچ گھنٹے میں دس میل کا فاصلہ دریائے روز ٹیا کے کنارے کنارے طے کیا۔ ہم نے چار کھڈ عبور کیئے اگر چہ ہمارے نقشے پر صرف ایک ہی دکھایا گیا تھا۔ کئی ایسے نشانات ملے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہاں سے کچھ عرصہ پہلے ہی لوگ گذرے ہیں۔ ریکارڈو نے ایک پرندہ شکار کیا اس پرندے اور کچھ اناج سے ہم نے پیٹ پوجا کی۔ اب صرف ایک دن کا کھانا باقی ہے شاید کوئی شکار بھی مل جائے۔

18 جون

بہت سے رفیقوں نے ناشتے میں ہی اپنی خوراک کا ذخیرہ ختم کر دیا۔ ڈھائی گھنٹے کی مسافت کے بعد گیارہ بجے کے قریب باغ کے قریب پہنچے جہاں پھلوں اور سبزیوں کی کاشت کی گئی تھی۔ یہاں گنا بیلنے کی مل بھی تھی گنا بھی تھا اور چاول بھی۔ ہم نے ان سے کھانا تیار کیا اور بینگنو او پابلو کو دیکھ بھال کے لئے بھیجا وہ دو گھنٹے کے بعد آئے اور بتانے لگے کہ وہ ایک کسان سے ملے جس کا گھر کوئی چھ سو گز کے فاصلے پر تھا۔ کچھ کسان ان کے پیچھے بھی آ رہے تھے۔ وہ جب پہنچے تو انہیں پکڑ لیا گیا۔

رات کے وقت ہم نے کیمپ کی جگہ بدل اور کسان مویشی خانے میں سوئے۔ یہ اباپو سے آنے والی سڑک کے کنارے کے قریبی ہی تھا۔ ان کے گھر دریائے اور سکیورا کنارے پر ماسکیورا اور اوسکیورا کے سنگھم سے کوئی آٹھ دس میل کے فاصلے پر واقع ہیں۔

19 جون

ہم کوئی دس میل چل کر ایک کھیت میں پہنچے جہاں تین گھر تھے اور تین ہی خاندان وہاں آباد تھے۔ گالویز کا خاندان یہاں سے کوئی سو میل کے فاصلے پر ماسکیورا، اور سکیورا کے سنگھم کے قریب رہتا ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

یہاں کے باشندوں سے بات کرنے کے لئے بھی ان کو پہلے جکڑنا پڑتا ہے کیونکہ ان کی فطرت بالکل جانوروں کی سی ہے۔ ہمارا استقبال خندہ پیشانی سے کیا گیا۔ لیکن کالیکسٹو جسے کچھ عرصہ پہلے ہی ایک فوجی کمیشن نے یہاں کا میئر بنا دیا تھا۔ کچھا کچھا رہا اور ہمارے ہاتھ چند چیزیں فروخت کرنے سے گریز کرتا رہا۔ شام کے وقت جانوروں کے تین تاجر آئے۔ ان کے پاس ایک ریوالور ایک رائفل تھی۔ ہراول دستے کے سنتری نے انہیں آنے دیا۔ انٹی نے ان سے سوال جواب کئے لیکن ان کے ہتھیار ان سے نہ لئے۔ انٹو نیو نے ان کی نگرانی میں غفلت برتی۔ کالیکسٹو نے مجھے یقین دلایا کہ وہ وادی پوسٹر کے تاجر ہیں اور وہ انہیں اچھی طرح جانتا ہے۔

ایک دریا روزیٹا میں بائیں طرف گرتا ہے۔ اس کا نام سسپیر رہے۔ اس کے کنارے کوئی آبادی نہیں۔

20 جون

صبح کے وقت نیچے کے کھیت والوں میں سے ایک لڑکے کے پالینو نے ہمیں بتایا کہ وہ تاجر نہیں۔ ان میں سے ایک لیفٹیننٹ ہے۔ دوسرے دو تاجر نہیں۔ یہ اطلاع کالیکسٹو کی لڑکی سے حاصل کی گئی تھی جو لیفٹیننٹ کی دوست ہے۔ انٹی بہت سے آدمیوں کے لولے کر گیا اور ان سے کہا کہ نو بجے تک فوجی افسر کو حاضر کریں اگر اسے حاضر نہ کیا گیا تو سب کو گولی ماردی جائے گی افسر جھٹ روتا ہوا باہر آیا۔ اس نے بتایا کہ وہ پولیس کا سیکنڈ لیفٹیننٹ ہے اور اسے ایک بندوقچی اور ایک سکول ماسٹر کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ انہیں ایک کرنل نے بھیجا جو ساٹھ سپاہیوں کے ساتھ اس علاقے میں مقیم ہے۔ ان کے مشن میں ایک لمبا گشت بھی شامل ہے جس کے لئے انہیں چار دن کی مہلت دی گئی تھی ہم نے سوچا کہ انہیں قتل کر دیا جائے لیکن میں نے فیصلہ کیا کہ جنگ کے اصولوں کے متعلق انہیں سخت تنبیہ کر کے واپس کر دیا جائے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ یہاں کیسے پہنچے تو پتہ چلا کہ انٹونیو جولیو کو بلانے کے لئے نگران چوکی چھوڑ گیا تھا اور اس غلطی کا فائدہ اٹھا کر وہ یہاں پہنچ گئے۔ انیچیٹو اور لوئس کو نگرانی کی ڈیوٹی کے وقت سوتے ہوئے پایا گیا۔ سزا کے طور پر باورچی خانے میں ان کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ ان میں سے ایک گوشت بھونے یا تلے گا لیکن خود اسے چکھے گا بھی نہیں۔ قیدلوں اسباب ضبط کر لیا جائے گا۔

21 جون

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

دو دن تک رفیقوں کے دانت نکالنے کے بعد میں نے اپنا عارضی ہسپتال بند کیا دوستوں نے مجھے قصائی کا خطاب دیا۔ دوپہر کو ہم چلے اور کوئی ایک گھنٹہ چلتے رہے۔ اس جنگ میں پہلی دفعہ میں خچر پر سوار ہوا۔ تینوں قیدیوں کو دریائے موسکیورا کے ساتھ والی سڑک پر ایک گھنٹہ تک چلایا گیا اور ان کا تمام سامان چھین لیا گیا۔ ہمارا خیال تھا کہ پالینو کے ساتھ کالیکسٹو کو بھی گائڈ کے طور پر ساتھ لے جاتے۔ لیکن وہ بیمار تھا یا بیماری کا بہانہ کر رہا تھا اور ہم نے اسے سخت تنبیہ کر کر کے چھوڑ دیا۔ لیکن اس پر شاید اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔

پالینو نے میرا پیغام لے کر کوچابمبا جانے کا وعدہ کر لیا ہے۔ اسے انٹی کی بیوی کے لئے رقعہ خفیہ تحریر میں ایک خط منیلا کے لئے اور چار اعلامیے دیئے جائیں گے۔ چوتھے اعلامیے میں گوریلا دستے کی ساخت اور انٹی کی موت کی تردید ہوگی، اس سے (ناقابل شناخت تحریر) اب ہمیں پتہ چل جائے گا کہ ہم شہر کے ساتھ رابطہ قائم کر سکتے ہیں کہ نہیں۔ پالینو نے ہمارے قیدے کا بہروپ بھرا۔

22 جون

اوسکیورا موروکوس کو چھوڑ کر ہم پاسیسونز کے مقام پر کسی پانی کے ذخیرے تک پہنچنے کے لئے تین گھنٹے تک چلتے رہے۔ ہم نے نقشے کا مطالعہ کیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ہم فلوریڈا سے یا قریب ترین آبادی پیرے سے کوئی 18 میل فاصلے پر ہیں۔ پیرے میں پالینو کا ایک بہنوئی رہتا تھا لیکن اسے راستہ معلوم نہیں تھا۔ ہم چاندنی کا فائدہ اٹھا کر سفر جاری رکھنا چاہتے تھے۔ لیکن طویل مسافت کی وجہ سے یہ ارادہ ترک کر دیا۔

23 جون

ہم صرف ایک گھنٹہ تیزی سے چل سکے۔ پھر راستہ کھو گیا اور اسے ڈھونڈنے میں پوری صبح اور دوپہر کا کچھ حصہ صرف ہو گیا۔ ہم نے دن کا باقی حصہ کل کے سفر کی تیاری میں گزارا۔

مجھے دمہ کا خطرہ لاحق ہو رہا ہے اور دوایاں ہمارے پاس رہی نہیں۔

24 جون

ہم نے چار گھنٹے میں کوئی آٹھ میل کا سفر کیا۔ بعض مقامات پر تو راستہ صاف نظر آتا تھا لیکن بعض جگہ صرف اندازے سے چلنا پڑا ہم کچھ گڈریوں کے نقش قدم پر چلتے۔ بہت ڈھلوان چٹانوں سے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اترے۔ہم نے ایک ندی کے کنارے قیام کیا۔ریڈیو پر کان کنوں کی تحریک کی خبریں سنیں۔دمہ شدید ہو چلا ہے۔

25 جون

ہم گڈریوں کے نقش قدم پر چلتے رہے لیکن ان تک پہنچ نہ سکے۔صبح کے وقت ہم نے دیکھا کہ ایک کھیت سے آگ کے شعلے بلند رہے ہیں اور اس علاقے پر ایک ہوائی جہاز پرواز کر رہا ہے۔معلوم نہیں دونوں میں کوئی تعلق تھا کہ نہیں۔ہم چلتے گئے اور چار بجے پیرے میں پالینو کی بہن کے گھر پہنچ گئے۔اس علاقے میں تین گھر ہیں۔ایک ویران۔دوسرا خالی اور تیسرے میں پالینو کی بہن اپنے چار بچوں کے ہمراہ رہتی تھی۔اس نے بتایا کہ اس کا خاوند ساتھ والے گھر کے مالک پانیگوا کے ہمراہ فلوریڈا گیا ہے سب ٹھیک ٹھاک معلوم ہوتا تھا۔پانیگو کی لڑکی کوئی پون سیل کے فاصلے پر رہتی تھی ہم نے وہیں قیام کرنے کا ارادہ کیا۔ہم نے بچھڑا خریدا اور وہیں اسے ہلال کر دیا۔کوکو جولیو، کامبا، لیون کے ہمراہ فلوریڈا روادگیا۔

تا کہ وہاں سے کچھ سامان خریدے۔لیکن انہیں معلوم ہوا کہ کوئی پچاس فوجی پہلے ہی وہاں موجود ہیں اور ستر یا اسّی سپاہیوں کی کمک پہنچنے والی ہے۔ارجنٹائن ریڈیو نے کہا ہے کہ 87 آدمی مارے گئے۔بولیویا ریڈیو نے کوئی تعداد نہیں بتائی۔میرا دمہ بگڑ رہا ہے اب تو رات کو سویا بھی نہیں جاتا۔

26 جون

میرا ایک سیاہ دن ــــ معلوم ہوتا تھا کہ سب ٹھیک ٹھاک ہو رہا ہے۔فلوریڈا جانے والی سڑک پر گھات پر بیٹھنے والے دستے کی جگہ لینے کے لئے پانچ آدمی روانہ کئے گئے تھے کہ گولیوں کی آواز سنائی دی۔ہم وہاں جلدی سے گھوڑے پر سوار ہو کر پہنچے اور عجیب منظر دیکھا۔خاموشی طاری تھی۔دریا کی ریت پر چار فوجیوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ہم ان کے ہتھیار نہیں چھین سکے کیونکہ دشمن کی پوزیشن کا علم نہیں تھا۔اس وقت پانچ بجے تھے۔ہم بندوقیں اٹھانے کے لئے رات کے اندھیرے کا انتظار کرنے لگے۔مگویل نے اطلاع بھیجی کہ اس نے اپنے بائیں طرف شاخیں ٹوٹنے کی آواز سنی ہے۔انٹونیو اور پاچو گئے۔انہیں حکم تھا کہ دشمن کو دیکھے بغیر گولی نہ چلائیں۔عین اس وقت گولی کی آواز سنائی دی جو دونوں طرف پھیل گئی۔میں نے پسپائی کا حکم دیا کیونکہ ان حالات میں نقصان بہت ہوتا۔بہت آہستگی سے پیچھے ہٹا گیا اور خبر ملی کہ ہمارے دو ساتھی زخمی ــــ ہوئے ہیں۔پومبو کی ٹانگ پر گولی لگی تھی اور توما کے پیٹ پر۔انہیں کیمپ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

پہنچایا گیا تاکہ جو بھی اوزار ملیں ان سے آپریشن کیا جائے۔ پومبو کو بہت ہلکا زخم آیا تھا۔ اس کا آہستہ چلنا مصیبتیں ہی لائے گا۔ توما کا جگر پھٹ گیا تھا وہ آپریشن کے دوران مر گیا۔

پچھلے برسوں میں وہ میرا جدا نہ ہونے والا رفیق رہا تھا۔ آخر دم تک وفادار۔ اس کا خلا مجھے ہمیشہ اپنے بیٹے کی طرح محسوس ہوگا۔ جب وہ گولی کھا کر گرا تو اس نے کہا کہ اس کی گھڑی مجھے دی جائے۔ جب کسی نے اس کی کلائی سے گھڑی کو نہ اتارا کیونکہ سب اس کی طرف متوجہ تھے تو اس نے خود گھڑی اتاری اور آرٹورو کو تھما دی۔ یہ حرکت اس کی اس آواز کی ترجمان تھی کہ یہ گھڑی اس کے بیٹے کو دے دی جائے جسے اس نے دیکھا بھی نہیں تھا۔ میں نے اپنے دو ساتھیوں کی گھڑیاں جب وہ جان بحق ہوئے تو ان کے لڑکوں کو بھجوا دی تھیں۔ میں جنگ کے دوران اسے اپنے پاس رکھوں گا۔ ہم نے اس کی لاش کو یہاں سے بہت دور دفنایا۔ ہم نے دو اور جاسوس قید کئے ایک لیفٹیننٹ اور ایک بندوقچی۔ انہیں ہم نے ایک لیکچر پلایا اور آزاد کر دیا۔ میں نے کہا تھا کہ ہمارے کام آنے والا ان کا سب سامان چھین لیا جائے۔

اس حکم کی تعمیل میں غلطی سے ان کے کپڑے بھی اتروا لئے گئے اور وہ جانگیے میں واپس گئے۔

27 جون

میں نے توما کی تجہیز و تکفین کا فرض سرانجام دیا۔ افسوس جس طرح اعزاز کا وہ مستحق تھا ہم اسے اس طرح نہ دفنا سکے۔ ہم نے سفر جاری رکھا اور دن کے وقت ہی تجیریا پہنچ گئے۔ دو بجے ہراول دستہ اور ڈھائی بجے ہم 10 میل کے سفر پر نکلے۔ ہمارے لئے یہ سفر طویل تھا۔ رات سر پر آ گئی۔ ہم چاند طلوع ہونے کے انتظار میں رک گئے۔ آدھی رات کو پالیزا کے گھر پہنچے۔ ہمارے رہبر وہیں کے رہنے والے تھے۔

ہم نے تجیریا میں گھر کے مالک کو دو مویشی واپس کر دیئے۔ وہ بوڑھی پانیگوا کا بھتیجا ہے۔ وہ یہ دونوں جانور اپنی چچی کو بھیج دے گا۔

28 جون

ایک گائیڈ ملا جس نے چالیس ڈالر کے عوض اس چوراہے تک لے جانے کی پیش کش کی جہاں سے راستہ ڈان لوکاس کے گھر کو جاتا ہے۔ لیکن ہم نے ایک اور گھر میں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا جہاں پانی کا کنواں بھی تھا۔ ہم دیر سے چلے۔ مارو اور ریکارڈو چلتے چلتے اتنی دیر کر دی کہ میں خبریں نہیں سن سکا۔ ہم تقریباً ڈیڑھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلے رپورٹوں کی مطابق فوجی اعلامیہ یا ریڈیو اعلان کے مطابق ماسکیورا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کے علاقے میں گوریلا کے ساتھ جھڑپ میں تین مردوں اور دو زخمیوں کا ذکر کیا گیا۔ لیکن ہم نے تو یقینی طور پر چار لاشیں دیکھی تھیں۔ ممکن ہے ان سے ایک نے مردہ ہونے کا بہروپ ہی بھرا ہو۔

ہم ایک شخص زی کے گھر گئے اس میں کوئی نہیں تھا۔ لیکن وہاں بہت سی گائیں تھیں۔ جن کے بچھڑے ہم نے گھیر لئے۔

29 جون

میں نے دیر کے بارے میں مورو اور ریکارڈو سے خاص طور پر ریکارڈو سے سنجیدہ گفتگو کی۔ ہراول دستے سے کوکو اور واریو مورو کے ساتھ اپنے تھیلے لے کر گھوڑوں پر روانہ ہوئے۔ ال ناٹو ایک خچر پر اپنا میرا اور پومبو کا تھیلا لے کر روانہ ہوا۔ وہ خچروں کا انچارج ہے۔ پومبو ایک گھوڑی پر سوار آسانی سے پہنچ گیا۔ ہم نے اسے ڈان لیوکاس کے گھر میں جگہ دی۔ یہ گھر ایک چوٹی پر ہے جو تقریباً دو ہزار گز اونچی ہے۔ ڈان لیوکاس وہاں اپنی دو بچیوں کے ساتھ رہتا ہے۔ جن میں سے ایک کو گلہڑ کی بیماری ہے۔ اس کے علاوہ دو مکان اور ہیں ایک کسی مزدور کا جو بالکل قلاش ہے او دوسرا گھر کسی کھاتے پیتے آدمی کا ہے رات ٹھنڈی تھی اور بارش ہوتی رہی۔ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ بار چیلوں کوئی ڈیڑھ میل کی مسافت پر ہے۔ دو کسانوں نے بتایا کہ سڑک بہت خراب ہے۔ مکان کا مالک کہتا ہے کہ اگر سڑک کہیں سے خراب بھی ہے تو بہت جلد اس کی مرمت کی جا سکتی ہے۔ کسان دوسرے مکان کے مالک کو بھی ملنے آئے اور انہیں شبہ میں روک لیا گیا۔ راستے میں میں نے اپنے دستے سے بات کی جس میں اب چوبیس آدمی ہیں۔ میں نے مردوں میں چینو کو مثال کے طور پر پیش کیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کی شہادت کا فلسفہ بتایا اور توما کی شہادت کا ذکر کیا جو مجھے اپنے بیٹوں کی طرح عزیز تھا۔ میں نے ضبط و نظم کی کمی سست رفتاری پر تنقید کی اور کچھ بنیادی ہدایات دینے کا وعدہ کیا تا کہ گھات والی غلطیاں نہ دہرائی جائیں اور اصولوں کو ترک کرنے کی بنا پر بیکار نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

30 جون

بوڑھے لیوکاس نے اپنے ہمسایوں کے بارے میں اطلاع دی۔ ان سے معلوم ہوا کہ فوج یہاں سے پہلے ہی تیاریاں کرتی رہی ہے۔ ان میں سے ایک اینڈ کفوڈ ائیز علاقے کی فارم واکٹر یونین کا سیکرٹری جنرل ہے۔ یہ بیری انٹوز کے حق میں ہے۔ دوسرا ایک باتونی بوڑھا ہے اسے اس لئے چھوڑ دیا گیا کہ وہ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

فالج زدہ ہے۔ تیسرا ایک بزدل ہے جو اس لئے سب کچھ بتا دے گا کہ اسے تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ بوڑھے نے ہمارے ساتھ چلنے اور بار چیلون کا راستہ کھولنے میں مدد دینے کا وعدہ کیا۔ باقی دو کسان ہمارے پیچھے پیچھے آئیں گے۔ ہم نے دن بھر آرام کیا کیونکہ بارش ہو رہی تھی اور موسم خراب تھا۔

سیاسی نقطۂ نظر سے اووانڈو کا سرکاری اعلان کہ میں یہاں ہوں بہت اہم ہے۔ اس کے علاوہ اس نے یہ بھی کہا کہ فوج کا مقابلہ تربیت یافتہ گوریلوں سے ہے جس میں ویت کانگ کے وہ میجر بھی شامل ہیں جنہوں نے شمالی امریکہ کی بہترین رجمنٹوں کو شکست دی تھی۔ یہ بات دیبر کے اعلانات کی بنا پر کہی گئی ہے۔ جس میں اس نے ضرورت سے زیادہ باتوں کا ذکر کیا اگرچہ ہمیں نہیں معلوم کہ ان کا کیا مقصد تھا یا کن حالات میں اعلان کئے گئے۔ یہ افواہ بھی گرم ہے کہ لورو کو قتل کر دیا گیا۔ ناکا ہواسو کی بغاوت کے ساتھ کان کنوں کی بغاوت کا ذمہ دار بھی مجھے ہی ٹھہرایا جا رہا ہے۔ حالات تیزی سے پلٹ رہے ہیں۔ کچھ دنوں میں مجھے دانت نکالنے والا قصائی نہیں کہا جائے گا۔ کیوبا سے ایک پیغام ملا۔ اس میں پیرو میں حالات کی سست رفتاری کی توضیح کی گئی تھی۔ وہاں ان کے پاس نہ اسلحہ ہے نہ آدمی۔ خرچ بہت کیا گیا۔ پاز ایسٹیسورو، کرنل سیانو اور روبن جولیو مکے کی نام نہاد گوریلا تنظیم کی باتیں کی جاتی ہیں۔ (ناقابل شناخت تحریر)......یہ......

ماہانہ تجزیہ

منفی نکتے یہ ہیں:۔

جواکوین سے رابطہ قائم کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ رفیقوں کو دھیرے دھیرے موت ہم سے چھین رہی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی موت ہماری شکست ہے۔ اگرچہ فوج کو اس کا علم نہیں۔ اس مہینے کے دوران دو معمولی جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں خود ان کی اطلاع کے مطابق فوج کے چار سپاہی مارے گئے اور تین زخمی ہوئے۔

اہم خصوصیات یہ ہیں

۱۔ رابطہ قائم نہیں ہو سکا۔ اس سے ہماری تعداد صرف 24 رہ گئی ہے۔ ان میں سے پومبو زخمی ہے اور اس لئے رفتار دھیمی پڑ گئی ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۲۔ کسان دستے میں شامل نہیں ہو رہے۔ یہ ایک چکر ہے۔ انہیں ساتھ شامل کرنے کے لئے ہمیں آباد علاقوں میں مستقل طور پر سرگرم عمل ہونا چاہیئے اور اس کام کے لئے زیادہ آدمی ضروری ہیں۔

۳۔ گوریلا دستے کی شہرت بڑھتی جا رہی ہے۔ لوگوں کی نظروں میں ہم نا قابل شکست لافانی انسان ہیں۔

۴۔ دیبرے خبروں میں نمایاں ہے۔ اب ان خبروں کا تعلق مجھ سے ہے۔ میرے اس تحریک کے قائد ہونے سے ہم حکومت کے اس اقدام کا نتیجہ دیکھنے کے منتظر ہیں۔ یہ دیکھنے کے کہ یہ اقدام مثبت ہے یا منفی۔

۵۔ پارٹی سے بھی ہمارا رابطہ قائم نہیں ہو سکا۔ اگرچہ ہم نے پالینو کے ذریعے کوشش کی ہے۔ شاید اس میں کامیابی ہو۔

۶۔ گوریلا دستے کے حوصلے بلند ہیں۔ جنگ جاری رکھنے کا جذبہ زوروں پر ہے کیوبا کے تمام رفیق جنگ میں مثالی ثابت ہوئے۔ بولیویا والوں میں بھی دو یا تین ہی کمزور ہیں۔

۷۔ فوجی معرکوں میں فوج ناکام رہی۔ لیکن وہ کسانوں میں جس طرح کام کر رہے ہیں اسے نظر انداز نہیں چاہیئے۔ وہ تمام طبقے کو دھوکہ دے کر یا ڈرا جاسوسوں میں بدل رہے ہیں۔

۸۔ کان کنوں کے قتل عام سے ہمارے لئے تصویر بالکل واضح ہو گئی ہے۔ اگر ہمارے اعلانات کی پوری تشہیر ہو جائے تو نقشہ ہی بدل جائے۔

ہمارا سب سے زیادہ ضروری کام لا پاز کے ساتھ رابطہ قائم کرنا ہے۔ ہمیں اسلحہ ملنا چاہیئے۔ دوائیاں ملنی چاہئیں اور شہر سے سو پچاس آدمی ہمارے دستے میں شامل ہونے چاہئیں چاہے اس سے تجربہ کار جنگ بازوں کا تناسب کم ہی ہو جائے۔

جولائی

یکم جولائی

ابھی سورج اچھی طرح طلوع نہ ہوا تھا کہ ہم بارشیلون کی طرف روانہ ہو گئے جو نقشوں میں بارسیلونا لکھا جاتا ہے۔ بوڑھے لوکاس نے سڑک کی مرمت میں ہمارا ہاتھ بٹایا۔ مگر ہماری ہر کوشش کے باوجود

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

راستے کی پھسلن اور تنگ موڑوں کا کوئی علاج نہ ہوسکا۔ ہراول دستہ صبح کے وقت روانہ ہوا تھا۔ ہم دوپہر کے وقت چلے اور شام اس طویل گھاٹی کے نشیب و فراز میں سفر کرتے رہے۔

راستے کی پہلی آبادی پر ٹھہر کر ہم نے نیند پوری کی اور آپ ہراول دستہ سے علیٰحدہ ہوگئے جو آگے جاچکا تھا۔ پاپیز گھرانے کے تین نوجوان ہمارے ساتھ تھے جو طبعاً بہت شرمیلے تھے۔ بیری انٹوس نے ایک پریس کانفرنس منعقد کی جس میں اس علاقے میں ہماری موجودگی کو تسلیم کیا اور دعویٰ کیا کہ چند ہی دنوں میں ہمارا نام و نشان مٹا دیا جائے گا۔ اس نے ایسے احمقانہ بیانات کا سلسلہ جاری رکھا جس میں ہمیں ذلیل چوہے اور گندے سانپ کہا گیا تھا اور دیبرے کو سزا دینے کے عزم کا اعادہ کیا۔

4__1,550.

ہم نے ایک کسان اینڈوس کوکا کو روکا جس سے سڑک پر ہماری ملاقات ہوئی تھی اور روق اور اس کے بیٹے پیڈرو کو اپنے ہمراہ لے لیا۔

2 جولائی

صبح ہم اپنے ہراول دستے سے آملے جو پہاڑی پر ڈان نکومیڈیس آرٹیگا کے گھر مقیم تھا۔ جہاں سنگترے کے درختوں کا ایک جھنڈ تھا۔ انہوں نے ہمارے ہاتھ سگریٹ فروخت کیے۔ ان کا بڑا مکان دریائے پیو جیرا کے بہاؤ کے رخ آگے جا کر واقع تھا۔ شکم سیر ہوکر ہم وہاں پہنچے دریائے پیو جیرا ایک گہری اور عمودی گھاٹی میں سے گذرتا ہے اور بہاؤ کی سمت انگوستورا کی طرف پیدل جانا پڑتا ہے۔ تیز راستہ وہ ہے جو اسی دریا کے کنارے واقع جنتا کی طرف جاتا ہے۔ جہاں دریا ایک قدرے بلند پہاڑی کو کاٹتا ہوا گذرتا ہے۔ یہ جگہ اس لئے اہم ہے کہ یہاں کئی راستے آن ملتے ہیں گو ساڑھے نو سو میٹر کی بلندی پر ہونے کی وجہ سے اس جگہ موسم معتدل ہے۔ یہاں گاراپٹیلا کو ماری گوئی میں بدلا جا سکتا ہے۔ آبادی آرٹیگا اور اس کی اولاد کے گھروں پر مشتمل ہے۔ ان کا چھوٹا سا کافی کا باغ جہاں لوگ بٹائی پر کام کرتے ہیں۔ سان جوان کے علاقے کے کوئی چھ آج کل وہاں کر رہے ہیں۔

پومبو کی ٹانگ کی حالت تسلی بخش نہیں۔ شاید اس کی وجہ اس کی مسلسل گھوڑ سواری ہے۔ مگر اس کی حالت مزید خراب نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کی توقع ہے۔

3 جولائی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

یہاں ہم دن بھر ٹھہرے۔ خیال تھا کہ پومبو کوٹا نگ کے زخم کے باعث آرام کرنے کا کچھ موقع مل جائے۔ خریداری کے لئے ہم نے زیادہ قیمتوں کی پیش کش کی اور اس کی وجہ سے کسانوں میں خوف کے ساتھ ساتھ دلچسپی کا عنصر بھی شامل ہو گیا اور وہ مطلوبہ چیزیں مہیا نے لگے۔ میں نے کچھ تصویریں کھینچی جس نے ان کی دلچسپی کو مزید ابھارا۔ انہیں ڈوپلپ اور نلارج کرنا اور کسانوں کو دینا تین بڑے مسئلے تھے۔ شام کے وقت ایک ہوائی جہاز اوپر سے گذرا اور کسی نے رات کو بمباری کے خدشے کا اظہار کیا مگر جب ہم نے انہیں روک کر یہ بات سمجھا دی کہ کوئی خاص خطرہ نہیں تو ہر شخص باہر آنے جانے لگا۔ میرادمے کا مرض مجھے خاصا تنگ کر رہا ہے۔

4 جولائی

صبح صبح ہم پینا کولوریڈا کی سمت روانہ ہو گئے اور ایک آباد علاقے سے ہو کر گذرے جہاں ہماری آمد نے خاصی دہشت پھیلا دی۔ اندھیرا ہونے تک ہم پالیر موکی 1600 فٹ کی بلندی تک پہنچ گئے تھے۔ وہاں سے ہم نے اس طرف اترنا شروع کیا جدھر ایک چھوٹا سا قصبہ پلپیر یا واقع تھا۔ آئندہ ضروریات کے امکان کے پیش نظر ہم نے کچھ مزید خرید و فروخت کی۔ جب ہم بڑی شاہراہ پر اس جگہ پہنچے جہاں ایک بوڑھی بیوہ کا مکان تھا تو رات ہو چکی تھی۔ تذبذب کی وجہ سے ہمارا ہراول دستہ اپنے منصوبے کو کماحقہ عملی جامہ نہ پہنا۔ منصوبہ یہ تھا کہ سمائی پاٹا کی طرف سے آنے والی کسی موٹر یا بس کو روک کر وہاں کے حالات سے آگاہی کے بعد ڈرئیور کو ساتھ لے کر وہاں پہنچا جائے (DIC) ڈی آئی سی پر قبضہ کر کے بازار سے کچھ خرید و فروخت کرنے کے بعد ہسپتال پر حملہ کیا جائے تا کہ کچھ دورائیاں حاصل کی جائیں اور وہاں سے فارغ ہو کر مٹن کے ڈبوں میں بند کچھ خوراک اور دیگر اشیا کی خریدای کے بعد واپسی ہو۔

منصوبے میں تبدیلی یوں ہوئی کہ انہیں سمائی پاٹا سے کوئی گاڑی آتی ہوئی نظر نہ آئی۔ یہ خبر بھی ملی کہ اب اس علاقے میں موٹروں اور گاڑیوں کو روکا نہیں جا رہا تھا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہاں اب موٹروں پر پابندی ختم کر دی گئی تھی۔ رکارڈو۔ کوکو۔ پاچو۔ انچیٹو جولیو اور چینو کو اس کام کے لئے چنا گیا۔ انہوں نے کسی خاص وقت کے بغیر سانتا کروز سے آنے والے ایک ٹرک کو روک لیا مگر ایک اور ٹرک جو اس کے پیچھے آ رہا تھا مدد کی پیش کش کے لئے ٹھہر گیا لہذا اسے بھی روکنا پڑا۔ ٹرک میں بیٹھی ہوئی اک معمر خاتون جو اپنی بیٹی کے ہمراہ سفر کر رہی تھی ٹرک چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوتی تھی لہذا اسے لالچ سے منایا گیا۔ ایک تیسرا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ٹرک اس ہنگامے کی وجہ معلوم کرنے کے لئے رک گیا اور پھر آدمیوں کے تذبذب اور ایک چوتھے ٹرک کی وجہ سے سڑک ہی رک گئی۔ بہر حال جلد ہی سارا معاملہ سلجھ گیا اور چاروں ٹرکوں کو ایک طرف کھڑا کر دیا گیا۔ جب ایک ڈرئیور سے جانے کو کہا گیا تو اس نے آرام کرنے عذر کیا۔ بہر حال سارے آدمی ایک ٹرک میں سوار ہو کر سماٹی پاٹا پہنچے۔ دونوں کا رہائن اور بعد ازاں لیفٹیننٹ ور کا فلور کو جو اس چوکی کا سربراہ تھا پکڑ لیا۔ سرجنٹ سے ڈرا دھمکا کر پہرے سے گذرنے والے خفیہ الفاظ پوچھے اور مزاحمت کرنے والے ایک سپاہی کے ساتھ اچھی خاصی لڑائی کے بعد آناً فاناً دس سپاہیوں کی چوکی پر قبضہ کر لیا۔ پانچ بندوقیں ایک بی ذیڈ 30 ان کے ہاتھ لگی دسوں قیدیوں کو انہوں نے ٹرک میں ڈالا اور زنگا کر کے سماٹی پاٹا سے کوئی پون میل کے فاصلے پر چھوڑ دیا۔

نتائج کے اعتبار سے یہ مہم ناکام رہی۔ چینو نے پاچو اور جو لیو کے مشورے سے متاثر ہو کر کوئی ڈھب کی چیز نہ خریدی۔ جس دوا کی مجھے ضرورت تھی وہ بھی نہ خریدی گئی۔ تاہم گوریلوں کی ضرورت کی بیشتر اشیا فراہم کر لی گئیں۔ یہ سارا ہنگامہ مسافروں کے ایک بڑے ہجوم کی موجودگی میں سارے قصبے کی آنکھوں کے سامنے ہوا اور اب خبر جنگل کی آگ کی طرح سارے علاقے میں پھیل جائے گی۔ دو بجے تک ہم مال غنیمت لے کر واپس ہو چکے تھے۔

7 جولائی

کہیں سستائے بغر ہم پیدل چل کر اسی میدان میں پہنچے جہاں پچھلی دفعہ ایک آدمی نے ہمارا استقبال کیا تھا۔ یہ جگہ رائن کے گھر سے کوئی اڑھائی میل دور ہے۔ علاقے کے لوگوں میں خوف پھیلا ہوا ہے۔ اس شخص نے ایک جانور ہمارے ہاتھ بیچا اور گو اس کا لہجہ نرم تھا تاہم اس نے ہمیں متنبہ کیا کہ لاس اجاس میں دو سو سپاہی مقیم تھے اور اس کے بھائی نے جو ابھی سان جوان سے لوٹا تھا بتلایا کہ وہاں بھی کوئی سو سپاہی متعین ہیں۔ میرا ارادہ ہوا کہ اس کے اس بھائی کی کچھ مرمت کروں مگر اس نے مجھے منع کر دیا۔ میرا دمہ زیادہ تکلیف دہ ہوتا جا رہا ہے۔

8 جولائی

اس گھر سے ہم خاصے محتاط ہو کر دریائے پیو جیرا کی طرف روانہ ہوئے راستہ خاصا تھا اور وہاں سپاہیوں کی موجودگی سے متعلق کوئی افواہ نہ تھی۔ سان جوان سے آنے والے مسافروں نے بھی اس خبر کی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

نفی کی کہ وہاں سپاہی متعین تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص نے ہم سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ خبر گھڑی تھی۔ دریائے پیو جیرا کے ساتھ ساتھ کوئی پانچ میل چل کر ہم ال پاؤ پہنچے اور وہاں سے کوئی ڈھائی میل آگے غار میں پہنچے تو رات ہو رہی تھی اب ہم ال فلو کے قریب ہیں۔

راستے میں سفر جاری رکھنے کے لئے مجھے اپنے آپ کو بارہا انجکشن لگانے پڑے اور بعد ازاں اڈرینیلسن کے محلول کا انجکشن لگایا۔ اگر پالینو کی مہم کامیاب نہ ہوتی تو ہمیں ادویات کے لئے ناکام ہو اسو لوٹ کر آنا پڑتا۔

فوج نے اس ہنگامے کے متعلق اپنے نشریہ میں ایک سپاہی کی ہلاکت کا اعتراف کیا جو لازماً کارڈو کوکو اور پاچو کے چوکی پر قبضہ کرتے وقت گولی سے ہلاک ہوا ہوگا۔

9 جولائی

رخصت کے وقت ہم راستہ بھول گئے اور ساری صبح صحیح راستے کی تلاش میں بسر ہوئی۔ دوپہر کے وقت ہم ایک ایسی پگڈنڈی پر ہولئے جو صاف نہ تھی اور 2300 گز کی بلندی تک پہنچ گئے اس سفر میں اب تک ہم اس قدر چڑھائی نہ چڑھے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہم ایک ویران مکان میں پہنچے جہاں ہم نے رات بسر کی۔ ال فلو کی طرف جانے والے راستے کا کوئی صحیح علم نہیں۔

ریڈیو نے کٹاوی اور سگلو ڈیل ایکس کے کارکنوں اور کامی بال انٹر پرائیز کے مابین ایک چودہ نکاتی سمجھوتے کی خبر سنائی۔ جس سے کارکنان کی مکمل شکست واضح ہے۔

10 جولائی

روانگی میں خاص تاخیر ہوگئی کیونکہ ایک گھوڑا گم ہوگیا تھا جسے بعد ازاں ڈھونڈ لیا گیا۔ ایک عموماً غیر مستعمل راستے سے ہوتے ہوئے پونے چودہ سو گز کی بلندی تک پہنچ گئے۔ سہ پہر کو کوئی ساڑھے تین بجے ہم ایک اور ویران جھونپڑے میں پہنچے۔ جہاں ہم نے رات بسر کرنے کا فیصلہ کیا۔ مگر یہ جان کر ہمیں خاصی مایوسی ہوئی کہ یہاں سڑک ختم ہو جاتی تھی۔ ایک ناقابل استعمال راستے پر تحقیقات کی مگر کہیں پہنچ نہ پائے۔ سامنے کچھ کھیت اور باغات ہیں جو شاید ال فلو ہے۔

ریڈیو نے گوریلوں کے ساتھ ال ڈوراڈو کے علاقے میں جھڑپ کی خبر سنائی اس جگہ کو نقشے میں ظاہر نہیں کیا گیا مگر یہ سانٹی پاٹا اور رایو گرانڈے کے درمیان واقع ہے۔ انہوں نے اپنے ایک آدمی کے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

زخمی ہونے کا اعتراف کیا اور دعویٰ کیا کہ ہمارے دو افراد ہلاک ہو گئے۔

دوسری طرف ڈیبرے اور پلاڈو کے بیانات معقول نہیں خصوصاً جہاں انہوں نے گوریلوں کے بین البراعظمی مقاصد کا اعتراف کیا ہے جس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

11 جولائی

اس روز بارش اور دھند میں واپسی پر ہم راستہ بھول گئے اور اپنے ہراول دستے سے جدا ہو گئے جو ایک قدیم راستے کو قابل استعمال بنانے کے لئے آگے جا چکا تھا۔ ہم نے ایک بچھڑا ہلاک کیا۔

12 جولائی

سارا دن ہم نے مگویل کی طرف سے کسی اطلاع کے انتظار میں گذار۔ مگر جب جولیو خبر لے کر آیا کہ وہ جنوب کی طرف سے جانے والے ایک تنگ نشیبی راستے سے نیچے اتر چکے ہیں و اندھیرا ہو چکا تھا۔ ہم وہیں ٹھہر رہے۔ دمے نے آج مجھے بہت تنگ کیا۔

اب ریڈیو مختلف خبریں سنا رہا ہے مگر ان کا اہم حصہ صحیح معلوم ہوتا ہے جس میں اکویرا میں ایک جھڑپ کا ذکر ہے۔ جس میں ہمارے ایک آدمی کے ہلاک کئے جانے کی اطلاع ہے جس کی لاش کو وہ لگولیناس لے گئے ہیں۔ ان کے اس قدر بغلیں بجا بجا کر خوشی سے لاش کا ذکر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس خبر میں ضرور کچھ صداقت ہے۔

صبح ہم موسم کی خرابی کے پیش نظر ایک عمودی اور پھسلواں پہاڑی سے اترتے ہوئے مگویل سے آ ملے۔ میں نے کامبا اور پاچو کو ایک ایسے راستے پر تحقیق کے لئے بھیجا جو اس طویل کھاڑی کے متوازی راستے سے ہٹ کر نکلتا تھا۔ کوئی گھنٹے بعد وہ خبر لائے کہ کھیت اور مکانات دکھائی دیتے تھے اور وہ ایک خالی مکان میں داخل بھی ہوئے تھے۔ ہم ادھر روانہ ہوئے اور اس لمبی دراڑ کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے پہلے مکان تک پہنچے جہاں ہم نے رات بسر کی۔ بعد ازاں مکان کا مالک وہاں آ پہنچا اور اس نے ہمیں بتلایا کہ ایک عورت نے جو مقامی میئر کی ماں ہے ہمیں دیکھ لیا ہے اور لازماً ال فلو کی چوکی سے سپاہیوں کو ہمارے متعلق اطلاع دے چکی ہو گی۔ ہم نے ساری رات ایک آدمی کو پہرے پر مامور رکھا۔

14 جولائی

ساری رات بوندا باندی ہوتی رہی جو دن بھر بھی جاری رہی۔ مگر بارہ بجے کے قریب ہم دو گائیڈ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ساتھ لے کر چل پڑے۔ ایک تو پہلو تھا جو میسّر کا نسبتی بھائی تھا اور دوسرا وہ مالک مکان۔ عورتوں کو روتا ہوا چھوڑ کر ہم وہاں سے چلے اور اس جگہ پہنچے جہاں سڑک دو شاخوں میں بٹ جاتی ہے۔ ایک شاخ فلوریڈا کی طرف جاتی ہے اور پامپا جا نکلتی ہے۔ گائیڈ نے پامپا جانے والا راستہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا تا کہ وہاں سے مسکویرادجانے والا ایک نیا راستہ استعمال کیا جا سکے۔ اس مشورے پر ہم نے صاد کیا مگر کوئی پانچ سو میٹر چلنے کے بعد ہماری ملاقات ایک پستہ قد سپاہی اور ایک کسان سے ہوئی۔ جو ایک گھوڑے پر مکی لادے لئے جا رہے تھے۔ وہ ال فلو کے سیکنڈ لیفٹیننٹ کے لئے جہاں تیس سپاہی مقیم ہیں پامپا کے لیفٹیننٹ کی طرف سے ہمارے متعلق پیغام بھی لے جا رہے تھے سو ہم نے فلوریڈا جانے والا راستہ اختیار کیا اور تھوڑی دیر بعد پڑاؤ ڈال دیا۔

15 جولائی

کئی برسوں سے استعمال نہ ہونے والے اس راستے کی خرابی کی وجہ سے ہم بہت کم سفر کر سکے۔ آرلیو کے کہنے پر ہم نے میسّر کی ایک گائے ہلاک کی اور شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ دمے کی تکلیف بھی اب قدرے کم ہے۔

بیری انٹوس نے سینیلا نامی مہم کا اعلان کر کے ہمیں چند گھنٹوں میں ختم کر دینے کا دعویٰ کیا۔

16 جولائی

جھاڑیوں کو کاٹ کاٹ کر راستہ بناتے ہوئے ہمارے سفر کی رفتار بہت سست تھی۔ خراب راستے کی وجہ سے جانوروں کو بہت دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ کسی خاص واقعے یا حادثے کے بغیر ہم اپنے سفر کے اختتام تک پہنچ گئے اور یک ایسی عمیق گھاٹی تک پہنچے جہاں سامان سے لدے ہوئے گھوڑوں کے ساتھ مزید سفر ناممکن تھا۔ ہراول دستے میں سے مگویل چار آدمیوں کے ہمراہ آگے نکل گیا اور علیحدہ جا سویا۔

ریڈیو پر کوئی قابل ذکر خبر نہیں۔ ہم کوئی سولہ سو میٹر کی بلندی تک پہنچ گئے جہاں ڈوران کی چوٹی ہمارے بائیں طرف قریب ہی تھی۔

17 جولائی

ہم نے سفر جاری رکھا مگر راستے کی خرابی کی وجہ سے ہماری رفتار سست تھی۔ امید تھی کہ ہم سنگتروں کے اس باغ تک پہنچ جائیں گے۔ جس کی گائیڈ نے نشان دہی کی تھی۔ مگر جب ہم وہاں پہنچے تو درختوں کو

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

خشک پایا۔ وہاں ایک جوہڑ بھی تھا جہاں پڑاؤ ڈالا جا سکتا تھا۔ تین گھنٹے سے زیادہ ہم تسلی بخش رفتار کے ساتھ نہ کر سکے۔ معلوم ہوتا ہے ہم اسی راستے پر جا نکلیں گے جسے ہم نے پائیرے پہنچنے کے لئے استعمال کیا تھا۔ اب ہم ال ڈیوران کے بالمقابل ہیں۔

4__1560 MS

18 جولائی

سڑک پر کوئی ایک گھنٹے کے سفر کے بعد سڑک پر کوئی ایک گھنٹے کے سفر کے بعد گائیڈ راستہ بھول گیا اور کہنے لگا اسے اطراف واکناف کا کوئی علم نہیں۔ بالآخر ایک قدیم راستے کا سراغ ملا۔ ہم اس راستے کو چوڑا کرنے کی کوشش میں مصروف تھے کہ مگویل جھاڑیوں اور پودوں کا کاٹتا ہوا آگے بڑھا اور پستہ قد سپاہی کو ایک لیکچر دینے کے بعد رہا کر دیا۔ کوکو، پیبلو اور پاچو کے ہمراہ یہ دیکھنے کے لئے باہر نکل گیا کہ پالینو نے اپنی کمین گاہ میں کوئی چیز چھوڑ تو نہیں دی۔ اگر حالات ٹھیک رہے تو وہ لوگ کل رات تک لوٹ آئیں گے۔ پستہ قد سپاہی کا کہنا ہے کہ وہ فوج سے بھاگ نکلے گا۔

4__1300 M

19 جولائی

تھوڑی دور جا کر ہم اپنے پرانے کیمپ میں پہنچے اور وہیں ٹھہر گئے۔ پہرے کے معقول انتظام کے بعد ہم کوکو کا انتظار کرنے لگے۔ سہ پہر کو واپس لوٹا اور اطلاع دی کہ حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس نے بتایا کہ رائفل اپنی جگہ موجود ہے اور پالینو کا کوئی سراغ نہیں البتہ سپاہیوں کی ایک جمعیت کے گذرنے کے نشانات موجود ہیں۔ اور ان کے قدموں کے نشان سڑک کے اس حصے پر بھی موجود ہیں جہاں ہم مقیم تھے۔

ریڈیو کی خبروں سے ایک عظیم سیاسی بحران کا پتہ چلتا ہے جس کے نتائج کے متعلق ابھی کوئی پیشن گوئی نہیں کی جا سکتی۔ دریں اثنا کوشا بمبا کی زرعی یونینوں نے مسیحی جذبات کے تحت ایک سیاسی پارٹی کی تشکیل کی ہے جو بیری انٹوس کی حامی ہے اور اس سے درخواست کی ہے کہ وہ مزید چار سال کے لئے زمام اقتدار سنبھالے۔ اس درخواست میں التجا کا پہلو زیادہ نمایاں ہے۔ سائلز سیلناس نے حزب مخالف کو ڈراتے دھمکاتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے اقتدار کے نتیجے میں ہر شخص کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

گا۔ قومی یکجہتی کا واویلا کرتے ہوئے اس نے ملک میں حالات جنگ کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے بیانات میں ایک طرف تو التجا اور اپیل کا عنصر غالب ہے اور دوسری طرف حد سے بڑھی ہوئی شخصیت پرستی ظاہر ہوتی ہے۔ شاید وہ متبادل حکومت کے لئے راہ ہموار کر رہا ہے۔

20 جولائی

ہم نے اپنا سفر خاصے محتاط ہو کر شروع کیا اور ان دو چھوٹے مکانوں میں سے پہلے مکان تک جا پہنچے جہاں ہمیں پالینو کے داماد اور پانیا گوا سے ملاقات ہوئی۔ انہیں پالینو کی کوئی خبر نہ تھی وہ صرف یہ جانتے تھے کہ فوج اس کی تلاش میں تھی کیونکہ وہ ہمارا گائیڈ رہ چکا تھا۔ قدموں کے نشانات سے معلوم ہوتا تھا کہ سو آدمیوں کا ایک جتھا ہمارے وہاں سے گذرنے کے کوئی ایک ہفتے بعد ادھر سے ہو کر فلوریڈا گیا ہے۔ خیال ہے کہ اس جھڑپ میں فوج کے تین سپاہی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ کوکو کو حکم دیا گیا کہ وہ کامبا، لیون اور جولیو کے ہمراہ فلوریڈا جا کر حالات کا جائزہ لے اور جو ضروری چیز دستیاب ہو سکے خرید لائے۔ چار بجے کے قریب کچھ سامان خورد و نوش لے کر وہ ملگار نامی ایک شخص کے ہمراہ ہوئے جو ہمارے دو مکانوں کا مالک تھا اور ہمیں مدد پیش کش کر چکا تھا۔ اس نے تفصیلی اور حتمی خبریں سنائیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری روانگی کے چار روز بعد توما کی لاش کا سراغ ملا۔ جس کا بیشتر حصہ جانور کھا چکے تھے۔ جھڑپ کے دوسرے کے دوسرے دن اس ننگے لیفٹیننٹ کی بازیابی کے بعد فوج وہاں پہنچی۔ سمائی پاٹا میں ہمارے اس کارنامے کا عوام کو تفصیلی علم ہو چکا ہے۔ بلکہ زیب داستان کے لئے اسے کافی بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے اور عوام اس وجہ سے فوج کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ توما کا پائپ اور چند دوسری اشیا ان کے ہاتھ آ گئیں۔ فوج کے ایک میجر سوپرنا کی ہمدردیاں ہمارے ساتھ تھیں یا کم از کم وہ ہمارا امداح ضرور تھا۔ فوجی کوکا کے گھر پہنچے جہاں توما فوت ہوا تھا اور وہاں سے تاجیریا ہوتے ہوئے فلور لوٹ گئے۔ کوکو کی رائے تھی کہ اس کو نام و پیام کے لئے استعمال کیا جائے مگر میں نے مصلحت اسی میں سمجھی کہ اس شخص کو پہلے کچھ دواؤں کی خریداری کے لئے شہر بھیج کر آزما لیا جائے۔ ملگار نے بتایا کہ ایک فوجی گروہ اس طرف بھی آ رہا ہے جس میں ایک عورت بھی شامل ہے اس بات کا علم اسے رایو گرانڈے کے میئر کے اس خط سے ہوا جو اس نے اس علاقے کے میئر کو لکھا تھا۔ چونکہ وہ شخص ابھی فلوریڈا کے راستے ہی میں ہوگا لہذا ہم نے انٹی کوکو اور جولیو کو اس سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے کسی ایسے جتھے سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ تاہم ملگار کی دیگر اطلاعات

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کی تصدیق کی۔ پانی کی وجہ سے وہ رات ہم نے بڑی تکلیف میں کاٹی۔ ریڈیو نے اطلاع دی کہ گوریلے کی لاش شناخت کر لی گئی ہے۔ اس کا نام موسا گویرا ہے مگر اوانڈو ایک پریس کانفرنس میں اس بارے میں بہت محتاط تھا۔ اس نے شناخت کی ذمہ داری وزارت داخلہ پر عائد کی ہے۔ گمان ہے کہ یہ سارہ داستام جھوٹ کا پلندہ ہے اور فرضی شناخت یونہی گھڑ لیا گیا ہے۔

4__680 MS

21 جولائی

دن پرامن گذارا۔ بوڑھے کوکا سے اس گائے کے متعلق بات چیت ہوئی جو اس نے ہمارے ہاتھ فروخت کی تھی مگر جو اس کی ملکیت نہ تھی۔ بعدازاں اس نے کہا کہ اسے اس کی قیمت اب تک موصول نہیں ہوئی اور پھر فوراً ہی اس امر سے انکار کیا۔ ہم نے اس سے یہی کہا کہ اسے اس کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔

رات کو ہم نے ایک بڑا جانور اور دیسی چینی کی بنی ہوئی مٹھائی خریدی اور تاجیریا کے لئے روانہ ہوئے۔ انٹی۔ پینگنو اور اینی سیتو جب وہاں گئے تھے تو ان کا مناسب خیر مقدم کیا گیا تھا۔

22 جولائی

آدمیوں اور جانوروں پر بھاری بوجھ لاد کر ہم علی الصبح وہاں سے رخصت ہو گئے ارادہ تھا کہ اس طرح وہاں موجودگی کے متعلق لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالا جائے۔ مراکو جانے والی سڑک کو چھوڑ کر ہم نے وہ راستہ اختیار کیا جو جنوب میں دو ایک میل دور ایک نشیبی جوہڑ کی طرف جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمیں راستے کا کوئی علم نہ تھا۔ لہٰذا دیکھ بھال کے لئے آدمی بھیجنا پڑے۔ دریں اثنا منسلاً اور پانیا گوا کے لڑکے جوہڑ کے قریب مویشی چراتے ہوئے نظر آئے۔ ہم نے انہیں متنبہ کیا کہ کسی کو ہماری موجودگی سے متعلق کچھ نہ بتلائیں مگر حالات اب بہت بدل چکے ہیں۔ ایک کھڈ کے کنارے جہاں سے جنوب اور جنوب مشرق کو راستے نکلتے ہیں۔ تھوڑی دیر سونے کے بعد ہم چل پڑے اور یہ سفر کئی گھنٹے جاری رہا۔

ریڈیو نے خبر سنائی کہ پیلاؤ کی بیوی بستاس نے اس امر کی تصدیق کی کہ اس نے مجھے یہاں دیکھا ہے مگر اس کا کہنا ہے کہ وہاں کسی دوسرے ارادے سے گیا تھا۔

4__690 MS.

23 جولائی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

دونوں ممکنہ راستوں کے متعلق چھان بین ہونے تک ہم وہیں پڑاؤ میں ٹھہرے رہے۔ ایک راستہ ریوسکو کی طرف اس جگہ جا نکلتا ہے جہاں دریائے پیرے کا پانی ریت میں جذب ہونے سے پہلے اس سے آن ملتا ہے۔ یہ جگہ فلوریڈا اور اس مقام کے درمیان ہے جہاں ہم ایک دفعہ گھات لگا کر بیٹھے تھے۔ دوسرا راستہ دو تین گھنٹے کے سفر کے بعد ایک غیر مستعمل جھونپڑے کے پاس جا نکلتا ہے۔ مگویل کے بیان کے مطابق جس نے اس راستے کا کھوج نکالا تھا وہاں سے روزیٹا پہنچا جا سکتا ہے۔ کل ہم اسی راستے پر جائیں گے۔ ملگار نے اپنی جو کہانی کوکو اور جولیو کو سنائی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے بھی اس راستے کو اختیار کیا تھا۔

24 جولائی

اس راستے پر کوئی تین گھنٹے کے سفر میں ہم کوئی بارہ سوگز کی بلندی تک چڑھے اور گیارہ سوگز کی بلندی پر ایک کھڈ کے کنارے قیام کیا۔ یہاں راستہ ختم ہو جاتا ہے اور کل کا سارا دن اس چھان بین میں گذرے گا کہ اس جگہ سے باہر کیسے نکلا جائے۔ یہاں پھلوں اور سبزیوں کے بہت سے کھیت ہیں جن سے اس علاقے کے فلوریڈا سے تعلق کا پتہ چلتا ہے۔ شاید کا نالوئز کا علاقہ ہے۔ ہم منیلا سے آمدہ ایک طویل پیغام کو قابل فہم زبان میں ترجمہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں میکسیمو گرمز سکول میں پاس شدہ افسران کی ایک تقریب میں راول نے تقریر کرتے ہوئے دوسری باتوں سے علاوہ یہ بھی کہا۔ منقسم ویت نام کے بارے میں میرے بیان کو چیکوسلواکیہ نے جو معنے پہنائے ہیں وہ غلط ہیں۔ میرے احباب مجھے ایک نئے بکونن کے نام سے یاد کرتے ہیں اور ویت نام کے تین یا چار حصے ہونے کی صورت میں اس خون پر جو بہہ چکا ہے یا ابھی بہے گا افسوس کا اظہار کر رہے ہیں۔

25 جولائی

ہم نے دن بھر آرام کیا اور کوکو۔ بینگنو اور مگویل کی سرکردگی میں دو دو آدمیوں کی تین ٹولیاں مختلف مقامات کا کھوج لگانے کے لئے روانہ کیں۔ کوکو اور بینگنو ایک ہی جگہ جا نکلے جہاں سے مراکو کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرنا ممکن تھا۔ مگویل نے اس امر کا مکمل یقین دلایا کہ یہ گہری کھاڑی روزیٹا کی جانب جا نکلتی ہے اور جھاڑیوں کو کاٹ کاٹ کر اس کے ساتھ ساتھ سفر ممکن ہے۔

پنتیر از اور سان جوان ڈل پوٹ ریرو میں دو ہنگاموں کی اطلاع موصول ہوئی۔ یہ ہنگامے ایک ہ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

گروہ کا کارنامہ نہیں ہو سکتے۔ ان ہنگاموں کا ظہور پذیر ہونا مشکوک ہے اور پھر ریڈیو نے جو حقائق بتلائے ہیں وہ شاید سارے سچ نہ ہوں۔

26 جولائی

بینگنو، کامبا، اُربانو کو اس امر پر مامور کیا گیا کہ اس کھاڑی کے ساتھ ساتھ ایک راستہ بنائیں جو مراکو سے قدرے ہٹ کر گذرے۔ بقیہ افراد وہیں پڑاؤ میں ٹھہرے رہے اور قلبی حصہ عقب میں گھات لگا کر بیٹھ گیا۔ کوئی واقعہ رونما نہ ہوا۔ سان جوان ڈل پوٹ ریرو میں ہونے والے ہنگامے کی خبر ملکی ریڈیو سٹیشن سے تفصیلاً نشر کی گئی۔ جس میں پندرہ آدمیوں، ایک کرنل بہت سے مال واسباب کے پکڑے جانے کی خبر بھی شامل تھی۔ یہ سارا طریقہ کار تھا یہ جگہ کوشا بمبا اور سانتا کروز کی سڑک کے دوسری طرف واقع ہے۔ رات کو میں نے 26 جولائی کی اہمیت کے متعلق ایک مختصر تقریر کی جو اقتدار پر مسلط اس کے مختصر گروہ کی حکومت اور روائتی انقلابی نظریات کے خلاف بغاوت کا دن ہے۔ فائدل نے اپنے تقریر میں بولیویا کا ذکر بھی کیا۔

27 جولائی

ہماری روانگی کی تیاری ہو چکی تھی۔ گھات میں بیٹھے ہوئے افراد کو 11 بجے کا وقت دیا گیا تھا کہ ولی اس سے چند منٹ پیشتر یہ اطلاع لے کر پہنچا کہ وہاں فوج پہنچ چکی ہے۔ ولی۔ رکارڈو انٹی۔ چینو۔ لیون۔ استاقیو وہاں موجود تھے۔ انہوں نے انٹونیو۔ آرتورو اور شپاکو کے ساتھ مل کر یہ کام سرانجام دیا۔ یہ سارا واقعہ یوں ہوا کہ آٹھ سپاہی ٹیلے پر نمودار ہوئے اور جنوبی جانب ایک پرانے راستے پر چل دیئے اور بم اور گولے پھینکتے ہوئے ایک کپڑے سے پیغام بھیجتے ہوئے واپس لوٹے۔ ملگار کا نام پکارنے پر یہی سمجھا گیا کہ یہ وہی فلوریڈا والا ملگار ہے۔ گھڑی بھر ستانے کے بعد آٹھوں سپاہی پھندے کی طرف چل پڑے۔ صرف چار افراد گھات کی زد میں آئے کیونکہ باقی لوگ سست رفتاری کے باعث کافی پیچھے تھے۔ تین افراد تو یقیناً ہلاک ہوئے اور چوتھا اگر مرا نہیں تو زخمی ضرور ہوا ہوگا۔ ان کے ہتھیاروں اور دیگر اشیأ پر قبضہ کرنا بہت مشکل تھا لہٰذا ہم اس کھاڑی کے ساتھ ساتھ نیچے اترنے لگے۔ ایک دوسری کھڈ کے پاس ہم نے ایک اور پھندا لگایا اور گھوڑوں کو جہاں تک سڑک صاف تھی لے آئے۔ دمہ کی شکایت نے مجھے بے حد تنگ کیا اور اعصاب کو سن کرنے والی دوائیاں تقریباً ختم ہو چکی ہیں۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بلندی 800 میٹر۔

28 جولائی

پاچو۔ راول اور انچیٹو کوکو کے ہمراہ دریا کے بہاؤ کی طرف پہرے کے لئے بھیجا ہمارا خیال ہے یہ دریائی سپیرو ہے۔ تھوڑی دیر تک ہم اس راستے چلتے رہے جو چاروں طرف سے بند کھڈ کے ساتھ ساتھ ہم نے بنایا تھا۔ ہم نے اپنا پڑاؤ ہراول دستے سے علیحدہ ڈالا کیونکہ مگویل نے اپنا سفر اس قدر تیزی سے طے کیا تھا کہ ہمارے گھوڑے کبھی ریت میں دھنسنے اور کبھی راستے کے پتھروں کی وجہ سے اس کی رفتار کا ساتھ نہ دے سکے۔

29 جولائی

ہم ایک طویل سنگل دراڑ کے ساتھ جنوبی جانب چلے گئے جس کے قریب چھپنے کے لئے بہت سی مناسب جگہیں موجود تھیں۔ اس علاقے میں پانی وافر دستیاب ہے۔ کوئی چار بجے کے قریب پبلیٹو سے ملاقات ہوئی تو اس نے بتلایا کہ ہم سپیرو کے بیرونی اطراف میں ہیں۔ دیگر کوئی خاص قابل ذکر بات نہیں۔ بعد ازاں مجھے کچھ خیال سا ہوا کہ دراڑ شاید سپیرو کے نواح میں نہیں۔ کیونکہ پہلے اس کا رخ جنوب کی طرف تھا مگر آخری موڑ کے بعد اس نے مغربی سمت اختیار کر لی اور روٹیا میں جا ملی۔

کوئی ساڑھے 4 بجے کے قریب ہمارا عقبی دستہ بھی آ پہنچا تو میں نے فیصلہ کیا تو ہم اس دراڑ سے فوج کی طرف سفر کرتے جائیں مگر میں نے اس بات پر اصرار سے گریز کیا کہ سب افراد پالینو کے کھیتوں کے پار پہنچ کی کوشش کریں۔ ہم نے سپیر کے نواح سے کوئی ایک گھنٹے کے سفر کے بعد ایک سڑک کے کنارے پڑاؤ ڈالا۔ رات کو میں نے چینو کو اس کے ملک کی آزادی اور 28 جولائی کی اہمیت کے بارے میں گفتگو پر آمادہ کیا اور اسے سمجھایا کہ یہ پڑاؤ اپنے جغرافیائی اعتبار سے نامناسب ہے۔ میں نے یہ حکم بھی دیا کہ پالینو کے کھیتوں پر قبضے کے لئے صبح پانچ بجے روانہ ہوا جائے۔

ہوانا ریڈیو نے اس گھات والے حملے کا ذکر کرتے ہوئے کچھ فوجیوں کے گھر جانے کا ذکر کیا جنہیں ہیلی کاپٹرز کے ذریعے آزاد کیا گیا۔ مگر یہ رپورٹ اچھی طرح سنی نہ جاسکی۔

30 جولائی

دمے کی شکایت نے مجھے بہت تنگ کیا اور میں ساری رات نہ سو سکا صبح چار بجے کافی تیار کرتے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ہوئے مورو نے کہا کہ اسے دریا کے ساتھ ساتھ کچھ روشنیاں نظر آ رہی ہیں۔ بعد ازاں وہ اور مگویل جو پہرہ کی تبدیلی کی وجہ سے جاگ چکا تھا باہر گئے تا کہ کسی بھی آنے والے کو گرفتار کر لیں۔ باورچی خانے میں بیٹھے ہوئے میں نے یہ گفتگو سنی۔

''سنو! کون جا رہا ہے''

''ڈسٹا کومنٹوٹر ینڈاڈ''

فوراً ہی گولیاں چلنا شروع ہو گئیں۔ لمحے بھر بعد مگویل زخمیوں میں سے ایک کی بندوق اور کارتوسوں کی پیٹی لئے ہوئے اندر آیا۔ اس نے بتلایا کہ اباپو سے بیس سپاہیوں کی ایک ٹولی ادھر آ رہی ہے۔ مزید ڈیڑھ سو سپاہی مرا کو میں مقیم ہیں۔ اس ٹولی کو مزید نقصان بھی پہنچا مگر ہنگامے کی ہڑبونگ اور افراتفری میں اس کا صحیح اندازہ نہ لگایا جا سکا۔ گھوڑوں پر سامان لادنے میں خاصا وقت صرف ہوا۔ ایک مشکی گھوڑا اور ایک بیل گم ہو گئے۔ ایک مارٹر جو ہم نے دشمن سے چھینا تھا کھو گیا۔ چھ بج چکے تھے اور جب ایک دفعہ لدا ہوا سامان دوبارہ نیچے گر گیا تو مزید کچھ وقت ضائع ہو گیا۔ نیتجتاً وہ جگہ ہم نے دشمن کے ان سپاہیوں کی گولیوں کی بوچھاڑ میں عبور کی جواب خاصے دیدہ دلیر ہو چکے تھے۔ پالینو کی بہن اپنے کھیتوں میں موجود تھی اس نے خاموشی سے ہمارا استقبال کیا اور ہمیں بتلایا کہ مرا کو کے سارے افراد پکڑے جا چکے ہیں اور لاپاز میں زیر حراست ہیں۔

میں نے اپنے آدمیوں کو عجلت برتنے کو کہا اور ہم نے پامبو کے ہمراہ اس جگہ کو گولیوں کی بارش میں خیر آباد کہا۔ مقابلے کے لئے صرف وہی جگہ موزوں تھی جہاں پہاڑی نالہ ایک گہری گھاٹی بناتا ہے اور سڑک ختم ہوتی ہے۔ میں نے مگویل کو کوکو اور جولیو کے ہمراہ پہلے بھیجا تا کہ وہ آگے بڑھ کر مورچہ سنبھالیں اور خود سواروں کو مہمیز کرنے لگا۔ بحفاظت پسپائی کے لئے ہراول دستے میں سے سات آدمی۔ عقبی دستے کے چار آدمی اور رکارڈو کو جو پیچھے رہ گیا تھا عقب کے بچاؤ کے لئے پیچھے چھوڑا۔ بینگنو۔ ڈاریو۔ پابلو اور کامبا دائیں جانب تھے اور بقیہ افراد بائیں طرف سے آ رہے تھے۔ ابھی میں نے ایک مناسب جگہ دیکھ کر لوگوں کو آرام کرنے کے لئے کہا ہی تھا کہ کامبا نے آ کر خبر دی کہ دریا عبور کرتے وقت رکارڈو اور انیچیٹو زخمی ہو گئے۔ میں نے اربانو کو ناٹو اولیون کے ساتھ دو گھوڑے دے کر بھیجا اور مگویل اور جولیو ا بھیجا۔ اب سامنے کی طرف نگرانی کے لئے صرف کوکو رہ گیا تھا۔ وہ میری ہدایات پہنچنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

تھے۔ اسی اثنا میں کامبا دوبارہ یہ خبر لے کر آیا کہ مگویل اور جولیو کے ساتھ ان کی آمد سپاہیوں کے لئے غیر متوقع تھی۔ تاہم وہ بہت آگے بڑھ آئے ہیں اور اب جولیو اور مگویل وہاں میری ہدایات کے منتظر ہیں۔ میں نے کامبا کو استا کیو کے ہمراہ دوبارہ وہاں بھیجا۔ اب یہاں صرف انٹی۔ پامبو۔ چینو اور میں رہ گئے تھے۔ میں ان افراد اور گھوڑوں کے لے کر پیچھے ہٹ آیا۔ جب ہم بلندی پر کوکو کے مورچے تک پہنچے تو وہ لوگ آ ئیں بائیں یہ خبر لائے کہ بچ نکلنے والے سارے افراد وہاں اکٹھا ہو گئے ہیں۔ راول مارا جا چکا ہے اور رکارڈو اور پاچو زخمی ہیں یہ سب کچھ یوں ہوا کہ رکارڈو اور انچیٹو نے بد احتیاطی سے کام لیتے ہوئے ایک کھلی جگہ عبور کرنے کی کوشش کی اور آرٹورو۔ انچیٹو اور پاچو نے اسے وہاں سے بحفاظت نکال لیا۔ مگر پاچو زخمی ہو گیا اور راول منہ پر گولی لگنے کے باعث ہلاک ہو گیا۔ پسپائی بڑے مشکل حالات میں ہوئی۔ زخمیو کو گھسیٹ کر وہاں سے لے جانا پڑا۔ اورولی اور خصوصا شپا کو کی طرف سے انہیں کوئی مدد نہ مل سکی۔ پھر اُربانو بھی ان سے آن ملا اور اپنے گروہ اور گھوڑوں تک آ پہنچا۔ بینگنو بھی اپنے آدمیوں سمیت وہیں آ پہنچا۔ اور پیش قدمی کر کے وہ مگویل سے اس کی توقع کے برعکس جا ملے۔ جنگل میں ایک مشکل اور کڑے سفر کے بعد وہ دریا تک پہنچے اور ہم سے آن ملے۔

پاچو تو گھوڑے پر سوار ہو کر لوٹ آیا مگر رکارڈو سواری کے قابل نہ تھا۔ اور اسے اٹھا کر لانا پڑا۔ میں نے مگویل کو پابلیٹو۔ ڈاریو۔ کوکو کے ہمراہ بھیجا تا کہ وہ پہلی گھاٹی کی دائیں طرف والے راستے پر قبضے کر لے اور ہم زخمیوں کی مرہم پٹی میں مصروف ہو گئے۔ پاچو کے زخم گہرے نہ تھے۔ پشت کا زیریں گوشت اور خصیے کی جھلی زخمی تھی مگر رکارڈو اسی طرح زخمی تھا اور پلازما (خون) کی آخری بوتل اوولی کی دوائیوں کا بکس اس پر صرف ہو گئے۔ شام کے دس بجے رکارڈو فوت ہو گیا۔ اسے ہم نے دریا کے پاس ایک پوشیدہ جگہ دفن کیا تا کہ سپاہی قبر کا سراغ نہ لگا سکیں۔

31 جولائی

چار بجے ہم دریا پار کر کے وہاں سے رخصت ہوئے اور اپنے قیام اور سفر کا کوئی نشان چھوڑے بغیر بہاؤ کے رخ سفر کرنے لگے۔ صبح ہوتے ہی ہم اس گھاٹی تک پہنچ گئے جہاں احکامات کو پوری طرح نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے مگویل گھات لگائے بیٹھا تھا اور اپنے پیچھے قدموں کے نشان چھوڑتا آیا تھا۔ بہاؤ کے مخالف رخ پھر ہم کوئی ڈھائی میل اوپر آئے اور اپنے قدموں کے نشانات کو مٹاتے ہوئے جنگل عبور کر کے اس کھڈ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کے پاس پڑاوَ ڈالا جو آگے جا کر بڑی گھاتی سے جاملتی تھی۔ رات کے وقت میں نے دن بھر کی کارگزاری کے دوران کی جانے والی غلطیوں کی نشاندہی کی۔

۱۔ یہ جگہ پڑاوَ کے لئے موزوں نہ تھی۔

۲۔ وقت کی پابندی نہ کی جاسکی۔ جس کی وجہ سے سپاہیوں کو ہم پر فائرنگ کا موقع مل گیا۔

۳۔ اپنے آپ پر ضرورت سے زیادہ اعتماد جس کی وجہ سے رکارڈو زخمی ہوا اور اسے بچانے کی کوشش میں راول ہلاک ہوا۔

۴۔ اسباب کو بچانے کے عزم کی کمی جس کے باعث گیارہ تھیلے ضائع ہوئے جن میں ادویات دوربینیں۔ ٹیپ ریکارڈرز جن پر ہم منیلا سے آمدہ پیغامات نقل کرتے تھے۔ دیبرے کی کتاب جس پر میرے ہاتھ کے لکھے ہوئے نوٹس بھی تھے۔ ٹراٹسکی کی لکھی ہوئی ایک کتاب وغیرہ شامل تھے اواس نقصان سے قطع نظر ان چیزوں کے قبضے سے حکومت کو سیاسی فائدہ بھی ہوگا اور سپاہیوں کا اعتماد بحال ہوجائے گا۔

ہمارے حساب کے مطابق فوج کے دو آدمی ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے تھے۔ مگر اس بارے میں دو علیٰحدہ اور متضاد خبریں موصول ہوئیں۔ فوجی اعلان کے مطابق 28 تاریخ کو ان چار آدمی ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔ دوسری اطلاع چلی سے موصول ہوئی جس میں تیس تاریخ کو تین ہلاک اور چھ زخمی سپاہیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ بعد کے ایک فوجی اعلان میں کہا گیا ہے کہ ایک لاش پر قبضہ کیا جاچکا ہے اور ایک سیکنڈ لیفٹیننٹ کی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔ ہمارے ہلاک شدگان میں راول کو شمار کرنا مشکل ہے کیونکہ اس کی موت ایک غلط حرکت کا نتیجہ تھی۔ ویسے بھی لڑائی اور دیگر کاموں میں وہ کبھی زیادہ آگے نہ رہا تھا مگر یہ دیکھا گیا تھا کہ وہ سیاسی مسائل میں ہمیشہ بہت دلچسپی لیتا تھا مگر وہ بالعموم خاموش رہتا اور زیادہ سوال پوچھنے سے احتراز کرتا۔ کیوبا کے گروپ میں سے رکارڈو سب سے زیادہ غیر منظّم گوریلا تھا اور روزانہ پیش آنے والی قربانی طلب مشکلات سے گریزاں رہتا مگر وہ بلا کا جی دار لڑکا تھا اور سیگنڈو کی اولیں ناکام مہم سے لے کر پہلے کانگو اور اب یہاں کی بیشتر مہمات میں ہمارا ساتھی رہا اس کی ان خصوصیات کی وجہ سے اس کی کمی از حد قابل افسوس ہے۔ اب ہم بائیس آدمی ہیں جن میں دو زخمی پاچو اور پامبو بھی شامل ہیں اور میرا دمہ زوروں پر ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ماہانہ تجزیہ

پچھلے ماہ کی طرح اس دفعہ بھی منفی امور وہی ہیں۔ مثلاً جواکوین اور باہر کے دوسرے افراد سے کسی رابطے کا پیدا نہ ہوسکنا۔ دوسرے افراد کا زیاں۔ اب ہم بائیس آدمی ہیں جن میں مجھ سمیت تین معذور اشخاص بھی شامل ہیں۔ لہٰذا ہماری نقل وحرکت کی رفتار بہت کم ہے۔ ہم نے تین جھڑپوں میں حصہ لیا اور مختلف اعلانات کے مطابق 7 فوجی ہلاک اور 10 زخمی کئے۔

ہمارے دو افراد ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

اہم الفاظ یہ ہیں

۱۔ کسی رابطے کا مکمل فقدان بدستور قائم رہا۔

۲۔ کسانوں کی عدم شمولیت کا برابر احساس رہا گو پرانے واقف کسانوں نے جس انداز میں ہمارا خیر مقدم کیا وہ حوصلہ افزا ہے۔

۳۔ گوریلوں کی روایات دوسرے ملکوں میں بھی پھیل رہی ہیں۔ انگانیا نے اپنی سرحدیں بند کر رکھی ہیں اور پیرو نے احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں۔

۴۔ پالینا کے ذریعے رابطہ قائم نہ رکھا جاسکا۔

۵۔ گوریلوں کے حوصلوں اور جنگی تجربے میں ہر جھڑپ کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ تاہم کامبا اور شیا کو ابھی تک کمزور ہیں۔

۶۔ فوج اس مسئلے کے سر پیر کا جائزہ لئے بغیر بے سود کوششوں میں مصروف ہے۔ تاہم چند دستے ایسے ہیں جو جنگی مہارت سے کام لے رہے ہیں۔

۷۔ حکومت میں سیاسی انتشار بڑھ رہا ہے مگر ریاست ہائے متحدہ امریکہ برابر چھوٹے قرضے دے رہا ہے جو بولیویا کی حکومت کی عارضی مشکلات اور مایوسی کو حل کرنے میں بہت ممد ثابت ہو رہی ہیں۔

سب سے ضروری کام دوسری گروہوں سے رابطے کی بحالی۔ مزید گوریلوں کی فراہمی اور ادویات کا حصول ہیں۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اگست

یکم اگست

آج کا دن پُر امن رہا۔ مگویل اور کامبا نے راستہ بنانا شروع کیا مگر راستے کی مشکلات، سطح زمین کی حالت! اور گھنے پودوں کی وجہ سے ایک کیلومیٹر سے کچھ ہی زیادہ آگے بڑھ سکے۔ ہم نے ایک لاغر سا بچھڑا مارا جو پانچ چھ دن کے گوشت کے لئے کافی ہوگا۔ فوج کی متوقع آمد کے پیش نظر پھندے لگانے کے لئے چھوٹی چھوٹی خندقیں کھودیں۔ منصوبہ یہ ہے کہ اگر وہ کل یا پرسوں اس طرف آئیں اور ہمارا پڑاؤ نہ ڈھونڈ سکیں۔ تو انہیں پہلے آگے نکل جانے دو اور بعدازاں پر حملہ کر دیا جائے۔

2 اگست

راستہ خاصا آگے جا نکلا ہے جس کے لئے ہم بینگنو اور پابلو کی کوشش کے مرہون منت ہیں۔ سڑک کے اختتام سے کیمپ تک واپس لوٹنے میں انہیں دو گھنٹے صرف ہوگئے۔ جب سے ''ایک غیر سماجی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے'' آدمی کی تلاش کی منتقلی کا اعلان ہوا ہے۔ حکومت نے ہمارے متعلق ریڈیو پر کوئی اطلاع نہیں دی۔ مجھ پر دمے کا شدید دورہ پڑا اور میں انٹی ہٹامین کا آخری ٹیکہ استعمال کر چکا ہوں اب صرف دس دن کی خوراک کے لئے گولیاں باقی ہیں۔

3 اگست

راستہ انتہائی غیر تسلی بخش ثابت ہوا آج مگویل اور اربانو کو لوٹنے میں 57 منٹ لگ گئے ان کی پیش قدمی انتہائی سست تھی۔ کوئی قابل ذکر خبر بھی نہیں۔ پاچو روبصحت ہو رہا ہے۔ اس کے برعکس میں کافی بیمار ہوں۔ پچھلی رات اور دن مجھ پر بہت سخت گذرے اور جلد صحت یاب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ درید (رگ) میں نوووسین کا ٹیکا بھی لگایا مگر کوئی افاقہ نہ ہوسکا۔

4 اگست

ہمارے آدمی ایک کھڈ کے پاس پہنچے جو جنوب کی طرف مڑ جاتی ہے اور شاید اس لمبی دراڑ سے جا ملے جو رایو گرانڈے کے پاس جا نکلتی ہے۔ کل چار آدمی نیچے کا جھاڑ جھنکاڑ کاٹیں گے اور مگویل ہمارے والی کھاڑی کے اوپر چڑھ کر ارد گرد کے علاقے کا مشاہدہ کرے گا۔ گمان ہے کہ اوپر کھیت ہیں۔ میرا دمہ آج کچھ بہتر ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

5 اگست

پینگنو۔ کامبا ار بانو اور لیون وغیرہ بہتر کارکردگی کے لئے دو دو کی ٹولیوں میں بٹ گئے مگر وہ ایک گہرے نالے کے پاس جا نکلے جو ایک کھاڑی میں بہتا ہوا روز ٹیا سے جا ملتا ہے۔ لہٰذا آج کے سفر میں میدان پار کیا۔ مگویل ان کھیتوں کی تلاش میں نکلا۔ مگر وہ کہیں نظر نہ آسکے۔ آج گھوڑے کا گوشت ختم ہو گیا۔ کل ہم مچھلیاں پکڑنے کی کوشش کریں گے اور پرسوں ایک اور جانور ذبح کریں گے کل ہم آبپاشی کے لئے بنائی گئی نئی جگہ تک سفر کریں گے۔ دمے کی شکایت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی مگر میں اپنے آدمیوں کو ٹولیوں میں بانٹنا نہیں چاہتا مگر مجھے ایک ٹولی ہراول دستہ کے طور پر لازماً پہلے بھیجنا پڑے گی۔ پینگنو اور جولیو نے رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں۔ ناٹو کی پوزیشن کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

6 اگست

پڑاؤ تبدیل کر لیا گیا۔ بدقسمتی سے تین گھنٹے کی بجائے ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد سڑک ختم ہوگئی جس کا مطلب ہے کہ ہمارا بہت سا سفر ابھی باقی ہے۔ پینگنو ار بانو۔ کامبا اور لیون جھاڑیوں اور پودوں کا ٹتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ مگویل اور انیچیونئ کھاڑی کی اس جگہ تحقیق کے لئے روانہ ہوئے جہاں وہ روز ٹیا سے جا ملتی ہے۔ وہ رات گئے تک نہ لوٹے لہٰذا احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں جس کی خصوصی وجہ یہ بھی تھی کہ کہیں دور سے مارٹر گولوں کی آواز بھی مجھے سنائی دی تھی۔ انٹی۔ شپاکو اور میں نے آج کے روز یعنی بولیویا کی یوم آزادی کے دن کے متعلق کچھ گفتگو کی۔

7 اگست

دوسری صبح گیارہ بجے تک میں یہ سمجھ چکا تھا کہ مگویل اور انیچیٹو کہیں پھنس گئے ہیں۔ میں نے پینگنو کو حکم دیا کہ وہ احتیاط سے سفر کرتا ہوا روز ٹیا تک جائے اور اگر وہ وہاں تک پہنچے ہوں تو ان کے سفر کی سمت کا کھوج لگائے۔ خوش قسمتی سے ایک بجے تک دونوں گمشدہ آدمی واپس آگئے۔ راستے کی مشکلات کی وجہ سے ان کی رفتار سست رہی اور ان کے روز ٹیا پہنچنے سے پہلے ہی رات ہوگئی۔ مگویل کی اس بات نے مجھے بہت مایوس کیا مگر اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ ہم وہیں ٹھہرے رہے مگر راستہ تلاش کرنے والوں نے ایک اور گہرا راستہ ڈھونڈ نکالا اور کل صبح ہم ادھر روانہ ہو جائیں گے۔ آج ہماری سواری کا واحد گھوڑا این سلمو مر گیا اور اب ہمارے پاس بار برداری کا صرف ایک گھوڑا باقی ہے۔ میرے دمے کی کیفیت وہی ہے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اور دوائیاں ختم ہورہی ہیں۔کل صبح میں ایک ٹولی ناکاہواسو بھیجنے کے متعلق فیصلہ کروں گا۔آج ہماری آمداور گوریلوں کے گروہ کومنظم ہوئے پورے نو مہینے گذرے چکے ہیں۔ پہلے چھ ساتھیوں میں سے دو ہلاک ہوچکے ہیں ایک غاء ہوگیا ہے اور زخمی ہیں۔ مجھے دمے کی شکایت ہے جس کا کوئی علاج میری سمجھ میں نہیں آرہا۔

8 اگست

کوئی گھنٹہ بھر تک ہم کامیابی سے سفر کرتے رہے۔اپنی پستہ قد گھوڑی کی تکان کی وجہ سے یہ گھنٹہ مجھے طوالت میں دوگنامحسوس ہوا۔

ایک دفعہ غصے میں میں نے جواس کی گردن پر زور سے چھری ماری تو اس جگہ زخم آگیا۔ ہمارے نئے پڑاؤ کے بعد ہمیں روز ٹیا یا روایو گرانڈے تک پانی دستیاب نہ ہوگا۔ راستہ بنانے والے یہاں سے سے کوئی ڈیڑھ میل آگے نکل گئے ہیں۔آٹھ آدمیوں کے ایک گروہ کو یہ کام سونپا گیا ہے۔کہ وہ کل یہاں سے روانہ ہوکر دن بھر سفر کریں اور اگلے روز کاماوا پس آکر ہمیں دن بھر کی کارگذاری اور واقعات کی اطلاع دیں۔اس سے اگلے روز پبلیٹو اور ڈار یولوٹ آئیں اور ہمیں دن بھر کی رپورٹ دیں۔ بقیہ پانچ آدمی سفر جاری رکھیں اور وارگاس کے مکان تک پہنچیں جہان سے کوکو اور انچیٹو لوٹ کر ہمیں حالات سے مطلع کریں۔ ینگنو جو لیو اور ناٹو ناکاہواسو جاکر میرے لئے ادویات تلاش کریں۔ سب لوگ سفر میں انتہائی احتیاط سے کام لیں تاکہ کسی گھیرے میں نہ پھنس جائیں۔ہم بقیہ آدمی ان کے پیچھے پیچھے سفر کریں گے (یہ ہماری رفتار پر منحصر ہے) رایو گرانڈے میں غار کے سامنے والا کھڈ، ماسی کیوی یا ناکاہواسو کا قبضہ۔ فوج نے اعلان کیا کہ انہوں نے ہمارے ایک پڑاؤ سے اسلحے کا ذخیرہ حاصل کیا ہے۔

رات کو میں نے سب لوگوں کو اکٹھا کیا اور انہیں مندرجہ ذیل لیکچر دیا۔ ہم پر مشکل وقت آن پڑا ہے۔ پاشو کی حالت آج کچھ بہتر ہوگئی ہے مگر میں اب صرف ایک زندہ لاش ہوں اور گھوڑی کو چابک مارنے کے واقعے سے ظاہر ہے کہ اب بعض اوقات ضبط کا دامن میرے ہاتھوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ ایسی باتوں کا اعادہ نہ ہو مگر ہر شخص کو چاہیئے کہ تمام حالات کا اچھی طرح جائزہ لے اور جو شخص یہ سمجھے کہ وہ اس کڑے وقت میں ثابت نہیں رہ سکتا وہ ابھی بتلا دے۔ یہ وہ لمحہ ہے جب اہم اور عظیم فیصلے لازمی ہوجاتے ہیں۔اس قسم کی جدوجہد اور کشمکش ہمیں نہ صرف یہ موقع دیتی ہے کہ ہم سچے اور صحیح

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

انقلابی بنیں یا افضل ترین انسان بنیں بلکہ ایسے حالات سے گذرنے کے بعد ہی ہم اپنے آپ کو انسان کہہ سکتے ہیں۔ ان اشخاص کو جوان دونوں چیزوں میں سے کسی تک نہیں پہنچ سکتے اپنی کمزوری کے اعتراف کے بعد اس جدوجہد اور آزمائش سے کنارہ کشی کر لینی چاہیئے۔ کیوبا کے ساتے لوگوں اور بولیویا کے بعض افراد نے آخر دم تک جدوجہد کے عزم کا اظہار کیا۔ استا کیو نے بھی ایسے ہ جذبات کا اظہار کیا مگر اس نے موگنگا پر اعتراض کیا کہ وہ گھوڑے پر ایندھن کے لئے لکڑی لادنے کی بجائے اپنا تھیلا لاد کر چلتا ہے جس کا استا کیو نے غصّے سے جواب دیا۔ جولیو نے مارو اور پاچو کو ایسی ہی باتوں پر کوسا جس کا پاچو نے خاصی گرمی سے جواب دیا اس بحث کو میں نے یہ کہہ کر ختم کر دیا کہ اب دو بالکل مختلف چیزوں پر ایک ہی ضمن میں بحث ہو رہی ہے۔ اول مسئلہ تو یہ ہے کہ جدوجہد جاری رکھنے کا عزم برقرار ہے یا نہیں اور دوسری بات گوریلوں کے باہمی اختلاف اور معمولی رنجشوں کے متعلق ہے جس کی وجہ سے پہلے اہم مسئلے کی عظمت کم ہو جاتی ہے۔ استا کیو اور جولیو کے سوالوں اور مورو اور پاچو کے جوابات کو میں نے یکساں ناپسند کیا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ آدمی اپنے ساتھی سے بڑھ کر انقلابی بنے اور اس کے لئے مثال قائم کرے۔

9 اگست

آٹھوں آدمی صبح کے وقت روانہ ہو گئے۔ مگویل۔ اربانو اور لیون نے پڑاؤ سے کوئی پچاس منٹ کی مسافت پر جھاڑیوں کاٹ کر راستہ بنانے کا کام جاری رکھا۔ انہوں نے میری ایڑی میں انتھرکس کا وبائی پھوڑا کاٹ ڈالا جس سے میں زمین پر پاؤں رکھنے کے قابل تو ہو گیا۔ تاہم تکلیف بہت زیادہ تھی بخار بھی ہو گیا۔ پاچو کی حالت بہت بہتر ہے۔

10 اگست

انٹونیو اور شپا کو شکار کے لئے نکلے اور دو جنگلی مرغ پکڑ لائے۔ انہوں نے پہلے پڑاؤ کا جائزہ بھی لیا جہاں کوئی نئی چیز نہ تھی۔ تاہم وہ سنگتروں کا ایک بورا اٹھا لائے۔ میں نے دو سنگترے کھا لئے اور فوراً ہی میرے دمے کی شکایت بڑھ گئی۔ ڈیڑھ بجے کے قریب کامبا یہ خبر لے کر پہنچا کہ کل سارا دن وہ پانی کے بغیر سفر کرتے رہے اور آج نو بجے تک سفر کے بعد بھی پانی کہیں دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس نے بتایا کہ بینگنو اردگرد کی ساری جگہ چھان چکا ہے اور پانی کی تلاش میں روزٹیا کی طرف جا رہا ہے۔ پابلو اور ڈاریو صرف اس وقت واپس لوٹیں گے جب انہیں پانی مل سکے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

فائڈل نے ایک طویل تقریر میں روائتی پارٹیوں اور خصوصاً وینیزولا کی پارٹی پر نکتہ چینی کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ پس پردہ جھگڑے بہت بڑھ چکے ہیں۔ میرے پاؤں کا پھوڑا پھر کاٹا گیا اور گو میری طبیعت قدرے بحال ہو رہی ہے۔ تاہم میری صحت ٹھیک نہیں۔ کچھ بھی ہو کل ہمیں بہر حال یہاں سے کوچ کرنا ہے تا کہ ہمارا پڑاؤ راستہ بنانے والے لوگوں کے قریب رہ سکے جو آج دن بھر کے بعد صرف 35 منٹ کا راستہ بنا سکے۔

11 اگست

راستہ کاٹنے والوں کی پیش قدمی کی رفتار بہت سست ہے۔ چار بجے کے قریب پابلو اور ڈاریو۔ بینگنو کا رقعہ لائے۔ جس میں اس نے لکھا تھا کہ وہ روز یٹا کے قریب ہے اور وارگاس کی رہائش سے کوئی تین دن کے فاصلے پر ہے۔ پابلیتو جو ہڑ والی جگہ سے کوئی سوا آٹھ بجے روانہ ہوا اور تقریباً تین بجے مگویل سے ملا۔ سوان دونوں کو ابھی اس جگہ پہنچنے کے لئے لمبا سفر طے کرنا پڑے گا۔ معلوم ہوتا ہے جنگلی مرغ کا گوشت میرے مزاج کے مواقف نہیں کیونکہ اسے کھاتے ہی میری سانس کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا لہٰذا میں نے اپنا حصہ پاشو کو تحفتاً دے دیا۔ نئی جگہ اپنے ماحول سے خبردار رہنے کے لئے ہم نے پڑاؤ تبدیل کر لیا۔ کیمپ دوپہر کے وقت غائب ہو جاتا ہے اور آدھی رات کے وقت پھر ظاہر ہوتا ہے۔

بلندی_720 میٹر

12 اگست

دن ابر آلود ہے۔ راستے بنانے والوں نے قدرے پیش قدمی کی۔ یہاں کوئی نئی بات نہیں۔ اور نہ ہی خوراک دستیاب ہے۔ کل ہم ایک گھوڑا ذبح کریں گے۔ جس کا گوشت چھ دن تک استعمال میں لایا جائے گا۔ سانس کی تکلیف قدرے بہتر ہے۔ بیری انٹوس نے گوریلوں کی تعداد میں کمی کا اعلان کیا اور دوبارہ دھمکی دی کہ وہ کیوبا میں دخل اندازی کرے گا۔ اس کا بیان ہمیشہ کی طرح اب بھی احمقانہ تھا۔

ریڈیو نے مونٹیا گوڈو کے قریب ایک اور جھڑپ میں ہمارے ایک آدمی کے ہلاک ہونے کی خبر دی اور اس کا نام انٹونیو فرنانڈس بتلایا جو ٹراٹا کے علاقے کا شخص ہے معلوم ہوتا ہے یہ پیڈرو کا اصل نام ہے وہ بھی ٹراٹا کا رہنے والا تھا۔

13 اگست

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

مگویل۔ اربانو۔ اور کامبا اس جوہڑ والی جگہ پڑاؤ ڈالنے کے لئے روانہ ہوئے جس کا سراغ بینگنو نے لگایا تھا تاکہ وہاں سے آگے پیش قدمی کی جا سکے۔ آج ہم نے پاسٹو کے گھوڑے کو ذبح کیا تھا۔ گوشت کے بڑے بڑے قتلے وہ اپنے ساتھ لے گئے ہیں جو انہیں تین دن کے لئے کافی ہونگے اب صرف چار جانور رہ گئے ہیں اور قرائن یہی ہیں کہ دوپہر کے کھانے تک ایک جانور اور ذبح کرنا پڑے گا۔ اگر حالات درست رہے تو کوکو اور انی سیتو کو کل یہاں پہنچ جانا چاہیئے۔ آرٹورو لے دو جنگلی مرغ شکار کئے جو اس نے مجھے دے دیئے۔ کیونکہ غلہ بالکل ختم ہو چکا ہے۔

شپا کو کی حرکات وسکنات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بتدریج رستہ اعتدال سے ہٹ رہا ہے۔ پاشو کی صحت بحال ہو رہی ہے مگر میرا دمہ آج مجھے کل سے زیادہ تنگ کر رہا ہے۔ اب میں تین گولیاں روزانہ کھا رہا ہوں۔ میرا پاؤں البتہ اب بہت بہتر ہے۔

14 اگست

آج کا دن مایوس کن رہا۔ کوئی کام نہ ہو سکا اور نہ ہی کوئی خبر ہوئی۔ رات کو ریڈیو پر حکومت نے اس غار پر قبضے کی خبر سنائی۔ جہاں ہمارے پیغام رسانوں کو پڑاؤ ڈالنا تھا اور اس واقعہ کی خبر اس قدر مفصل ہے کہ اس کی سچائی پر شک کرنا مشکل ہے۔ قسمت کو یہی منظور ہے کہ میں نے غیر معینہ مدت تک دمے کی تکالیف برداشت کر دی۔ انہوں نے ہر قسم کے کاغذات، ریکارڈ اور تصویروں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ یہ بہت سنگین واقعہ ہے۔ لازماً کسی نے مخبری کی ہے۔ مگر کون! اس کا ہمیں کوئی علم نہیں۔

15 اگست

علی الصبح میں نے پابلیتو کو مگویل کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اگر کوکو اور انجیتو ابھی تک نہ لوٹے ہوں تو وہ خود دو آدمیوں کو ہمراہ لے کر جائے اور بینگنو کو واپس لے آئے۔ مگر اس کی ملاقات سڑک پر ہی ان دونوں سے ہو گئی۔ سو تینوں واپس ہو لئے۔ مگویل نے پیغام بھیجا کہ جس جگہ اسے اندھیرے نے آلیا وہ وہیں ٹھہر جائے گا اور ہم سے کچھ پانی مانگا۔ ڈاریو کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ اگلی صبح ہر صورت یہاں سے کوچ کرنا ہے مگر راستے میں اس کی ملاقات لیون سے ہو گئی جو ہمیں یہ بتلانے آ رہا تھا کہ سڑک تیار ہو گئی ہے۔

سانتا کروز کے ریڈیو سٹیشن نے ایک نشریہ میں بتایا ہے کہ فوج نے مایو پامپا گروہ کے دو افراد کو پکڑ لیا ہے۔ اب اس بات میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہی کہ یہ جواکوین کی ٹولی کے آدمی تھے۔ ان پر زبردست

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

دباؤ ہوگا اور سب سے بڑی بات یہ کہ دونوں آدمیوں نے اعتراف کر لیا۔ سردی بہت تھی تاہم میری رات آرام سے گذری۔ اسی پاؤں میں ایک دوسرا پھوڑا نکل آیا ہے جسے چیرنا ضروری ہے۔ پا شواب صحت یاب ہو چکا ہے۔

ریڈیو نے چویویا کو میں ایک اور جھڑپ کی اطلاع دی۔ کہا گیا ہے کہ اس میں کوئی فوجی نقصان نہیں ہوا۔

16 اگست

ایک قدرے بہتر سڑک پر ہم نے کوئی پونے چار گھنٹے سفر کیا۔ اور بعد ازاں گھنٹے سفر کیا۔ اور بعد ازاں گھنٹے بھر کے تھا۔ مگر اس کے علاوہ اور کوئی قابل ذکر واقع نہیں نہیں ہوا۔ میرا پاؤں اب بہتر ہو رہا ہے۔ مگویل۔ اربانو اور کامبا جھاڑیاں کاٹتے اور راستہ صاف کرتے ہوئے روزیٹا پہنچ گئے۔ ویسے آج کے روز بینگنو اور اس کے ساتھیوں کو غار میں پہنچنا چاہیئے تھا اور اس علاقے پر ہوائی جہازوں نے بہت دفعہ پرواز کی۔ اس کی وجہ شاید وارگاس میں ان کا چھوڑا ہوا کوئی سراغ ہو یا کوئی فوجی دستہ روزیٹا سے لوٹ رہا ہو یا رایوگرانڈے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ رات کو میں نے اپنے ساتھیوں کو یہ علاقہ عبور کرتے وقت پیش آنے والے ممکنہ خطرات سے آگاہ کیا اور اگلے روز کے لئے احتیاطی تدابیر بتائیں (بلندی 600 میٹر)

17 اگست

صبح ہم جلد روانہ ہوئے اور نو بجے کے قریب روزیٹا پہنچ گئے۔ کوکو نے کچھ گولیاں چلنے کی آواز سنی لہٰذا پھندے لگا دیئے گئے مگر کوئی خاص واقعہ نہیں ہوا۔ خفیہ پیغام کے ترجمہ میں غلطی کی وجہ سے بقیہ سفر سست رفتاری سے طے کرتے ہوئے ہم ساڑھے چار بجے کے قریب رایوگرانڈے پہنچے اور پڑاؤ ڈال دیا۔ میرا خیال تھا کہ رات کی چاندنی میں بھی سفر جاری رکھا جائے مگر سب افراد انتہائی تھکے اور پڑاؤ ڈال دیا۔ میرا خیال تھا کہ رات کی چاندنی میں بھی سفر جاری رکھا جائے مگر سب افراد کھانے کے لئے ابلے ہوئے خشک دانے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں کچھ مزید جانور ذبح کرنا پڑیں گے۔ ریڈیو نے اعلان کیا کہ ناکاسوکی چاروں غاروں سے متعلقہ کاغذات اور ثبوت پیش کئے جائیں گے۔ ریڈیو نے اعلان کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہماری غار پر بھی قبضہ ہو چکا ہے۔ میرا دمہ قدرے بہتر ہے۔ شاید حالات کی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

نزاکت کی وجہ سے میرا مرض بھی مہربان ہے۔
(یہ امر کہ کل صبح چھ بجے اندراج کیا گیا ہے آج دیئے گئے وقت کو قیاس نہیں مانتا) بلندی 640 میٹر

18 اگست

ہم معمول سے کچھ پہلے ہی روانہ ہو گئے۔ راستے کے شگاف کو چار دفعہ بھرنا پڑا۔ ان میں سے ایک خاصا گہرا تھا بعض جگہ اپنا راستہ کاٹ چھانٹ کر خود بنانا پڑا۔ لہٰذا ہم بعد دوپہر دو بجے کے قریب وہاں پہنچے سب ساتھی تھک تھے اسلئے مزید کارکرگی ملتوی کر دی گئی بادل چھا چکے تھے اور رات کافی ٹھنڈی تھی انٹی نے مجھے بتایا کہ کمبا ہمیں چھوڑ کر جانا چاہتا ہے۔ اس کے خیال کے مطابق اس کی صحت اس قابل نہیں کہ وہ مزید ہمارا ساتھ دے سکے۔ علاوہ ازیں اسے اس کام میں کامیابی بھی نظر نہیں آتی۔ یہ صریحاً بزدلی کا مظاہرہ ہے اور مناسب یہی ہے کہ اسے ہمارے مستقبل کے منصوبوں اور جوار کوین سے ملاقات کے راستوں کا علم ہے۔ اور اس مسئلے پر اس سے اور شپا کو سے گفتگو کروں گا۔

19 اگست

مگویل۔ کوکو، انٹی اور انچیٹو وارگاس کے مکان تک کسی نئے اور بہتر راستے کا سراغ لگانے کے لئے نکلے مگر ناکام رہے۔ معلوم یہی ہوتا ہے کہ ہمیں پرانا راستہ ہی استعمال کرنا پڑے گا۔ آرٹورو اور شپا کو شکار کے لئے نکلے اور ایک سارس مار لائے۔ آرٹورو۔ اربانو کے ساتھ پہرے پر کھڑا تھا کہ اس نے ایک بڑی سانبھر شکار کر لی۔ جس سے کیمپ میں خاصی پریشانی پھیل گئی۔ کہ اب لگا تار سات فائر ہو چکے تھے۔ جانوروں کو گوشت پانچ ایک دن کے لئے کافی ہوگا۔ کچھ مڑ اور پھلیاں موجود ہیں گویا ہمارے پاس سب ملا کر تقریباً چھ دن کی خوراک ہے۔ شاید اب سفید گھوڑا ذبح ہونے سے بچ جائے۔ میں نے کامبا کو بتایا کہ ہمارا اگلا قدم جوا کوین سے ملاقات ہے اور وہ اس سے پہلے نہیں جا سکتا۔ شپا کو نے کہا کہ وہ ہمیں چھوڑنا نہیں چاہتا کیونکہ یہ بزدلی ہوگی۔ تاہم اسے امید ہے کہ چھ مہینے یا سال بھر میں اسے جانے کی اجازت دے دوں گا۔ میں اس پر آمادہ ہو گیا۔ اس نے ادھر اُدھر کی بہت سی غیر متعلقہ باتیں بھی کیں۔ اس کی حالت بھی کچھ ٹھیک نہیں ہے۔

ساری خبریں دیبرے کے متعلق ہیں اور کسی دوسرے شخص کے متعلق ریڈیو نے کچھ بتلایا۔ بینگنو کی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کوئی اطلاع نہیں۔ اسے اب تک یہاں واپس پہنچ جانا چاہیئے تھا۔

20 اگست

مگویل۔ اربانو اور ہمارے ''پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ'' کے دوسرے راستے بنانے والے افراد یعنی ولی اور ڈاریو بہت کم آگے بڑھ سکے لہٰذا ہم نے یہی فیصلہ کیا کہ ایک روز مزید یہیں ٹھہرا جائے کوکو اورانٹی تو خالی ہاتھ لوٹے مگر شپا کو ایک بندر اور ایک ہنس شکار کر لیا۔ ہنس کھانے کے بعد آدھی رات کے وقت مجھے دمے کا شدید دورہ پڑا۔ بینگنو کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی ۔ یہ خاص نشان کن بات ہے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سکری سے پچاس میل کے فاصلے پر گوریلے دیکھے گئے ہیں۔

21 اگست

اگلا دن بھی اسی جگہ گذرا مگر بینگنو اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ استا کیو نے پانچ اور مورو نے ایک بندر شکار کیا۔ مورو کو گھٹیا شکایت رہی اور میپرڈین کا ٹیکہ لگانا پڑا۔ مرغابیوں اور سارس کا گوشت میرے دمے کے لئے مفید نہیں۔

22 اگست

بالآخر ہم وہاں سے روانہ ہو گئے۔ مگر رخصت سے قبل خاصا ہنگامہ اور افراتفری رہی کیونکہ دور سے ہمیں ایک آدمی نظر آیا جو کنارے کنارے بھاگا جا رہا تھا۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ وہ اربانو تھا جو راستہ بھول گیا تھا۔ مارو کو میں نے وقتی بے ہوشی کا ٹیکا لگایا تا کہ اسے درد سے کچھ نجات ملے اس کی حالت اب قدرے بہتر معلوم ہوتی ہے۔ پاشو نے یہ سفر پیدل طے کیا۔ ہم نے دائیں طرف پڑاؤ ڈالا اور اب وار گاس کی رہائش گاہ تک تھوڑا سا راستہ مزید بنانا باقی ہے۔ سانبھر کا گوشت مزید دو دن کے لئے کافی ہو گا۔ مگر اس کے بعد شکار کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ بینگنو کے متعلق کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ آج انہیں کوکو سے جدا ہوئے دس روز ہو چکے ہیں۔

بلندی_580 میٹر۔

23 اگست

آج کا دن مشکل گذرا کیونکہ ایک عمودی چوٹی کا چکر لگا کر آگے جانا پڑا۔ سفید گھوڑا آگے نہ جا سکا۔ اور دلدل میں پھنس گیا۔ اسے وہیں چھوڑ کر ہم آگے بڑھے اور ایک شکاری جھونپڑی تک پہنچے۔ نشانات

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

سے معلوم ہوتا تھا کہ اسے حال ہی میں خالی کیا گیا ہے۔ ہم نے اردگرد پھندے لگا دیئے اور تھوڑی دیر بعد دو آدمی ان میں پھنس چکے تھے۔ ان کا عذر یہ تھا کہ انہوں نے شکار کے لئے دس پھندے لگائے ہوئے تھے اور اب ان کے معائنے کے لئے جا رہے تھے۔ انہوں نے بتلایا کہ وارگاس کے مکان پر فوج کا قبضہ ہے۔ ٹاٹارنڈا۔ کاراگواٹرنڈا۔ اپٹا اور یامون میں بھی فوج مقیم ہے۔ چند دن قبل کاراگواٹرنڈا میں ایک جھڑپ ہوئی تھی جس میں ایک فوجی زخمی بھی ہوا۔ شاید بھوک سے تنگ ہوتے ہوئے گھیرے سے مجبور ہو کر بینگنو نے یہ حرکت کی ہو۔ ان آدمیوں نے یہ بھی بتایا کہ فوجی کل پندرہ اور بیس کے گروہوں میں شکار کھیلنے، مچھلیاں پکڑنے اس طرف آئیں گے۔ سانبھر کا بچا ہوا گوشت اور تھیلے سے پکڑی ہوئی چند مچھلیاں ہم نے تقسیم کر لیں۔ میں نے چاول کھائے جو دمے میں مجھے نقصان نہیں پہنچاتے۔ مارو کی حالت قدرے بہتر ہے۔ دیبرے کے مقدمہ کی سماعت ستمبر تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

بلندی_580 میٹر۔

24 اگست

ساڑھے پانچ بجے کوچ کا ارادہ تھا اور ہم اس کھاڑی کی طرف روانہ ہو گئے جس کے ساتھ ساتھ سفر کا ارادہ تھا۔ ہراول نے پہلے سفر شروع کیا۔ اور ہم ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ دوسری طرف سے آتے ہوئے تین کسانوں سے ملاقات ہوئی۔ مگویل کو اس کے آدمیوں سمیت بلا لیا گیا۔ اور پھر ہر شخص گھات میں بیٹھ گیا۔ بعدازاں آٹھ سپاہی ظاہر ہوئے۔ ہماری ہدایات یہ تھیں کہ ان کو گھاٹی کے پاس سے دریا عبور نہ کیا وہ کچھ موڑ کاٹ کر ہمارے کر ہمارے نشانے کی زد سے ہو کر گزرے تا ہم نے ان سے کوئی تعرض نہ کیا۔ جن غیر فوجی اشخاص کو ہم نے پکڑا ہے وہ اپنے آپ کو شکاری بتلاتے ہیں۔ مگویل اور ارانو کو کامبا۔ ڈاریو اور شکاری ہیوگو گزمان کے ساتھ اس راستے پر بھیجا جو مغرب کی طرف مڑ کر معلوم نہیں کدھر جاتا ہے۔ ہم سارا دن گھات میں بیٹھے رہے۔ اندھیرا ہونے تک راستہ صاف کرنے والے افراد پھندوں سمیت واپس آ گئے۔ انہوں نے ایک پہاڑی بکرا اور ایک مریل بلی پکڑی تھی۔ سانبھر کے بچے ہوئے گوشت سمیت ہر چیز کھا لی گئی اور اب ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف کچھ تر رہ گئے ہیں یا جو شکار فراہم ہو سکا۔

کامبا کی خود اعتمادی روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ سپاہیوں کے نام سے ہی اسے ٹھنڈے پسینے آنا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

شروع ہو جاتے ہیں۔ مارو کی تکلیف بدستور ہے اور وہ ٹیلا مونال کھا رہا ہے۔ میرا دمہ ختم ہو گیا ہے مگر بھوک شدید ہے۔ فوجی اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے ایک اور غار پر قبضہ کر لیا ہے اور گوریلوں نے ان کا ایک آدمی معمولی زخمی کیا ہے۔ ہوانا ریڈیو نے ٹیپریا میں ایک جھڑپ کی اطلاع دی ہے۔ جس کی تصدیق نہ کی جا سکی اور کہا ہے کہ اس میں ایک فوجی زخمی ہوا۔

25 اگست

دن بھر کوئی خاص قابل ذکر بات نہیں ہوئی۔ پانچ بجے کوچ کا پروگرام تھا اور راستہ صاف کرنے والے اس سے قبل ہی روانہ ہو گئے۔ سات سپاہی ہماری کمین گاہ کے قریب سے گذرے مگر انہوں نے اس طرف آنے کی کوئی کوشش نہ کی۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو کل ہم ان پر حملہ کر دیں گے۔ ہم نے اس راستے کو چھوڑ دیا۔ مگویل نے اربانو سے رابطہ قائم کرنے کہا مگر ٹاسمیشن کے نقص کی وجہ سے کچھ نہ ہو سکا۔

ریڈیو نے مانٹی ڈور یڈو میں ایک جھڑپ کی اطلاع دی۔ یہ جواکوین کا علاقہ ہے۔ انہوں نے کامیری سے کوئی ڈیڑھ میل دور گوریلوں کی موجودگی کی خبر بھی سنائی۔

26 اگست

ہر کوشش نا کام ہو گئی۔ سات سپاہی آئے مگر وہ دو ٹولیوں میں بٹ گئے۔ پانچ تو دریا کے بہاؤ کے ساتھ چل پڑے اور دو نے دریا عبور کر لیا۔ انٹونیو نے جس کے سپرد گھات لگانے کا کام تھا وقت سے پہلے فائرنگ شروع کر دی۔ اور نشانہ خطا گیا۔ جس کے نتیجے کے طور پر وہ دونوں بھاگ نکلے اور مزید کمک طلب کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ باقی پانچوں بھی بھاگ نکلے۔ انٹی اور کوکو ان کے پیچھے بھاگ۔ مگر انہوں نے آڑ لے کر گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ ادھر سے ہم فائرنگ کر رہے تھے اور گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ ادھر سے ہم فائرنگ کر رہے تھے اور گولیاں ہمارے ہی ساتھیوں کے سروں پر سے گذر رہی تھیں۔ میں بھاگ کر باہر نکلا تو معلوم ہوا استا کیو ادھر گولیاں چلا رہا تھا کیونکہ انٹونیو نے اسے مکمل اطلاع نہ دی تھی۔ مجھے اس قدر غصہ آیا کہ میں ضبط نہ کر سکا اور انٹونیو کو بہت سست کہا۔

مارو کی علالت کی وجہ سے ہم آہستہ آہستہ آگے بڑھے اب فوجی سنبھل چکے تھے اور ہمارے سامنے پانی میں ایک ٹیلے کے ساتھ ساتھ بیس بیس تیس تیس سپاہیوں کو ٹولیوں میں آگے بڑھ رہے تھے۔ ان کا سامنا کرنے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ ان کے زیادہ سے زیادہ دو آدمی زخمی ہو نگے۔ کوکو اور انٹی نے زبردست

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

قوت فیصلہ سے کام لیا۔ اب حالات بہتر تھے مگر ماروتکلیف کی وجہ سے چل نہ سکتا تھا۔ لہٰذا ہماری رفتار سست ہوگئی۔ شام کے ساڑھے چھ بجے ہم مگویل سے ملے بغیر ہی رک گئے تاہم وہ قریب ہی تھا اور جلد ہی ہم سے آن ملا۔ موروا سی کھڈ میں رہا۔ اور چونکہ باہر نکلنا اس کے لئے ممکن نہ تھا لہٰذا ہم تین ٹولیوں میں بٹ کر سوئے۔ تعاقب کے کوئی آثار معلوم نہیں ہوتے۔

27 اگست

سارا دن باہر جانے کے راستے کی سرتوڑ تلاش میں صرف ہوا جو ابھی تک نہیں مل سکا۔ ہم رایو گرانڈے کے پاس تھے اور یمون سے گذر چکے تھے۔ کوئی مزید کھاڑی یا کھڈ نظر نہ آئی۔ لہٰذا اب ہمیں مگویل کی چوٹی کا چکر لگا کر سفر کرنا پڑے گا۔ مگر خچروں کی وجہ سے یہ بات ناممکن ہے۔ اس بات کا البتہ امکان ہے کہ ایک طرف سے پہاڑوں کا ایک چھوٹا سلسلہ عبور کر کے ہم رایو گرانڈے اور ماسی کیوری کی طرف جا نکلیں۔ مگر ہم اس کوشش کی ممکنہ کامیابی کے متعلق کل ہی علم ہو سکے گا۔ ہم علاقے کی انتہائی بلندی یعنی کوئی پندرہ سو گز تک سفر کر چکے ہیں اور چودہ سو گز کی بلندی پر سردی میں سو چکے ہیں۔ میری طبیعت اب بہتر ہے۔ مگر مار وابھی بیمار ہے۔ پانی کا ذخیرہ بھی ختم ہو چکا ہے اور اب صرف تھوڑا سا پانی اس کے لئے باقی ہے۔

ایک خوشکن واقع اور بہترین خبر! بینگنو، ناٹو اور جولیولوٹ آئے ہیں۔ ان کا سفر بہت مشکل تھا کیونکہ وارگاس اویمون میں فوج مقیم تھی اور یہ ان سے ٹکراتے ٹکراتے بچے۔ پھر انہوں نے ایک فوجی ٹولی کا تعاقب کیا جو سلادیلو کی طرف جا رہے تھے اور خودنا کا ہوا سوجا نکلے وہاں انہیں خبر ملی کہ فوج کانگری کی چوٹی پر تین دفعہ ان کی تلاش میں چڑھ چکی ہے۔ اوسوکی جس غار کے پاس یہ پہنچے وہ گوریلوں کے خلاف ایک فوجی مرکز ہے جہاں قریباً ڈیڑھ سو فوجی مقیم ہیں۔ یہ لوگ لاعلمی میں ان سے بھڑتے بھڑتے بچے۔ تاہم کامیابی سے کسی کو اپنی خبر کئے بغیر لوٹ آئے۔ اب وہ ایک بوڑھے آدمی کے کھیتوں میں تھے جہاں سے انہوں نے کچھ سرمائی مشروبات حاصل کئے مگر پینے کی کوئی اور چیز ان کے ہاتھ نہ لگ سکی۔ کیونکہ وہ جگہ ویران تھی۔ وہ دوبارہ سپاہیوں کے پاس سے ہماری گولیوں کی آواز سنتے ہوئے گذرے اور ہمارے قریب ہی رات گذاری تا کہ دوسری صبح ہمارے قدموں کے نشانات سے ہمارا سراغ لگا کر ہم تک پہنچ سکیں۔ بینگنو کے بیان کے مطابق ناٹو کا طریق کار اور برتاؤ سارا عرصہ قابل تعریف تھا۔ مگر جولیو دو دفعہ گم

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ہو گیا اور وہ سپاہیوں سے خوفزدہ بھی بہت تھا۔ بینگنو کا خیال تھا کہ جواکوین کے کچھ آدمی چند روز پہلے ان اطراف میں مقیم تھے۔

28 اگست

دن بہت کڑا اور تکلیف دہ گذرا۔ ہم نے پیاس ___ کھجور کے بنے ہوئے کیک سے دور کرنے کی کوشش کی۔ یہ اپنے آپ کو دھوکا دینے کے مترادف تھا۔ مگویل نے پابلیٹو کو ایک شکاری کے ہمراہ پانی کی تلاش میں بھیجا۔ قابل تشویش بات یہ تھی کہ اس کے پاس صرف ایک ریوالور تھا۔ سہ پہر ساڑھے چار بجے تک جب وہ واپس نہ لوٹا تو میں نے کوکو اور انچیٹو کو اس کی تلاش میں بھیجا مگر وہ خود ساری رات غائب رہے عقبی دستہ وہیں پچھلی جائے آرام پر ٹھہرا رہا۔ لہٰذا ریڈیو سے ہم کچھ نہ سن سکے۔ میرے پیش نظر کسی نئے پیغام کا امکان ہے۔ بالآخر ہمیں وہ چھوٹی گھوڑی ذبح کرنا پڑی جو دو ماہ سے ہمارے ساتھ تھی۔ میں نے اسے بچانے کی ہر امکانی کوشش کی مگر ہم سب پر بھوک کا شدید غلبہ تھا۔ اب ہمیں صرف پیاس تنگ کر رہی ہے معلوم ہوتا ہے پانی کل بھی کہیں سے دستیاب نہیں ہو سکے گا۔

ریڈیو نے ٹاٹرانڈا کے علاقے میں ایک سپاہی کے زخمی ہونے کی خبر دی۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت اپنے نقصانات کا صحیح اعلان کر دیتی ہے تو اپنے باقی اعلانات میں جھوٹ کے طومار کیوں باندھتی ہے۔ مگر حکومت کے یہ بیانات صحیح ہیں تو کاراگواٹرانڈا پتیر یلا جیسے دور افتادہ علاقوں میں کون ان سپاہیوں کو ہلاک کر رہا ہے۔ یہ تب ہی ممکن ہے کہ جواکوین کا گروہ دو حصوں میں بٹ جائے یا کوئی اور نیا گروہ اس طرح پیدا ہو گیا ہو۔

بلندی 1,200 میٹر۔

29 اگست

آج کا دن بھی بے حد مایوس کن اور تکلیف دہ گذرا۔ راستہ بنانے والوں کی پیش قدمی اور سست تھی۔ ایک روز تو وہ یہ سمجھتے ہوئے کہ ہم ماسی کیوری کی طرف جا نکلیں گے غلط سمت میں چلے گئے۔ ہم نے سہ پہر کو چار بجے کے قریب ایک قدرے نم جگہ پر پڑاؤ ڈالا۔ یہاں کچھ پودے موجود تھے جن کے گودے سے پیاس دور کرنے کی کوشش کی۔ شپاکو، استاکیو، شینو اور کچھ دوسرے ساتھیوں کے پیاس کے مارے بُرا حال ہے۔ کل ہمیں سیدھا ادھر کا رخ کرنا پڑے گا۔ جہاں سے پانی فراہم ہو سکے۔ باقی لوگ پیاس کا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بخوبی مقابلہ کررہے ہیں۔

ریڈیو سے کوئی خاص خبر نہیں سنائی دی۔ آج کی واحد اہم خبر دیبرے کے مقدمے کا ہفتہ در ہفتہ التوا تھی۔

30 اگست

حالات مزید خراب ہوتے جارہے ہیں۔ راستہ بنانے والے کئی دفعہ بے ہوش ہوگئے۔ مگویل اور ڈاریو نے اپنا پیشاب پینا شروع کردیا۔ اوچینو بھی یونہی کرنے لگا جس سے انہیں جلاب لگ گئے اور پیٹ میں درد شروع ہوگیا۔ اربانو بینگنو اور جولیو ایک کھاڑی کے ساتھ ساتھ سفر کرتے رہے اور پانی تلاش کرلیا۔ انہوں نے مجھے پیغام بھیجا کہ خچر وہاں نہیں پہنچ سکتے۔ لہٰذا میں نے ناٹو کے پاس ٹھہرنے کا فیصلہ کیا۔ انٹی وہیں پانی لے آیا اور ہم تینوں نے وہیں ٹھہر کر گوشت کھایا اور پانی سے شکم سیر ہوئے۔

نشیب کی وجہ سے ریڈیو خبریں نہ سنی جاسکیں۔

31 اگست

صبح کے وقت انچیٹو اور لیون نشیبی علاقے کی جانچ پڑتال کے لئے نکل گئے۔ سہ پہر کو چار بجے واپس انہوں نے خبر دی کہ وہاں سے آگے راستہ صاف اور خچروں کو پانی والی جگہ تک لے جایا جاسکتا ہے۔ سوچنے پر یہ انکشاف ہوا کہ مہم کا مشکل حصہ پہلے درپیش تھا اور جانوروں کو اتنی دور اس حالت میں نہیں لے جایا جاسکتا۔ لہٰذا میں نے مگویل سے کہا کہ وہ کل آخری چوٹی سے چھوٹا راستہ اختیار کرتے ہوئے آگے بڑھے اور ہم خچروں کو نیچے لے آئیں گے۔ مینلا سے ایک پیغام بھی موصول ہوا ہے جسے نقل نہیں کیا جاسکا۔

ماہانہ کارگذاری کا خلاصہ

جنگ شروع ہونے سے اب تک یہ بدترین مہینہ تھا۔ تمام غاز جہاں دستاویزیں اور دوئیاں رکھی گئیں۔ ہم سے چھین گئے۔ یہ ایک کاری ضرب تھی۔ نفسیاتی طور پر بھی اور ویسے بھی۔ مہینے کے آخر میں دو رفیقوں کا زیاں اور گھوڑے کے گوشت پر بسر اوقات کرتے ہوئے طویل مارچ نے ساتھوں کو بددل کردیا تھا اور ایک ساتھی کامبا ہمیں چھوڑ کر بھاگ گیا دوسرے حالات میں کامبا سے نجات شاید ہمارے لئے بہتر ہوتی لیکن موجودہ حالات میں اس نے سخت بددلی پھیلائی۔ باہر کے لوگوں اور جواکوین سے رابطہ منقطع ہونے اور اس کے ساتھیوں میں سے جو قیدی بنا لئے گئے تھے۔ ان کے راز منکشف کردینے سے ہمارا دستہ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کافی حد تک ہمت ہار بیٹھا۔ میری بیماری بھی غیر یقینی کیفیت کا باعث بنی اور ان کے ایک آدمی کو زخمی کر پائے۔ دوسری طرف پانی کے بغیر پہاڑوں میں دشوار سفر کے دوران رفیقوں کے کردار کے بہت سے منفی پہلو نمایاں کیے۔

اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ہمارا باہر سے ہر قسم کا رابطہ ٹوٹ چکا ہے اور مستقبل قریب میں رابطہ قائم ہونے کی کوئی امید نہیں۔

۲۔ کسانوں کی شرکت حاصل کرنے میں ہم ناکام رہے ہیں۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ پچھلے دنوں ہمارا ان سے کوئی رابطہ نہیں رہا۔

۳۔ رفیقوں کے حوصلے پست ہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ عارضی ثابت ہوں۔ ساتھیوں کے حوصلے اور انقلابی ولولہ پست ہو رہا ہے۔ پچھلے ماہ کی طرح اب بھی ہمارے اہم ترین کام دوسرے انقلابی دستوں سے رابطہ کی بحالی مزید گوریلوں کا حصول اور ان کے لئے سامان اور ادویات کی فراہمی ہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ انٹی اور کوکو نے انقلابی اور فوجی کارکردگی کا پہلے سے بھی بہتر مظاہرہ کر رہے ہیں۔

ستمبر

یکم ستمبر

علی الصبح ہم خچروں کو نیچے لے آئے۔ یہ کافی کٹھن کام تھا۔ ایک خچر تو نیچے کھڈ میں جا گرا۔ میڈ یکو ابھی روبصحت نہیں ہوا مگر میری طبیعت بہتر ہے اور میں راہ نمائی کے لئے خچروں کے آگے آگے پیدل چلتا رہا۔ راستہ ہماری توقع سے زیادہ طویل نکلا۔ شام سوا چھ بجے کے قریب ہمیں علم ہوا کہ ہم ٹارنٹو کے مکان کے قریب ایک دراڑ کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ مگویل نے اپنا سفر خاصی تیز رفتاری سے طے کیا۔ مگر اسے کے سڑک تک پہنچتے پہنچتے مکمل اندھیرا ہو چکا تھا۔ بینگنو اور اربانو اپنے سفر میں کافی محتاط تھے۔ راستے میں انہیں کوئی قابل ذکر واقعہ پیش نہ آیا۔ انہوں نے خالی مکان میں ڈیرہ جمایا جہاں فوج کے لئے نئی بیرکیں بنائی گئی تھیں۔ سپاہی اس مکان کو عارضی طور پر خالی کر چکے تھے۔ ہمیں وہاں کمپنی کا آٹا، چربی اور نمک بھی مل

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

گیا۔ ہم نے دو بکریاں ذبح کیں اور مکی کے آٹے وغیرہ سے کھانا پکا کر ضیافت اڑائی۔ تاہم اس کے لئے ہمیں ساری رات پہرہ دینا پڑا۔ دوسری صبح ہم نے وہ جگہ خالی کر دی مگر اس خالی مکان اور سڑک پر ایک پہرہ دار چھوڑتے گئے۔

بلندی_740 میٹر۔

2 ستمبر

علی الصبح ہم وہاں سے ہٹ کر دور کھیتوں کی طرف چلے گئے اور اس مکان میں پھندے لگا کر کوکو، پبلو۔ بینگو اور مگویل کو گھات میں بیٹھا کر چھوڑ گئے۔ دوسری جانب بھی ایک پہرے دار موجود تھا۔ صبح آٹھ بجے کوکو نے آ کر ہمیں اطلاع دی کہ ایک مقامی شخص وہاں ہونوریٹو کو ڈھونڈنے آیا تھا۔ وہ کل چار آدمی تھے اسے حکم دیا گیا کہ باقی تین آدمیوں کو واپس لوٹ جانے کو کہے اس میں خاصا وقت صرف ہو گیا۔ کیونکہ جہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے وہاں سے وہ مکان کوئی ایک گھنٹے کے فاصلے پر تھا۔ ڈیڑھ بجے کے قریب گولیاں چلنے کی آواز سنائی دی۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ ایک کسان کسی سپاہی کے ساتھ گھوڑا لئے آ رہا تھا کہ چینو نے جو پامبو، استاکیو کے ساتھ پہرے پر تھا۔ نعرہ لگایا "سپاہی" اور بندوق تان لی۔ سپاہی فائر کیا اور بھاگ نکلا۔ پامبو نے بھی گولی چلا دی جس سے گھوڑا ہلاک ہو گیا۔ اس سارے معاملے پر میرا ردعمل ان کے لئے حیرت انگیز تھا۔ یہ واضح نااہلی تھی۔ غریب چینو کافی شرمندہ ہوا۔ ہم نے ان چار کسانوں اور اپنے دونوں قیدیوں کو چھوڑ دیا اور انہیں ماسی کیوری کی بھیج دیا۔ کسانوں سے ہم نے ایک نو عمر سات سو ڈالر میں خریدا۔ ہیوگو کو اس کی کارکردگی کے صلے میں سو ڈالر دیئے۔ اور مزید پچاس ڈالر اسے ان اشیا کے معاوضے کے طور پر دیئے گئے جو ہم نے اس سے لی تھیں معلوم ہوا کہ جو گھوڑا ہلاک ہوا تھا اسے اپاہج ہونے کی وجہ سے ہونوریٹو کے گھر میں چھوڑ دیا گیا تھا۔ کسانوں نے بتلایا کہ ہونوریٹو کی بیوی نے گلہ کیا ہے کہ سپاہیوں نے اس کے خاوند کو مارا پیٹا اور گھر میں موجود سب اشیائے خوردنی چٹ کر گئے۔ آٹھ روز قبل جب کسانوں وہاں گئے تھے تو ہونوریٹو ایک چیتے کے ہاتھوں زخمی ہو کر ویلی گرانڈی میں بغرض علاج مقیم تھا۔ بہرحال گھر میں ہم سے ایک قبل کوئی ضرور موجود تھا کیونکہ جب ہم وہاں پہنچے تو چولہے میں آگ جل رہی تھی۔ چینو کی غلطی کی وجہ سے میں فیصلہ کیا کہ ہم رات کو وہ جگہ چھوڑ دیں اور جس راستے سے کسان گئے ہیں۔ اس کو استعمال کرتے ہوئے پہلے مکان تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ چونکہ فوج وہاں سے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

پیچھے ہٹ رہی تھی لہٰذا امکان تھا کہ اس علاقے میں بہت کم سپاہی ہوں گے۔ ہماری روانگی میں خاصی تاخیر ہوگئی۔ سہ پہر کو پونے چار بجے کے قریب ہم نے گھاٹی عبور اور وہ مکان ڈھونڈنے کی کوشش میں ناکام ہوکر مویشیوں کی ایک گذرگاہ پر ہی سو گئے۔

ریڈیو پر ہم نے ایک بڑی خبر سنی۔ کامیری کے علاقے میں جواکوین نامی کیوبا کے ایک باشندے کی سرکردگی میں دس آدمیوں کا ایک گروہ ختم کر دیا گیا۔ تاہم یہ خبر امریکن ریڈیو سٹیشن نے دی تھی اور مقامی ریڈیو سٹیشن اس بارے میں خاموش تھے۔

3 ستمبر

آج اتوار ہے۔ ایک جھڑپ بھی ہوئی۔ صبح صادق کے وقت ہم نے نیچے ماسی کیوری کی طرف نظریں دوڑائیں اور بیرونی راستے سے کچھ فاصلے پر رایوگراندے پہنچ گئے۔ سہ پہر کے ایک بجے انٹی۔ کوکو۔ بینگنو۔ پبلیٹو۔ جولیون نے اس مکان تک پہنچنے کی کوشش کی تاکہ اگر فوج وہاں موجود نہ ہو تو کچھ اشیائے ضرورت کی خریداری کر سکیں۔ تاکہ ہمارا وقت کچھ بہتر گذر سکے۔ پہلے انہوں نے کھیتوں پر کام کرنے والے دو مزدوروں کو پکڑا۔ جنہوں نے بتلایا کہ مالک وہاں نہیں ہے اور نہ ہی کوئی فوجی موجود ہے۔ البتہ اشیائے خوردونوش کافی تعداد میں دستیاب ہوسکتی ہیں۔ انہوں نے یہ خبر بھی سنائی کہ ایک دن قبل پانچ گھوڑا سوار فوجی وہاں سے بغیر رکے آگے نکل گئے ہیں۔ چند دن پہلے ہونوریٹو اپنے دونوں بیٹوں کے ہمراہ اس مکان تک گیا تھا۔ وہاں پہنچنے پر اسے چالیس سپاہیوں کی موجودگی کا علم ہوا۔ افراتفری میں ہمارے آدمیوں نے ایک سپاہی کو ہلاک کر دیا جو اپنے ہمراہ ایک کتا بھی لایا تھا۔ سپاہیوں نے انہیں گھیرے میں لے لیا مگر جب انہوں نے گولیاں چلانا شروع کر دیں تو وہ پیچھے ہٹ گئے۔ تاہم یہ لوگ وہاں سے چاول ایک دانہ بھی نہ لا سکے۔ اس علاقے پر ہوائی جہازوں نے بھی پرواز کی اور ناکاہواسو کے پاس راکٹ بھی پھینکے۔ مزدوروں نے یہ بھی کہا کہ اس علاقے میں انہوں نے کہیں گوریلوں کو نہیں دیکھا اور ان کے متعلق انہیں پہلی اطلاع ان انسانوں سے ملی تھی جنہیں ہم نے رہا کیا تھا۔

ایک بار پھر وائس آف امریکہ نے گوریلوں کی فوج کے ساتھ ایک جھڑپ کا ذکر کیا ہے کہ دس گوریلوں کے گروہ میں سے صرف ایک شخص بنام جوس کارٹیلو زندہ بچا ہے۔ کارٹیلو کا اصلی نام پاکو ہے اور چونکہ وہ ہم لوگوں کو چھوڑ کر چلا گیا تھا اور لڑائی کا علاقہ ماسی کیوری بتایا گیا ہے۔ لہٰذا یہ ساری خبر من گھڑت

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

معلوم ہوتی ہے۔

4 ستمبر

ماسی کیوری سے ہنور بٹو جانے والی سڑک پر مگویل کی سرکردگی میں آٹھ آدمیوں کا ایک گروہ گھات لگا کر بیٹھا رہا۔ مگر کوئی خاص واقعہ نہ ہوا۔ دریں اثنا ناٹو اور لیون ایک گائے کو ہماری طرف لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ بعدازاں وہ دو سدھائے ہوئے شاندار بیل لے کر آئے۔ اربانو اور کامبو دریا کے بہاؤ کے خلاف کوئی چھ میل تک گئے۔ اس سفر میں انہیں چار گھاٹیاں عبور کرنا پڑیں۔ جن میں سے ایک خاص گہری تھی۔ ہم نے اپنے خرید کردہ بیل کو ذبح کیا اور مزید خوراک اور اطلاعات کے حصول کے لئے رضا کار طلب کیے۔ انٹی۔ کوکو۔ جولیو۔ انچیٹو۔ شپا کو اور آرٹورو کا انتخاب کیا گیا۔ انٹی کو سربراہ مقرر کیے۔ پامبو اور استاکیو نے بھی ساتھ جانے کی خواہش ظاہر کی۔ انٹی کو ہدایت کی گئی کہ وہ زمیندار کے گھر علی الصبح جائے۔ حالات کا مشاہدہ کرے اور اگر فوجی وہاں موجود نہ ہوں تو ضرورت کی سب چیزیں خرید لائے۔ اگر فوجی وہاں موجود ہوں تو گھر کا محاصرہ کر لیا جائے اور کسی فوجی کو گرفتار کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ امر ذہن نشین رہے کہ ہمارے کسی آدمی کا نقصان نہ ہو اور ہر کام انتہائی احتیاط اور ہوشیاری سے کیا جائے۔

ریڈیو نے وادو ل لیسو کے پاس ایک نئی جھڑپ میں ایک گوریلے کی ہلاکت کی خبر دی ہے یہ وہی جگہ ہے جہاں کل انہوں نے دس گوریلوں کی ایک گروہ کو ہلاک کر دینے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جوا کوین کے متعلق پہلی اطلاع غلط تھی۔ دوسری طرف سرکاری خبروں سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ پیرو کا حبشی ڈاکٹر کو میری منتقل کر دیا گیا تھا اور اس کی موت پال مرتیو میں واقع ہوئی ہے یا لیڈر نے اس کی شناخت بھی کی۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہ خبر درست ہے۔ باقی اطلاعات یا جھوٹی ہیں اور یا ان اکا دکا لوگوں کے متعلق ہیں جو خوف کے باعث گوریلا یونٹ چھوڑ کر بھاگ نکلتے ہیں۔ بہرحال ماسی کیوری اور کامیری سے نشر شدہ اعلانات کا لہجہ بہت عجیب ہے۔

5 ستمبر

سارا دن کسی خاص واقعے کے بغیر گذر گیا۔ ہم نتائج کا انتظار کر رہے تھے۔ صبح ساڑھے چار بجے وہ لوگ ایک گھوڑی اور کچھ اشیائے ضرورت لے کر واپس لوٹے۔ سپاہی کاشتکار موردن کے گھر میں مقیم ہیں اور وہ شکاری کتوں کو استعمال کر کے ہمارا کھوج نکالنے ہی کو ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ رات کو سفر

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کرتے ہیں۔انہوں نے اس مکان کو گھیرے میں لے کر وہاں سے موٹانو کے مکان تک سب جھاڑیوں اور درخت کاٹ ڈالے۔مگر کسی کو تلاش نہ کر پائے۔کچھ غلہ وہاں موجود تھا۔سو وہ سو پونڈ مکی لے آئے۔بارہ بجے کے قریب وہ دریا پار کر کے پرلے کنارے کے دو مکانوں تک پہنچے۔سب مکین بھاگ چکے تھے۔ وہاں سے انہوں نے ایک گھوڑی پر قبضہ کیا۔ایک اور جگہ لوگوں نے تعاون نہ کیا تو دھمکی سے کام لیا گیا۔ انہوں نے اطلاع دی کہ اب تک انہوں نے ہمارے علاوہ کسی اور گوریلے کو اس علاقہ میں نہیں دیکھا۔ غروب آفتاب سے پہلے ہی وہ وہاں سے چل دیئے اور مورون کے مکان کے پاس سے گذرنے کے لئے رات کا انتظار کرنے لگے۔سارا کام بخیریت انجام پا گیا۔صرف آرٹورو راستہ بھول گیا اور ایک پگڈنڈی پر ہی سو گیا۔لہٰذا اسے ڈھونڈنے میں کوئی دو گھنٹے صرف ہوئے۔وہ لوگ اپنے قدموں کے نشانات چھوڑتے آئے ہیں اور اگر مویشیوں نے انہیں مٹانہ ڈالا تو ان کے ذریعے فوج ہمارا سراغ لگا سکتی ہے۔ہمارے آدمیوں کے مزاج میں حیرت انگیز تبدیلی ہو چکی ہے۔ریڈیو نے خبر سنائی ہے کہ ہلاک شدہ گوریلے کی ابھی شناخت نہیں ہو سکی۔مگر اس کی بابت جلد ہی کوئی مزید خبر سنائی جائے گی۔ہم نے کوڈ میں ایک ریڈیائی پیغام پورے کا پورا سن لیا جس میں کہا گیا ہے کہ او۔اے۔ایف (DLAF) کامیاب ہی مگر بولیویا کا وفد انتہائی غیر موزوں اور فضول افراد پر مشتمل تھا۔بی۔سی۔پی (BCP) کے ایلڈ وفلورز نے اپنے آپ کو ای۔ایل۔این (ELN) کا نمائندہ ظاہر کیا مگر جلد ہی اس کا جھوٹ کھل گیا۔انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ کول کا کوئی آدمی مذاکرت کے لئے جائے۔لوزانو کے گھر چھاپہ مارا گیا مگر وہ روپوش ہو چکا تھا۔اس کا خیال ہے کہ دیبرے کی بجائے کسی متبادل شخص کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔بس یہی خبریں تھیں۔معلوم ہوتا ہے۔ہمارا آخری پیغام ان تک نہیں پہنچا۔

6 ستمبر

بینگنو کی سالگرہ دلچسپ رہی۔صبح کے وقت ہم نے دوسری فراہم کردہ اشیا کے ساتھ مکی کی روٹی بنائی اور پھر دلیا کھایا۔پھر مگویل آٹھ آدمیوں کو اپنے ہمراہ لے کر چلا گیا اور گھات میں جا بیٹھا۔لیون نے ساتھ لے جانے کے لئے ایک بچھڑا پکڑا۔چونکہ دیر ہو چکی تھی اور دس بجے تک وہ لوگ واپس نہیں آئے تھے۔ لہٰذا میں نے اربانو کو یہ کہہ کر بھیجا کہ 12 بجے وہ گھات سے واپس لوٹ آئیں۔چند منٹ بعد ایک گولی چلنے کی آواز آئی پھر سٹین گن چلی اور بعد ازاں ہماری سمت میں ایک فائر کیا گیا ابھی ہم پوزیشن لے ہی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

رہے تھے۔ کہ اُربانو بھاگتا ہوا آیا۔ اس کی سپاہیوں کی ایک ٹولی سے مٹھ بھیڑ ہوگئی تھی جو اپنے ساتھ کتے لئے آ رہے تھے۔ فوجی تعداد میں نو تھے اور ہمیں ان کی صحیح پوزیشن کا علم نہ تھا۔ لہٰذا میں خاصا پریشان تھا۔ دریا کے کنارے کی طرف ہٹے بغیر ہم نے اپنا دفاع مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ میں نے مارو۔ پومبو۔ کامبا اور کوکو کو بھیجا میرا ارادہ تھا کہ سامان یہاں سے منتقل کر دیا جائے۔ عقبی دستے سے رابطہ قائم رکھنا بھی از حد ضروری تھا۔ ہمارے لئے لازم تھا کہ ہم ان کو متنبہ کر دیں تاکہ وہ کسی گھیرے میں نہ آ جائیں۔ پھر جھاڑیوں اور پودوں کو کاٹتا ہوا انگویل اپنے تمام آدمیوں سمیت ہم سے آملا۔ حالات کچھ یوں تھے کہ انگویل ہمارے راستے پر کوئی سنتری چھوڑے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا اور اپنی تمام توجہ جانور پکڑنے پر مرکوز رکھی۔ لیوں نے کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی۔ احتیاطاً انگویل نے واپسی کا قصہ کیا۔ اسی وقت انہوں نے گولیاں چلنے کی آواز سنی اور دیکھا کہ ان کی کمین گاہ اور جنگل کے درمیان راستے سے ایک فوجی پارٹی گذری ہے۔ وہ لوگ ان کے آگے آگے تھے۔ یہ لوگ جنگل اور جھاڑ جھنکار کاٹتے ہوئے سیدھے ہمارے پاس پہنچ۔ تین گھوڑیاں اور تین دوسرے مویشی لے کر ہم نے باطمنیان وہاں سے پسپائی اختیار کی اور چار گھاٹیاں اور دو تیز نالے عبور کرنے کے بعد پہلی جگہ سے کوئی ساڑھے چار میل دور پڑاؤ ڈالا۔ ایک گائے ذبح کی اور شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ عقبی دستے نے اطلاع دی کہ پڑاؤ کی طرف سے انہیں کافی دیر تک گولیاں چلنے کی آواز سنائی دیتی رہی جس میں مشین گن کا شور بھی شامل تھا۔

بلندی_640 میٹر۔

7 ستمبر

راستہ مختصر تھا۔ مگر پہلی گھاٹی عبور کرنے کے بعد سفر مشکل ہو گیا لہٰذا انگویل نے فیصلہ کیا کہ وہیں پڑاؤ ڈال کر ہمارا انتظار کیا جائے۔ کل ہم اچھی طرح گردوپیش کا جائزہ لیں گے۔ صورت حال کچھ یوں ہے۔ کہ ایرفورس نے اس علاقے میں ہمیں ڈھونڈنے کی کوشش ترک کر دی ہے۔ حالانکہ فوج ہمارے کیمپ تک پہنچ چکی ہے۔ ریڈیو نے کہا ہے کہ اس علاقے کو گوریلوں کا سرغنہ میں ہوں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ خوفزدہ ہیں؟ اس کا کوئی امکان نہیں۔ کیا ان کے لئے اس بلندی پر آنا ناممکن ہے؟ جو کچھ ہم کر چکے ہیں اور جو کچھ وہ ہمارے متعلق جانتے ہیں اس کے پیش نظر یہ بات بھی قرین قیاس نہیں۔ کیا ان کا ارادہ یہ ہے کہ ہم آگے بڑھتے جائیں اور وہ کسی مناسب جگہ ہم پر حملہ کر دیں۔ یہ البتہ ممکن ہے۔ کیا ان کا خیال ہے کہ ہم

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اپنی اشیائے ضرورت کی فراہمی کے لئے ماسی کیوری کے علاقے میں رہنے پر اصرار کریں گے؟ یہ بھی ممکن ہے۔ میڈیکو کی حالت اب بہتر ہے مگر پچھلی رات مجھ پر پھر دمے کا دورہ پڑا۔ میں تمام رات نہ سو سکا۔

ریڈیو نے جوس کا ریلو (پاکو) کی فراہم کردہ اہم اطلاعات کا حوالہ دیا ہے اسے ضرور معقول سزا دینی چاہیئے تا کہ دوسروں کے لئے مثال قائم ہو سکے۔ دیبرے نے اپنے خلاف پاکو کی حرکات کا ذکر کیا ہے اور کہا کہ رائفل لے کر جنگل میں شکار کھیلتا ہوا دیکھا گیا ہے۔ کروزڈیل سر کے ریڈیو نے رایو گرانڈے کے کنارے ایک گوریلا عورت ٹانیا کی لاش ملنے کی اطلاع دی ہے۔ حبشی کے متعلق خبر کی طرح اس میں بھی کوئی صداقت نظر آئی۔ ریڈیو نے خبر دی کہ اس کی لاش سانتا کروز جائی گئی ہے مگر آلتی پانو کے ریڈیو سٹیشن نے ایسی کوئی اطلاع نہیں دی۔

میں نے جو لیو سے بات چیت کی۔ اس کی حالت اب بہتر ہے مگر اس کا خیال ہے کہ ہمارے روابط مضبوط ہونے چاہئیں۔ اور ہمیں عوام میں سے مزید گوریلا لڑاکے حاصل کرنا چاہئیں۔

بلندی-720 میٹر۔

8 ستمبر

آج کا دن پرسکون ہے۔ صبح سے رات تک انٹونیو اور پامبو کی سرکردگی میں آٹھ آدمی گھات لگا کر بیٹھے رہے۔ مویشیوں کو پیٹ بھر کر چارہ ملا۔ میری گھوڑی کے زخم بھی اب بھر رہے ہیں۔ انچیٹو اور شپا کو نے دریا کے بہاؤ کے خلاف جا کر گردوپیش کا مشاہدہ کیا کہ راستہ اس قابل ہے کہ جانوروں سمیت اس پر سفر کیا جا سکے۔ کوکو اور کامبا نے دریا عبور کیا۔ پانی ان کے سینے تک آ پہنچا۔ دوسرے کا کنارے وہ ایک پہاڑی پر چڑھ گئے اور ادھر ادھر نظریں دوڑائیں مگر کوئی نئی خبر نہ لا سکے۔ میں نے مگویل اور انچیٹو کو پھر بھیجا ایک طویل مشاہدے کے بعد انہوں نے اطلاع دی کہ اس راستے پر جانوروں کو لے جانا بہت مشکل ہے۔ کل ہم اس طرف جانے کی کوشش کریں گے کیونکہ ہمیں امید ہے کہ اگر جانوروں پر سے سامان اتار لیا جائے تو وہ دریا عبور کر لیں گے۔

ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ گوریلا عورت ٹانیا کی لاش کو قبر میں اتارے جانے کے وقت بیری انٹوس وہاں موجود تھا اور اسے تمام مذہبی رسومات کے ساتھ دفن کیا گیا ہے۔ بعدازاں بیری انٹوس پورٹو ماری شیو بھی گیا۔ جہاں ہونوریٹو کا مکان ہے۔ اس نے فریب خوردہ باشندگان بولیویا سے جن کو وعدے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کے مطابق پوری تنخواہوں کی ادائیگی نہیں کی گئی تھی وعدہ کیا کہ اگر وہ سلام کرتے ہوئے فوجی چوکیوں پر پہنچ جائیں تو ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے گی۔ ایک ہوائی جہاز ہونو رایٹو کے پاس بیری انٹوس کے لئے بمباری کی مشق بھی کی۔

پوڈالیپٹ کے ایک اخبار نے چی گویرا پر تنقید کی اور اسے قابل رحم اور بظاہر غیر ذمہ دار شخصیت کہا۔ اس اخبار نے چلی کی پارٹی کے صحیح مارکسی نظریات کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ وہ میدان عمل میں صحیح طریق کار اختیار کرتے ہیں اگر مجھے اختیار نصب ہو جائے تو میں ان سب بزدلوں اور جی حضوروں کو دینا میں ننگا کردوں اور انہیں کے طریقوں سے انہیں سزا دوں۔

9 ستمبر

مگویل اور ناٹو نے اپنے مشاہدے سے واپس آکر بتلایا کہ دریا عبور تو کیا جا سکتا ہے۔ مگر جانوروں کو تیرنا پڑے گا اور ہمیں گھاٹیاں عبور کرنا پڑیں گی۔ بائیں کنارے پر ایک بڑی سی گھاٹی ہے جہاں ہم پڑاؤ ڈال سکتے ہیں۔ آٹھ آدمیوں کو انٹونیو اور پامبو کی قیادت میں پھر گھات میں بٹھا دیا گیا مگر کوئی نئی بات نہ ہوئی۔ انچیٹو سے گفت وشنید ہوئی۔ اس کا عزم پختہ ہے مگر اس کا خیال ہے کہ باشندگان بولیویا میں سے بہت سے لوگ کمزوری کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس نے گلہ کیا کہ کوکو اور رانٹی نے سیاسی کام چھوڑ دیا ہے۔ ہم نے گائے کا گوشت ختم کر ڈالا۔ اب صرف صبح کے سوپ کے لئے ران کا کچھ گوشت باقی ہے۔ ریڈیو کی واحد خبر یہ تھی کہ دیبرے کا مقدمہ کم از کم 17 ستمبر تک مزید التوا میں چلا گیا ہے۔

10 ستمبر

اچھے آثار کے باوجود آج کا دن بُرا گذرا۔ سڑک کی خرابی کی وجہ سے جانور چل نہ سکتے تھے۔ پھر ایک خچر تو بالکل ہی رک گیا۔ کیونکہ وہ قریب قریب ایک قدم بھی نہ چل سکتا تھا۔ ناچار اسے وہیں چھوڑ کر ہم آگے چل دیئے۔ دریا کے چڑھتے ہوئے پانی کے پیش نظر کوکو نے فیصلہ کیا تھا کہ اسے جلد از جلد عبور کر لیا جائے مگر چار بندوقیں، مورو کا کچھ اسلحہ اور بینگنو کے تین ٹینک شکن گولے دوسرے کنارے پر ہی رہ گئے۔ میں نے خچر کے ساتھ تیرتے ہوئے دریا عبور کیا مگر اپنے جوتے کھو بیٹھا اور اب میرے پاس موزے باقی بچے ہیں اور یہ کوئی خوشکن بات نہیں ناٹو نے ہتھیار کپڑوں کے بنڈل میں لپیٹے اور ایک مومی کپڑا لپیٹا اور دریا میں اس جگہ کود پڑا جہاں پانی کا بہاؤ سب سے تیز تھا نتیجتاً وہ سب کچھ گنوا بیٹھا۔ دوسرا خچر پہلے تو

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کنارے کے کیچڑ میں پھنس گیا اور پھر اس نے خود ہی اپنے آپ کو چھڑا کر پانی میں چھلانگ لگا دی۔ چونکہ وہ جگہ دریا عبور کرنے کے لئے موزوں نہ تھی لہٰذا پانی میں گھس کر اسے واپس لانا پڑا۔ ایک نئی جگہ سے دریا عبور کرنے کی کوشش میں لیون اور وہ خچر ڈوبتے ڈوبتے بچے۔ کیونکہ اس وقت تک طغیانی کا تیز پانی پہنچ چکا تھا۔ بالآخر ہم سب کنارے پر پہنچ گئے مگر میڈیکو کا بُرا حال ہے۔ وہ ساری رات ٹانگوں کے درد کی شکایت کرتا رہا۔ اب تک ہمارا منصوبہ یہ تھا کہ سب جانوروں کو تیرا کر دوسرے کنارے تک لے جایا جائے۔ مگر طغیانی کی وجہ سے اب بقیہ جانوروں کو ادھر لانے کے لئے پانی کم ہونے تک انتظار کرنا پڑے گا۔ علاوہ ازیں ہیلی کاپٹر اور ہوائی جہاز اس علاقے پر پرواز کرتے رہے ہیں۔ ہیلی کاپٹروں کی وجہ سے مجھے بہت تشویش ہے کیونکہ ان کے ذریعے گذرگاہوں پر پھندے لگائے جا سکتے ہیں اور سپاہیوں کو ہمارے لئے گھات میں بیٹھایا جا سکتا ہے۔ کل دریا کے بہاؤ کے خلاف سمت میں اور گھاٹی کے ساتھ ساتھ آدمیوں کو بھیج کر اپنی صحیح پوزیشن کا اندازہ کریں گے۔

سڑک ڈیڑھ دو میل۔ بلندی-780 میٹر۔

میں یہ ذکر کرنا بھول ہی گیا تھا کہ آج کوئی چھ ماہ کے بعد میں نے غسل کیا۔ میرے علاوہ اور بھی کئی لوگوں کی یہی حالت ہے۔

11 ستمبر

آج دن پُرسکون گزرا۔ دریا کے بہاؤ کے خلاف سمت میں جانچ پڑتال کے لئے گئے ہوئے لوگوں نے لوٹ کر اطلاع دی کہ جس جگہ کنارے اُتھلے ہیں وہاں سے جانور شاید پانی کم ہونے پر دریا عبور کر سکیں۔ بینگنو اور جولیو کھائی کے ساتھ ساتھ گرد و پیش کے جائزے کے لئے گئے مگر سرسری معائنے کے بعد 12 بجے تک لوٹ آئے۔ عقبی دستے کی مدد سے ناٹے اور کوکو واپس گئے تاکہ وہ اشیاء لا سکیں جو ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ وہ دوسری چیزوں کے علاوہ خچر کو بھی دریا پار سے لے آئے اور اب صرف مشین گن کی گولیوں کی ایک پیٹی پیچھے رہ گئی ہے۔

ایک ناپسندیدہ واقعہ بھی پیش آیا۔ چینو نے آکر اطلاع دی کہ ناٹو نے اس کے سامنے گوشت کا ایک ٹکڑا بھونا اور تنہا کھا گیا۔ میں چینو پر سخت ناراض ہوا کہ اس نے اسے اس بات سے روکا کیوں نہیں۔ تحقیقات پر معاملہ اور الجھ گیا کیونکہ یہ امر ثابت نہ ہو سکا کہ آیا چینو نے ناٹو کو اس کی اجازت دی تھی یا نہیں۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

چینو نے خواہش ظاہر کہ اس کی بجائے کسی اور شخص کو ناٹو کے ہمراہ کام پر بھیجا جائے لہٰذا میں نے پامبو کر اس کی جگہ بھیج دیا۔ تاہم چینو کے لئے سارا واقعہ بہت پریشان کن اور تلخ ہے۔

ریڈیو نے بیری انٹوس کے اس دعوے کی اطلاع دی کہ مجھے ہلاک ہوئے کافی عرصہ ہو چکا ہے اور میرے متعلق ساری افواہیں پراپیگنڈا ہیں۔ رات کے وقت انہوں نے پھر اعلان کیا کہ اس شخص کو جو ایسی اطلاع دے جو مجھے زندہ یا مردہ پکڑنے میں مدد دے۔ پچاس ہزار ڈالر (بیالیس سو امریکہ ڈال) انعام دیئے جائیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسلح افواج نے اسے میرے متعلق بہت تنگ کیا ہے شاید انہوں نے میرے حلیے کے متعلق علاقے میں ہوائی جہازوں سے پمفلٹ بھی پھینکے ہیں۔ ری کوٹران کا کہنا ہے کہ بیری انٹوس کی یہ پیش کش صرف ایک نفسیاتی حربہ ہے کیونکہ گوریلوں کے پختہ ارادے کسی سے پوشیدہ نہیں اور وہ ایک طویل جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

پابلیٹو سے خاصی طویل گفتگو ہوئی۔ دوسرے لوگوں کی طرح وہ بھی ہمارے رابطوں کے قطع ہو جانے پر فکرمند ہے۔ اس کا خیال ہے کہ شہروں سے رابطہ بحال کرنا ہمارے لئے ازحد ضروری ہے۔ بہر حال اس کا عزم پختہ ہے اور "فتح یا موت" کے اصول پر اسے پکا یقین ہے۔

12 ستمبر

آج کے دن کی ابتدا ایک ایسے واقع سے ہوئی جو اپنے تفریحی پہلو کے ساتھ ساتھ افسوسناک بھی تھا۔ صبح چھ بجے روانگی کے وقت استا کیو یہ خبر لایا کہ گھاٹی کی طرف سے کچھ لوگ ادھر آ رہے ہیں۔ اس نے ہتھیار سنبھالنے کو کہا اور ہم تیار ہو کر بیٹھ گئے۔ انٹونیو بھی انہیں دیکھ چکا تھا اور جب میں نے اس سے ان لوگوں کی تعداد کے بارے میں پوچھا تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے بتلایا کہ وہ پانچ افراد ہیں۔ بالاخر پتہ چلا کہ یہ سب ان لوگوں کا وہم تھا اور یہ چیز ہمارے ساتھیوں کی ہمت کے لئے خطرناک ہے کیونکہ اس کے فوراً بعد ان میں ذہنی خلجان کے متعلق بات چیت ہونے لگی۔ پھر میں نے انٹونیو سے گفتگو کی اور اس کی ذہنی حالت یقیناً اطمینان بخش نہیں۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے مگر اس نے اس بات سے انکار کر دیا کہ وہ ضرورت سے زیادہ خوفزدہ ہے۔ البتہ اس نے یہ بتلایا کہ یہ ذہنی ہیجان کم نیند کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ پچھلے چھ دن سے وہ زائد ڈیوٹی دے رہا ہے۔ زائد ڈیوٹی اسے سزا کے طور پر سونپی گئی تھی کیونکہ اس نے پہرہ پر جانے کے بعد اس امر سے انکار کیا تھا۔ شپاکو نے بھی حکم عدولی کی تھی اور اسے بھی تین روز کی زائد

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ڈیوٹی سونپی گئی تھی۔ رات کے وقت اس نے مجھے درخواست کی کہ اسے ہراول دستے میں بھیج دیا جائے کیونکہ یہاں اس کے انٹونیو سے تعلقات اچھے نہیں مگر میں نے اس کی بات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ انٹی۔ لیون اور استا کیو گھاٹی کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بہت آگے نکل گئے تا کہ دیکھ سکیں کہ ہم پہاڑیوں کے طویل سلسلے کے اس پار جا سکتے ہیں یا نہیں جو پڑاؤ سے کافی پر نظر آتی ہیں۔ کوکو۔ انچیٹو اور جولیو دریا کے بہاؤ کی مخالف سمت میں پھر روانہ ہوئے تا کہ اگر کبھی ہمیں اسی جگہ سے دریا عبور کرنا پڑے تو جانوروں کو پار لے جانے کے لئے کسی بہتر جگہ کا انتخاب کر سکیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ بیری انٹوس کی پیش کش سے خاصی سنسنی پھیل چکی ہے۔ ایک اخبار نے کہا ہے کہ بیالیس سوامریکی ڈالروں کا انعام مجھ از حد خطرناک شخص کے لئے بہت کم ہے۔ ریڈیو ہوانا نے خبر دی کہ ای ایل این (SALO) کی مدد کا اعلان کر دیا ہے۔ ریڈیائی سیاست میں یہ میری بہت خوشکن جیت ہے۔

13 ستمبر

جانچ پڑتال کرنے والے گروہ واپس لوٹ آئے۔ انٹی اور اس کے آدمیوں نے سارا دن گھاٹی کی بالائی سمت میں گذارا اور ایک خاص بلند جگہ جا سوئے جہاں بہت سردی تھی۔ یہ گھاٹی سامنے کے سلسلے سے شروع ہوتی ہے جو شمال کی طرف جا نکلتا ہے۔ اس طرف کوئی راستہ جانوروں کے سفر کے لائق نہیں کوکو اور اس کے ساتھیوں نے دریا پار کرنے کی کئی ناکام کوششیں کیں۔ انہوں نے گیارہ چوٹیاں عبور کیں اور چلتے چلتے دریائے لاپیسکا کے طویل کھڈ کے پاس جا نکلے۔ یہاں انہیں آبادی کے نشانات ملے۔ انہیں جلے ہوئے کھیت اور ایک بیل بھی دکھائی دیا۔ جانوروں کو دریا پار لے جانا بہت ضروری ہے۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ لکڑیاں جوڑ کر ایک بڑا تختہ بنایا جائے۔ اور اس پر بیٹھ کر ہم سب دریا عبور کر لیں۔ کل یہ کوشش بھی کر دیکھیں گے۔

میں نے ڈاریو سے بات چیت کی اور اسے کہا کہ اگر وہ چاہے تو ہمیں چھوڑ کر جا سکتا ہے۔ پہلے تو اس کا جواب یہ تھا کہ چھوڑ کر جانا بھی بہت خطرناک ہے۔ مگر میں نے اسے تنبیہ کی کہ یہ کوئی فراڈ نہیں اور اگر وہ ٹھہرنے کا ارادہ کر رہا ہے تو پھر اسے ہمیشہ ہمارے پاس ٹھہرنا چاہیئے۔ اس نے اس پر صاد کیا اور وعدہ کیا کہ اپنی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کریگا۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ریڈیو کی واحد خبر یہ ہے کہ دیبرے کے والد کو گولی ماردی گئی اور دیبرے سے وہ تمام کاغذات چھین لئے گئے جو اس نے اپنے مقدمہ میں صفائی اور دفاع کے لئے تیار کئے تھے۔ بہانہ یہ بنایا گیا کہ یہ مسودات سیاسی تبلیغ کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

14 ستمبر

آج کا دن سخت تھکا دینے والا تھا۔ صبح سات بجے مگویل سارے ہراول دستے اور ناٹو کو ساتھ لے کر روانہ ہو گیا۔ انہیں ہدایات دی گئیں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے وہ اسی کنارے کے ساتھ ساتھ چلتے رہیں اور کسی مناسب جگہ پر دریا عبور کرنے کے لئے لکڑیاں جوڑ کر تختہ بنائیں۔ انٹونیو سارے عقبی دستے کے ساتھ گھات میں بیٹھا رہا۔ دو اہم ون بندوقیں ایک چھوٹی سی غار میں چھپا دی گئیں جس کا ناٹو اور ولّی کو علم ہے۔ دوپہر ڈیڑھ بجے تک کوئی واقعہ رونما نہ ہوا اور ہم نے بھی سفر شروع کر دیا۔

خچروں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر سفر کرنا بہت مشکل تھا۔ مجھے دمے کی شکایت کا احساس ہوا تو میں نے اپنی سواری لیون کو دیکر خود پیدل چلنا شروع کر دیا۔ عقبی دستے کو کہا گیا کہ اگر انہیں ہماری طرف سے کوئی اور حکم موصول نہ ہو تو وہ تین بجے کوچ شروع کر دیں۔ تقریباً اسی وقت پابلیٹو یہ اطلاع لے کر آیا کہ بیل آگے پہنچ گئے تھے اور کوئی پون میل پرے دریا عبور کرنے کے لئے تختہ بنایا جا رہا ہے۔ میں جانوروں کے وہاں پہنچنے کا انتظار کر رہا ہوں۔ بالآخر سوا چھ بجے کچھ آدمی جا کر انہیں ہانک لائے۔ پھر گھوڑیاں اور خچر بھی گھاٹی عبور کر کے آ گئے اور تھکاوٹ کے باوجود ہم اس طرف روانہ ہو گئے جدھر تختہ بنایا گیا تھا۔ معلوم ہوا کہ بارہ افراد ابھی اسی طرف تھے اور دس آدمی دریا عبور کر چکے تھے۔ ہم نے بیل کے باسے گوشت کا آخری حصہ بھی ختم کر دیا اور وہیں علیحدہ علیحدہ جگہوں پر رات بسر کی۔

ڈیڑھ دو میل۔ بلندی 720 میٹر۔

15 ستمبر

اس دفعہ ہم نے کچھ زیادہ سفر طے کر لیا یعنی تقریباً تین چار میل مگر دریائے لا پیسا تک نہ پہنچ سکے۔ ہمیں دو دفعہ مویشیوں کو دریا کے پار لے جانا پڑا۔ ایک گھوڑی نے دریا پار کرنے سے انکار کر دیا۔ ابھی اس کے علاوہ نالہ اور باقی ہے اور ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ مویشی اسے عبور کر سکتے ہیں یا نہیں۔

ریڈیو سے لیولا کی گرفتاری کی خبر سنی۔ یہ شناختی تصویروں کی وجہ سے ہوا ہوگا۔ ہمارا آخری بیل بھی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

آج ذبح کرلیا گیا۔

بلندی۔780 میٹر۔

16 ستمبر

آج کا سارا دن تختے بنانے اور دریا عبور کرنے میں صرف ہوگیا۔کوئی پانچ سو میٹر اوپر جا کر ہم اپنے کیمپ پہنچے جہاں ایک چھوٹا سا چشمہ بھی موجود ہے۔ہم نے آسانی سے تختے پر دریا عبور کرلیا جسے دونوں کناروں سے رسوں کے ذریعے کھینچا جارہا تھا۔ بعدازاں انٹونیو اور شپا کو میں دوبارہ تُوتُو میں میں ہوئی۔انٹونیو نے شپا کو کو اپنی بے عزتی کرنے کی سزا کے طور پر چھ دن کی زائد ڈیوٹی بتادی۔نظم وضبط کی خاطر میں اس فیصلے کو بحال رکھا گو مجھے یقین نہیں تھا کہ یہ فیصلہ مبنی پر انصاف ہے۔رات کو ایک اور واقعہ ہوا۔استا کیو نے ناٹو پر الزام لگایا کہ اس نے ایک وقت کا کھانا زائد کھالیا ہے۔معلوم ہوا کہ یہ کھالوں پر سے اتارا گیا گوشت تھا۔خوراک کی وجہ سے بھی خاص تشویش تھی۔میڈیکو اپنی بیماری اور اس پر لوگوں کے ردعمل کے متعلق ایک اور مسئلہ لے کر میرے پاس آیا۔جولیو نے اس پر کچھ اعتراضات کئے تھے۔یہ سب باتیں انتہایہ غیراہم معلوم ہوتی ہیں۔

بلندی۔82 میٹر۔

17 ستمبر

آج گویا دندان سازی کا دن تھا۔میں نے شپا کو اور آرٹورو کے دانت نکالے۔مگویل نے دریا کی طرف کے علاقے اور بینگنو نے راستے کا جائزہ لیا۔ان کا کہنا ہے کہ اس راستے پر مویشی لے جائے تو جا سکتے ہیں لیکن انہیں کئی دفعہ تیر کر دریا عبور کرنا پڑے گا۔پلیبیو کے لئے کچھ چاول پکائے گئے کیونکہ آج اس کی بائیسویں سالگرہ ہے اور وہ ہم میں سے سب سے کم عمر ہے۔

ریڈیو نے صرف مقدمے کے مزید التوا کی خبر دی اور لیولا گزمین کی گرفتاری پر احتجاج کے متعلق کے بتایا۔

18 ستمبر

صبح سات بجے سفر شروع ہوا۔تھوڑی دیر بعد مگویل نے آکر بتلایا کہ موڑ سے آگے تین کسانوں کو دیکھا گیا ہے۔ہمیں کوئی خبر نہ تھی کہ انہوں نے بھی ہمیں دیکھ لیا یا نہیں لہٰذا ان کی گرفتاری کا حکم دیا گیا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

شپا کو نے یہ الزام لگا کر ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا کہ آرٹورو نے اس کے میگزین سے 15 کارتوس چرا لئے ہیں۔شپا کو اچھا آدمی نہیں مگر شکر ہے کہ گوا اس کا جھگڑا کیوبا کے ایک آدمی سے ہوا مگر بولیویا کے گوریلے بھی اس کی بات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔گھوڑیوں نے ہمارا راستہ تیرے بغیر طے کر لیا مگر ایک کھڈ عبور کرتے وقت مشکی گھوڑی بے قابو ہو کر جھاگ نکلی اور پھسل کر کوئی ساٹھ گز نیچے جا گری اور خاصی چوٹیں کھائیں۔ چار کسانوں کو گرفتار کر لیا گیا جو گدھوں پر پاپنڈی کے نالے کی طرف جا رہے تھے۔جو دریا کے بہاؤ کی مخالف سمت دو تین میل دور ہے۔انہوں نے بتایا کہ لا دیموگرزا اپنے آدمیوں کے ساتھ رایو گرانڈے کے کنارے شکار کھیل رہا ہے اور مچھلیاں پکڑ رہا ہے۔بینگنو نے بڑی بھاری غلطی کی کہ اپنے آپ کو کسانوں پر ظاہر کر دیا اور پھر اس کسان اور اس کی بیوی اور ساتھیوں کو نکل جانے دیا۔جب مجھے اس بات کا علم ہوا تو میرا خون کھول اٹھا اور میں نے بینگنو کو غداری اور بے ایمانی کا مرتکب قرار دیا جس کے نتیجے میں وہ دیر تک روتا رہا۔سب کسانوں کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ کل صبح انہیں ہمارے ساتھ یہاں سے پندرہ بیس میل دور زٹانو میں ان کھیتوں تک جانا ہوگا جہاں ان کی رہائش ہے۔الادینو اور اس کی بیوی بہت چالاک ہیں اور انہیں ہمارے ہاتھ خوراک بیچنے پر آمادہ کرنے کے لئے ہمارا خاصا وقت اور پیسہ ضائع ہوا۔اب ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ لیولا نے گوریلوں کے عتاب اور انتقام کے ڈر سے دو دفعہ خودکشی کی کوشش کی۔انہوں نے بہت سے اساتذہ کی گرفتاری کی اطلاع بھی دی ہے جو حکومت کے خلاف براہ راست سرگرمیوں میں ملوث تو نہیں مگر ان کی ہمدردیاں ہمارے ساتھ ہیں۔یہ سارا سلسلہ غار کی ان تصویروں سے شروع ہوا جو فوج کے ہاتھ لگ گئے تھے۔

شام کے وقت ایک چھوٹا ہوائی جہاز اور ایک ایک ہیلی کوپٹر اس علاقے پر سے گذرے۔

بلندی-800 میٹر۔

19 ستمبر

ہم جلد روانہ ہو سکے کیونکہ کسان اپنے جانور تلاش نہ کر پائے تھے۔آخر کار ان کو خوب سمجھا کر ہم اپنے قیدیوں سمیت روانہ ہو گئے۔مورو کے ہمراہ ہم آہستہ آہستہ چلنے لگے۔اور جب ہم دریا کے کنارے ٹھہرے تو ہمیں علم ہوا کہ ہراول دستے نے تین اور قیدی پکڑے ہیں۔راستہ پہلے کی طرح خاص مشکل سے کٹا۔رات کے کوئی نو بجے ہم وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہاں گنے کا صرف ایک کھیت ہے۔کچھ دیر بعد

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

عقبی دستہ بھی وہاں پہنچ گیا۔

انٹی سے میں نے خوراک کے بارے میں اس کی کمزوریوں کے متعلق بات چیت کی۔ اس نے خاصا پشیماں ہوکر جواب دیا کہ جب بھی ہم لوگوں کو ذرا سکون ملے گا تو وہ سب ساتھیوں کے سامنے اپنے طرزِ عمل کا اعتراف، تجزیہ اور اپنے آپ پر تنقید کرے گا۔ تاہم اس نے اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کی صحت سے انکار کر دیا۔

ہم اٹھارہ سو گز کی بلندی سے ہوکر گذرے اور اب ساڑھے بارہ سو گز کی بلندی پر مقیم ہیں۔ یہاں سے لوسی ٹانو تک تین یا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ بالآخر آج ہمیں گوشت نصیب ہو گیا اور میٹھے کے شوقین لوگوں نے گُڑ سے شوق فرمایا۔

ریڈیو لیولا کے کیس کو بار بار دہراتا رہا۔ سب اساتذہ مکمل ہڑتال کر چکے ہیں۔ ایک قیدی ہیوگیرا جس ہائی سکول میں کام کرتا تھا وہاں کے لوگوں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی اور تیل کی کمپنیوں کے جاگیردارانہ گٹھ جوڑ کے خلاف ان کے سب ملازمین ہڑتال کرنے والے ہیں۔ یہ وقت کا تقاضا ہے۔ میرے قلم میں اب سیاہی ختم ہونے کو ہے۔

20 ستمبر

میں نے سہ پہر تین بجے لوسی ٹانو کے ڈیرے تک جانے کے لئے سفر کا حکم دیا میرا خیال تھا کہ اندھیرا ہوتے ہی ہم وہاں پہنچ جائیں گے۔ کیونکہ تین گھنٹے میں بآسانی وہ سفر طے کیا جا سکتا تھا۔ گوندل دشواریوں کے باعث ہم 5 بجے سے پہلے روانہ ہو سکے اور پہاڑی پر ہمیں مکمل اندھیرے نے آن لیا گو ہم نے طوفان میں چلتے رہنے والا لیمپ بھی جلایا۔ تاہم ہم رات گیارہ بجے سے پہلے الڈ نیو گوٹیراز کے گھر تک نہ پہنچ سکے۔ یہ کوئی خاص آبادی نہ تھی۔ سگریٹ اور چند معمولی چیزیں تو ہمیں وہاں سے مل گئیں مگر کپڑے نہ فراہم ہو سکے۔ تھوڑی دیر اونگھنے کے بعد تین بجے صبح کاذب سے پہلے ہم آلٹو سیکو کے لئے روانہ ہو گئے جو وہاں سے کوئی دس میل دور ہے ہم نے میئر کا ٹیلیفون قبضے میں کر لیا مگر بعد ازاں معلوم ہوا کہ برسوں سے اسے استعمال میں نہیں لایا گیا اور اس کی تاریں بھی ٹوٹ چکی ہیں۔ میئر کا نام وارگاس ہے اور اس نے حال ہی میں یہ عہدہ سنبھالا ہے۔

ریڈیو سے کوئی اہم خبر موصول نہیں ہوئی۔ ہم ساڑھے بائیس سو گز کی بلندی تک چڑھے۔ لوسی ٹانو

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ساڑھے سترہ گز کی بلندی پر واقع ہے۔

ڈیرے تک پہنچے کے لئے کوئی پانچ میل پیدل چلنا پڑا۔

21 ستمبر

بھگی رات کوئی تین بجے ہم چاند کی روشنی میں ایک ایسے راستے پر روانہ ہو گئے جس کا ہم پہلے پتہ کر چکے تھے۔ نو بجے تک ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر چلتے رہے اور اس دوران ساڑھے پچیس سو گز کی بلندی تک بھی پہنچے۔ اس سے زیادہ بلندی تک ہم اپنے سفر میں پہلے کبھی چڑھے تھے۔ پھر کچھ راہ گیروں سے سامنا ہوا، جنہوں نے ہمیں آلٹوسیکو کا راستہ بتلایا جو ابھی تقریباً 5 میل دور تھا۔ رات کے کچھ حصہ اور صبح وہاں پہنچنے میں صرف ہو گئے۔ نیچے پہلے مکان تک پہنچتے ہی ہم پیرا مینی کے کنارے ایک پن چکی پر چلے گئے (بلندی 1750 گز) یہاں کے لوگ ہم سے خوفزدہ ہیں اور دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آلٹوسیکو تک 5 میل کا فاصلہ ہم نے پونے پانچ گھنٹے میں طے کیا۔

22 ستمبر

جب ہم آلٹوسیکو پہنچے تو معلوم ہوا کہ حکام کو ہمارے متعلق خبردار کرنے کے لئے میٹر کل سے باہر گیا ہوا ہے۔ سزا کے طور پر ہم نے اس کے گھر اور کھیتوں کی ہر چیز قبضے میں لے لی۔ آلٹوسیکو تقریباً پچاس گھروں پر مشتمل ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو تقریباً پونے چوبیس سو گز کی بلندی پر واقع ہے۔ یہاں خوف وتعجب کے ملے جلے جذبات کے ساتھ ہمارا خیر مقدم کیا گیا۔ ہم نے اشیائے ضرورت کی فراہمی شروع کر دی۔ اور جلد یہی ہمارے کیمپ میں جو آبپاشی والی جگہ کے پاس خالی مکان میں تھا۔ خاصی چیزیں جمع ہو گئیں۔ جو ٹرک والی گرانڈی کی طرف سے آتا تھا وہ آج نہ آیا۔ جس سے اس یقین کو مزید تقویت پہنچی کہ میٹر ہمارے متعلق لوگوں کو خبردار کرنے ہی گیا ہوا تھا۔ مجھے اس کی بیوی کا رونا دھونا برداشت کرنا پڑا جو خدا اور اپنے بچوں کا واسطہ دے کر ہماری حاصل کردہ اشیا کی قیمت مانگ رہی تھی۔ تاہم میں اس پر رضامند نہ ہوا۔ رات کے وقت انٹی مقامی سکول (پہلا دوسرا گریڈ) کسانوں کے سامنے ہماری انقلابی مہم اور مقاصد پر تقریر کی جسے وہ حیرت اور خاموشی سے سنتے رہے۔ صرف مقامی استاد نے ہم سے ایک سوال کیا کہ آیا ہم شہروں میں لڑیں گے یا نہیں۔ اس کی شخصیت میں کسی ہوشیار کسان اور وکیل کا امتزاج معلوم ہوتا تھا۔ اس نے سوشلزم پر بہت سے سوال کئے۔ ایک لمبے تڑنگے لڑکے نے ہماری راہ نمائی کے لئے اپنی خدمات پیش

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کیں۔ مگر ہمیں اس استاد کے متعلق تنبیہہ کیا اور کہا وہ لومڑی کی طرح عیار شخص ہے۔ رات ڈیڑھ بجے کے قریب ہم اسانتا املیپیا کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور کوئی دس بجے وہاں پہنچے۔

بلندی-1300 میٹر۔

بیری انٹوس اور اوونڈو نے ایک پریس کانفرنس منعقد کی جہاں انہوں نے قبضہ شدہ کاغذات سے تمام اعداد و شمار ظاہر کر دینے کی پیش کش کی اور خیال ظاہر کیا جو اکوین کے گوریلوں کا گروہ ختم کیا جا چکا ہے۔

23 ستمبر

اسی جگہ سنگتروں کا ایک خوبصورت باغ تھا۔ جس میں اب بھی کافی پھل لگا ہوا ہے۔ دن بھر آرام کرنے اور سونے میں گذرا۔ مگر اس جگہ پہرے کی اشد ضرورت تھی۔ ایک بجے ہم سو کر اٹھے اور دو بجے وہاں سے لوما لارگا کی طرف روانہ ہو گئے۔ جہاں ہم دوسری صبح طلوع آفتاب کے وقت پہنچے۔ ہم ساڑھے بائیس سو گز کی بلندی پر سے گذرے۔ آدمیوں نے کافی بوجھ اٹھایا ہوا تھا۔ لہٰذا ہماری رفتار بہت سست تھی۔ بینگنو کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھا کر مجھے بدہضمی کی شکایت ہو گئی۔

24 ستمبر

ہم لوما لارگا میں اس ڈیرے پر اس حالت میں پہنچے کہ میرے کلیجے میں تکلیف تھی اور میں مسلسل قے کر رہا تھا۔ سب لوگ بے سود پیدل سفر سے بے حد تھکے ہوئے تھے۔ میں نے پوجیو کے راستے پر چوراہے میں رات بسر کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک جانور جو ہم سٹنیز وارگاس نامی کسان سے خریدا تھا ذبح کیا۔ ہماری آمد پر اس کے علاوہ باقی سب کسان اپنے گھر چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے۔

25 ستمبر

جلد ہی ہم پوجیو پہنچ گئے وہاں کے کچھ لوگوں نے ایک روز قبل ہم کو نیچے دیکھا تھا۔ ''ریڈیو بمبا'' نے بھی لازماً ہمارا ذکر کیا ہے۔ پوجیو قدرے بلندی پر واقع ایک چھوٹی سی جاگیر ہے جو لوگ پہلے ہمیں دیکھ کر

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بھاگ نکلے تھے رفتہ رفتہ لوٹ آئے اور ہم سے بڑی خوش اخلاقی سے پیش آئے۔علی الصبح ایک سپاہی وہاں سے واپس لوٹا تھا جو سرانو سے ایک مقروض کو گرفتار کرنے آیا تھا۔اب ہم ایسے علاقے میں ہیں جہاں ہمارے تینوں حصے یکجا ہو گئے ہیں۔کیونکہ اس کی صحت ابھی درست نہیں ہوئی۔کسانوں کا کہنا ہے کہ انہیں اس سارے علاقے میں فوج کے متعلق کوئی اطلاع نہیں۔ہم چلتے گئے۔حتیٰ کہ ___ (خالی جگہ) پہنچ کر ہم سڑک کے کنارے ہی سو گئے۔کیونکہ مگویل نے ان احتیاطی تدابیر پر عمل نہیں کیا تھا جو میں نے اسے بتائی تھیں۔ہیگویراز کا میئر اس علاقے میں ہے۔ہم نے پہرے دار کو حکم دیا کہ اسے گرفتار کر لے۔

بلندی-1800 میٹر

انٹی اور میں نے کامبا سے بات چیت کی۔وہ ہیگویرا تک ہمارے ساتھ چلنے پر رضا مند ہو گیا جو پکارا کے قریب واقع ہے۔وہاں سے وہ ہمیں چھوڑ کر سانتا کروز کی طرف نکل جانے کی کوشش کرے گا۔

26 ستمبر

شکست صبح کے وقت ہم پکاشو پہنچے جہاں شخص جشن میں مشغول تھا (بلندی 2280 گز اس سے زیادہ بلندی تک ہم اب تک نہیں گئے تھے) کسانوں نے ہم سے بہت اچھا برتاؤ کیا۔ہم نے کسی خدشے کے بغیر سفر جاری رکھا حالانکہ اوواندو نے بتایا تھا کہ میری گرفتاری کسی بھی وقت عمل میں آسکتی ہے۔ہیوگیرا پہنچنے تک ہر چیز بدل چکی تھی۔مرد غائب ہو چکے تھے اور صرف چند عورتیں موجود تھیں۔کوکو ٹیلیگراف کے دفتر میں گیا کیونکہ وہاں ٹیلیفون موجود تھا۔وہ بائیس تاریخ کے موصول کردہ ایک پیغام بھی لایا جو والی گرانڈی کے سب پریفیک نے یہاں کے میئر کو بھیجا تھا کہ اس علاقے میں گوریلے موجود ہیں اور ان کے متعلق ہر خبر والی گرانڈی بھیجی جائے جس کے اخراجات ادا کر دیئے جائیں گے۔میئر بھاگ چکا تھا۔مگر اس کی بیوی نے بتلایا کہ ہمارے متعلق کوئی خبر نہیں بھیجی گئی۔کیونکہ جگیوئے میں بھی جو یہاں سے اگلا قصبہ تھا۔جشن منایا جا رہا تھا۔دوپہر ایک بجے کے قریب ہراول دستہ جگیوئے کے لئے عازم سفر ہوا تا کہ وہاں میڈیکو اور گھوڑوں کا کوئی بندوبست کیا جائے۔تھوڑی دیر بعد جب میں قصبے کے واحد آدمی سے باتیں کر رہا تھا جو بہت خوفزدہ تھا تو کوکو تجارت کرنے والا ایک شخص وہاں پہنچا اور اس نے بتلایا کہ وہ والی گرانڈی اور پکارا کی طرف سے آ رہا ہے اور اس نے راستے میں کوئی خلاف معمول چیز نہیں دیکھی۔وہ خاصا پریشان

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

نظر آ رہا تھا جس کا سبب اس نے ہماری موجودگی بتلائی میں نے دونوں افراد کو ان کے بعد میں ثابت ہونے والے جھوٹوں کے پلندے کے باوجود چھوڑ دیا۔ جب ڈیڑھ بجے کے قریب میں پہاڑی کی چوٹی کی طرف گیا تو ہر طرف سے گولیاں چلنے کی آواز آنے لگی۔ ہم بری طرح نرغے میں پھنس چکے تھے۔ میں نے گاؤں میں حفاظتی اقدامات کو مضبوط کیا اور بچ نکلنے والے آدمیوں کی واپسی کا انتظار کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ رایو گرانڈے کی طرف جانے والی سڑک کو پسپائی کے لئے استعمال کیا جائے۔ چند لمحے بعد بینگنو زخمی ہو کر واپس لوٹا۔ پھر انچیٹو اور پبلیٹو بھی زخمی حالت میں لوٹے۔ پبلیٹو کا پاؤں بری طرح زخمی تھا۔ مگویل، کوکو اور جولیو زخمی ہو کر وہیں گر گئے تھے اور کامبا اپنا تھیلا چھوڑ کر غائب ہو گیا تھا۔ جلد ہی عقبی دستے نے وہ راستہ اختیار کر لیا اور میں نے دونوں گھوڑیوں کو لے کر ساتھ چل پڑا۔ عقب سے ہم پر فائر کئے گئے۔ یہ گولیاں کافی نزدیک سے چلائی گئی تھیں۔ اس وجہ سے ہمیں بار بار کنار پڑتا۔ پھر انٹی ہم سے علیٰحدہ ہو گیا۔ ہم نے ایک جگہ چھپ کر کوئی آدھ گھنٹے تک اس کا انتظار کیا۔ جب پہاڑی کی طرف سے ہم پر بے تحاشا گولیاں چلنے لگیں تو ہم نے اسے وہیں چھوڑ جانے کا فیصلہ کیا مگر کچھ دیر بعد وہ خود ہی ہم سے آن ملا۔ اس وقت ہمیں احساس ہوا کہ لیون غائب ہے۔ انٹی بتلایا کہ جب وہ ہماری تلاش میں آ رہا تھا۔ تو اس نے لیون کا تھیلا ایک کھڈ میں گرا ہوا دیکھا تھا۔ ہم نے دور سے ایک آدمی دیکھ کر جو گھاٹی عبور کرتے تیزی سے ہماری آ رہا تھا یہی نتیجہ نکالا کہ وہ لیون ہے۔ سپاہیوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لئے ہم نے گھوڑیوں کو گھاٹی کی طرف جانے دیا۔ اور خود ایک دوسری گھاٹی سے جس میں کڑوے پانی کا ایک نالہ بہہ رہا تھا ہوتے ہوئے ایک محفوظ جگہ پہنچ گئے۔ بارہ بجے کے قریب ہم وہیں لیٹ کر سو گئے کیونکہ مزید آگے جانا ناممکن تھا۔

27 ستمبر

شام نو بجے ہم نے اپنا سفر دوبارہ شروع کیا اور کوئی ایسی جگہ تلاش کرنے لگے جہاں سے اوپر چڑھا جا سکے۔ صبح سات بجے کے قریب ہمیں ایک ایسی جگہ تو نظر آ گئی مگر جدھر ہم جانا چاہتے تھے اس کے مخالف سمت میں واقع تھی۔ سامنے ایک خشک پہاڑی تھی جہاں کسی خطرے کا اندیشہ نہ تھا۔ مزید کچھ بلندی پر آ کر ہم ایک جنگل میں سے گذرے تا کہ ہوائی جہازوں سے محفوظ رہیں۔ پہاڑی پر ہمیں ایک راستہ نظر آیا۔ مشاہدے پر انکشاف ہوا کہ ایک روز قبل تک اس راستے پر سے کوئی شخص نہ گذرا تھا۔ چھٹپٹے کے وقت

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ایک سپاہی اور کسان پہاڑی پر چڑھنے لگے اونصف بلندی تک آکر کھیل میں مصروف ہوگئے۔ تاہم وہ ہمیں نہ دیکھ پائے۔ انچیتو نے گردوپیش گھوم پھر کر جائزہ لیا تو اسے کچھ فاصلے پر ایک مکان میں سپاہیوں کی ایک ٹولی نظر آئی۔ یہی راستہ ہمارے لئے آسان تھا اور جواب ان کی موجودگی کی وجہ سے ہمارے لئے بند ہو چکا تھا۔ صبح کو ہم نے سپاہیوں کی ایک لمبی قطار کو ایک قریبی پہاڑی پر چڑھتے ہوئے دیکھا۔ بعدازاں دوپہر کے وقت ہمیں کچھ گولیاں چلنے کی آواز سنائی دی۔ پھر مارٹر چلنے کی آواز آئی اور ہم نے سپاہیوں کا پکارتے سنا۔ ''وہ وہاں موجود ہے''، ''باہر نکل آؤ''، ''باہر نکلتے ہو یا نہیں'' اور ساتھ ہی کچھ مزید گولیاں چلنے کی آواز معلوم نہیں اس شخص کا کیا حشر ہوا۔ ہمارا خیال ہے یہ کامبا تھا۔

اندھیرا ہوتے ہی ہم نے دوسری طرف اتر کر پانی تک پہنچنے کی کوشش کی اور پہلے سے ذرا زیادہ گھنے جھنڈ میں ٹھہرے۔ پانی کو اس گھاٹی میں تلاش کرنا لازم ہے کیونکہ دوسری طرف پانی ملنے کی قطعاً کوئی امید نہیں۔

ریڈیو نے خبر دی کہ گیلنڈ کے دستے کے ساتھ جھڑپ میں میرے تین آدمی ہلاک ہوگئے۔ ان کی لاشوں کو شناخت کے لئے ولّی گرانڈی میں لے جایا جا رہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کامبا اور لی ون گرفتاری سے بچ نکلے ہیں۔ اس بار ہمارا بے حد نقصان ہوا۔ کوکو کی ہلاکت کی وجہ سے ہمارا بہت نقصان ہوا۔ مگویل اور جو لیوغضب کے جیالے اور بہادر تھے اور ہمارے نزدیک ان تینوں کی قدر و قیمت کسی تعریف کی محتاج کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ لیون بھی ٹھیک جا رہا ہے۔

بلندی:1750 گز۔

28 ستمبر

آج کا دن فکر و تشویش میں گذرا۔ ایک دفعہ ہمیں نظر آنے لگا کہ یہ ہمارا آخری دن ہوگا۔ علی الصبح کچھ ساتھی پانی لے آئے۔ فوراً بعد انٹی اور وِلی نیچے کھڈ میں بہتے ہوئے نالے کی طرف اترنے والے کسی راستے کی تلاش میں نکلے۔ مگر وہ جلد ہی لوٹ آئے اور بتایا سامنے والی پہاڑی قدموں کے نشانات سے پٹی پڑی ہے اور اِس وقت ایک کسان گھوڑے پر سوار اِس پر چڑھ رہا ہے۔ دس بجے ہمارے سامنے ہی 46 سپاہی اپنے تھیلے کمے سے لٹکائے نکلے اور انتہائی سست رفتاری سے میری طرف چلنے لگے۔ بارہ بجے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کے قریب ایک اور گروہ نمودار ہوا۔ اس دفعہ وہ تعداد میں 77 تھے اس پر مستزاد یہ کہ کسی نے گولی چلا دی اور سپاہیوں نے فوراً لیٹ کر پوزیشنیں لے لیں۔ ان کے افسر نے ان کو نیچے کھڈ تک جانے کا حکم دیا جو ہماری کھڈ سے مشابہ تھی۔ بالآخر انہوں نے وائرلیس سے ایک دوسرے کو بتایا کہ راستہ صاف ہے ___ اور یوں بظاہر مطمئن ہو کر انہوں نے دوبارہ اپنا سفر شروع کیا۔ ہماری پناہ گاہ کچھ اس طرف واقع تھی کہ بلندی پر سے کئے گئے کسی حملے کا سدباب ناممکن تھا اور اگر اس وقت ہم دیکھ لئے جاتے تو ہمارے بچ نکلنے کے بہت کم امکانات تھے۔ ایک سپاہی جو پیچھے رہ گیا تھا ایک تھکے ہوئے کتے کو ساتھ لے کر جاتا ہوا دکھائی دیا جسے وہ تیز چلانے کیلئے اس کی زنجیر کھینچ رہا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایک کسان لوٹ کر آتا ہوا دکھائی دیا اور اس کے بعد امن ہو گیا مگر جب گولی کی آواز کے ساتھ سپاہی ہوشیار ہو گئے تھے۔ تو ہم لوگوں میں سنسنی دوڑ گئی تھی۔ سب سپاہیوں نے اپنے اپنے تھیلے اور پشتارے اٹھائے ہوئے تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ فوج وہاں سے ہٹائی جا رہی تھی۔ اس مکان میں بھی رات کو کوئی روشنی نظر نہ آئی اور نہ ہی چھٹپٹے کے وقت گولوں کی کوئی آواز آئی جس سے سپاہی عموماً رات کا استقبال کرتے ہیں۔ کل تمام دن ہم اردگرد کا جائزہ لیں گے۔ آج ہلکی سی بارش بھی ہوئی۔ تاہم میرے اندازے کے مطابق اتنی بارش ہمارے قدموں کے نشانات کو نہیں مٹا سکتی۔

ریڈیو نے کوکو کے شناخت کئے جانے کی خبر سنائی۔ جولیو کے متعلق واضح نہ تھی۔ مگویل کو انہوں نے غلطی سے انٹونیو سمجھا جس کی ملیلا میں اہمیت بھی بتائی گئی۔ شروع میں انہوں نے میری موت کی خبر سنائی۔ تاہم بعد ازاں اس کی تردید کر دی۔

29 ستمبر

ایک اور مشکل دن! گرد و پیش کا جائزہ اور راستے کی تلاش: انتی اور انیچیو علی الصبح نکل گئے تاکہ سارا دن مکان کی نگرانی کر سکیں۔ صبح صبح سڑک پر کوئی حرکت نظر آئی اور تھوڑی دیر بعد بہت سے سپاہی اپنے تھیلوں کے بغیر نظر آئے۔ وہ دو مخالف سمتوں میں جا رہے تھے۔ مزید چند سپاہی نیچے سے گدھے لئے آ رہے تھے۔ جنہیں وہ لاد کر واپس لے گئے۔ سوا چھ بجے انتی لوٹ کر آیا اور اطلاع دی کہ 16 سپاہیوں کا جو نیچے اتر کر مکان اور کھیتوں کی طرف گئے تھے۔ بعد ازاں کچھ پتہ نہ چل سکا۔ معلوم ہوتا ہے گدھوں پر کوئی چیز وہیں لادی جاتی تھی۔ اس کی اطلاعات کی روشنی میں اس سڑک کو اختیار کرنے کا فیصلہ کرنا مشکل

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کام تھا۔ کیونکہ ممکن ہے سپاہی ادھر گھات لگائے بیٹھے ہوں اور ان کے پاس کتے تو بہر حال موجود ہی ہیں جو فوراً ہماری موجودگی ان پر ظاہر کر دیں گے۔ کل دو مزید آدمی تحقیق و تفتیش کے لئے جائیں گے۔ ایک تو پہلی جگہ کی طرف جائے گا اور دوسرا سپاہیوں کے استعمال کردہ راستے سے گذرتے ہوئے پہاڑی سلسلے پر جہاں تک ممکن ہو سکا آگے جائے گا اور کوئی راستہ ڈھونڈ نکالنے کی کوشش کرے گا۔

30 ستمبر

ایک اور مشکل اور تشویش ناک دن! صبح کے وقت چلّی کے ریڈیو ملما سیدا نے اطلاع دی کہ فوج کے اونچے حلقوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ''چی گویرا'' کو ایک گھنے پہاڑی جنگلی کی گھاٹی میں گھیر لیا گیا ہے۔ مقامی ریڈیو سٹیشن خاموش ہیں۔ تھوڑی دیر بعد سپاہیوں نے دوسری طرف جانا شروع کر دیا۔ انی سیٹو اور پاشو نے اطلاع دی کہ بارہ بجے چالیس سپاہی روانہ ہوئے اور اس مکان میں جا کر جہاں انہوں نے پہلے ڈیرہ ڈالا تھا۔ نگرانی کرنے لگے جب کہ باقی گروہ ہتھیاروں سے لیس تیار کھڑے تھے۔ انٹی اور روتی نے لوٹ کر بتایا کہ رایو گراندے یہاں سے سیدھا کوئی ڈیڑھ میل دور ہے۔ گھاٹی پر تین مکانات نظر آ رہے ہیں اور پڑاؤ ڈالنے کے لیے ایسی جگہیں موجود ہیں جہاں اطراف و کنار سے ہمیں دیکھا نہ جا سکے۔ پانی کا انتظام ہو گیا اور 10 بجے کے قریب رات کو ہم نے وہ تکلیف دہ سفر شروع کیا۔ چینو کی وجہ سے ہماری رفتار بہت سست تھی کیونکہ اس لئے اندھیرے میں سفر کرنا مشکل تھا۔ بینگنو اب بہتر ہے مگر میڈیکو کی طبیعت ابھی نہیں سنبھلی۔

ماہانہ تجزیہ

اس مہینے ہماری حالت سنبھل جانی چاہیئے تھی اور ہم اس میں کامیاب بھی ہونے والے تھے مگر مگویل کوکو اور جولیو سپاہیوں کے پھندے میں پھنس کر نرغے میں آ گئے اور اس سے سارا معاملہ بگڑ گیا اور ہم خطرناک حالات کا شکار ہو گئے۔ مزید براں لیون بھی گم ہوا۔ کامیابی کی کوئی اطلاع نہیں۔

چھوٹی چھوٹی جھڑپیں بھی ہوئیں جن میں ہم نے ایک گھوڑا مارا۔ ایک سپاہی زخمی کیا۔ اربانو کا ایک فوجی گروہ کے ساتھ مقابلہ ہوا اور بعد ازاں لاہیگویرا کا افسوس ناک نرغہ۔ ہمارے خچر پیچھے رہ گئے ہیں اور میرا خیال ہے اب ایک لمبے عرصے تک ہم ایسے جانوروں کو استعمال نہیں کریں گے تا آنکہ دمے کا دورہ مجھے ان کے استعمال پر مجبور کر دے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ادھر دوسرے گروہ کے متعلق خبر درست معلوم ہوتی ہے۔ اور اب اسے ختم سمجھنا چاہیئے۔ تاہم یہ ممکن ہے کہ اس سے بچی ہوئی کوئی چھوٹی ٹکڑی فوج سے بچتی بچاتی پھر رہی ہو کیونکہ اکٹھے سات گوریلوں کی موت کی خبر اگر غلط نہیں تو اس میں مبالغہ ضروری ہے۔

سب سے اہم کام یہ ہے کہ کسی صورت یہاں سے بچ نکلیں اور کسی بہتر علاقے میں پہنچ کر رابطہ بحال کریں۔ گو ہمارا لاپاز ہمارا سارا نظام درہم برہم ہو گیا ہے اور وہاں فوج کے ہاتھوں ہم نے بڑی ہزلیت اٹھائی ہے۔ باقی ساتھیوں کے عزم ارادہ میں ابھی تک بحال ہے۔ میں ولّی کے بارے میں خاصا فکرمند ہوں اگر اس سے میری گفتگو کامیاب نہ رہی تو شاید مزید چند جھڑپوں کے فائدہ اٹھا کر از خود ہم سے علیٰحدہ ہو کر بھاگنے کی فکر کرے۔

اکتوبر

یکم اکتوبر

آج کوئی نئی بات نہیں ہوئی۔ علی الصبح ہم ایک چھدرے جنگل میں پہنچے وہاں ہم نے ڈیرہ ڈالا اور مختلف ناکوں پر پہرہ دار مقرر کر دیئے چالیس سپاہی چند فائر کرنے کے بعد ایک کھڈ کے راستے پسپا ہو گئے۔ ہم اس کھڈ پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ دو بجے آخری فائر سنے گئے۔ چھوٹے گھر میں کوئی آدمی معلوم نہیں ہوتا حالانکہ اُربانو نے پانچ سپاہیوں کو یونہی بے مقصد چلتے اس طرف آتے دیکھا تھا۔ میں نے یہاں ایک دن ٹھہرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ جگہ اچھی ہے اور یہاں سے دشمن کے سپاہیوں کی نقل وحرکت کی نگرانی ہو سکتی ہے۔ اس لئے نرغے میں آنے کا امکان نہیں۔ پاچو، ناٹو، ڈیریو اور اُستاکیو کے ہمراہ پانی کی تلاش میں باہر گیا اور 9 بجے کے قریب واپس آیا۔ چپاکو نے دھوپ میں سکھائے ہوئے گوشت کے پارچے تقسیم کئے جس سے بھوک کی کچھ تسکین ہوئی، کوئی خبر نہیں آئی۔

2 اکتوبر

تمام دن سپاہیوں کا کوئی نشان نظر نہیں آیا۔ کچھ رکھوالی کے کتے چند بھیڑوں کے ساتھ ادھر آ نکلے اور بھونکنے لگے۔ ہم نے کھڈ کے قریب والے باغ سے بچتے ہوئے نیچے جانے کا فیصلہ کیا اور چھ بجے چل پڑے کھائی عبور کرنے سے پیشتر کھانا پکانے کے لئے ہمارے پاس کافی وقت تھا۔ لیکن ناٹو راستہ کھو بیٹھا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اسے نکل جانے کی دھن لگی ہوئی تھی۔ جب ہم نے واپسی کا فیصلہ کیا تو ہم سب راستہ کھو بیٹھے اور انجام کار ہمیں رات چوٹی پر گزارنی پڑی۔ جہاں ہمیں نہ پانی میسر آیا نہ کھانا پکا سکے۔ ریڈیو نے تین ستمبر کوئی سپاہیوں کے پیچھے ہٹنے کی وضاحت کی۔ لاکرزویل سرے آمدہ کے مطابق ابراویل کو نیل (Qui NAL) میں فوج کی ہماری ایک چھوٹی سی پارٹی سے جھڑپ ہوئی۔ دونوں طرف کوئی نقصان نہیں ہوا۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ ہماری پسپائی کے راستے پر خون کے نشانات ملے۔ اس خبر کے مطابق گوریلا پارٹی میں چھ آدمی تھے۔

3 اکتوبر

ایک طویل دن۔ غیر ضروری کشمکش سے بھرپور جب ہم اپنے پڑاؤ پر پہنچنے کے لئے جمع ہو رہے تھے تو اُربانو آیا۔ وہ یہ خبر لایا کہ اس نے گزرتے ہوئے چند کسانوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ''یہی وہ لوگ ہیں جو کل رات باتیں کر رہے تھے'' حالانکہ ہم اس وقت سڑک پر سفر میں تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ رپورٹ درست نہیں۔ لیکن میں نے اسے صحیح تصور کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ بغیر پیاس بجھائے ہم اس چوٹی تک پہنچیں جہاں سے سپاہیوں والی سڑک نظر آتی ہے۔ باقی تمام دن خاموشی سے گزرا۔ شام کے وقت ہم نیچے اُترے اور کافی بنائی باوجود تُرش پانی اور گندی کتیلی کے یوں معلوم ہوا جیسے ہم آب حیات پی رہے ہوں۔ اس کے بعد ہم نے یہاں کھانے کے لئے مکئی سے کھانا تیار کیا اور سانبھر کے گوشت میں چاول پکا کر ساتھ جانے کے لئے رکھ لیا۔ دیکھ بھال کے بعد ہم نے تین بجے سفر شروع کیا۔ ہم کھیتوں اور باغوں سے گریز کرتے ہوئے انتخاب کی ہوئی کھاڑی پر آنکلے۔ یہاں پانی نہیں لیکن سپاہیوں کے قدموں کے نشان یہاں ملتے تھے۔

ریڈیو نے دو قیدیوں کے بارے میں خبر دی۔ انیٹو نیو ڈومنگیز ملورز (لیون) اور اور لانڈو جمینیز بازان (کامبا) ریڈیو نے یہ بھی کہا کہ کامبا نے فوج کے خلاف جنگ کرنے کے جرم کا اعتراف کر لیا ہے جب کہ لیون نے کہا کہ اس نے صدر کے وعدوں کا یقین کر کے ہتھیار ڈالے ہیں۔ دونوں فرنانڈو کے بارے میں کافی اطلاعات دیں۔ اس کے بیماری کے بارت میں اور باقی کئی باتوں کے بارے میں معلوم نہیں اس کے علاوہ انہوں نے کیا کچھ بتایا جو نشر کیا گیا۔ یوں دو ''دلیر گوریلوں'' کا افسانہ ختم ہوا۔

(بلندی 1625 گز)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

دیبرے سے ایک انٹرویو سنا۔ ایک طالبعلم کی انگیخت کے جواب میں اس نے بہت جرأت کا ثبوت دیا۔

14 اکتوبر

کھاڑی میں آرام کرنے کے بعد ہم دریا کے بہاؤ کے رخ آدھ گھنٹے تک چلتے گئے۔ حتیٰ کہ ایک دوسری گھاٹی تک پہنچے جو اس سے ملتی تھی۔ ہم اوپر چڑھنے لگے اور دھوپ سے بچنے کے لئے تین بجے تک آرام کیا۔ وہاں ہم دیکھ بھال والے دستے سے ملے جو بغیر پائے چوٹی کھڈ تک آنکلا تھا پانی بجے ہم نے کھاڑی کو چھوڑا اور ساڑھے سات بجے تک ایک پگڈنڈی پر چلتے رہے۔ اب گہرا اندھیرا ہو چکا تھا۔ اس لئے ہم تین بجے تک یہیں رُکے۔

ریڈیو نے خبر دی کہ چوتھی ڈویژن کے جنرل سٹاف کا اگلا پڑاؤ لاگونیلاس سے پاڈلا منتقل کر دیا گیا ہے تا کہ سیرانو کے علاقے کی بہتر دیکھ بھال کی جا سکے۔ جہاں ان کے خیال میں گوریلا فرار ہونے کی کوشش کریں گے۔ یہ خبر نشر کی گئی کہ اگر تو مجھے چوتھی، دویژن نے گرفتار کیا تو میری قسمت کا فیصلہ کامیری میں کیا جائے گا اور اگر آٹھویں ڈویژن گرفتار کرے تو مجھے سانتا کردے جایا جائے گا۔

(بلندی-2060 گز)

15 اکتوبر

ہم نے پھر سفر شروع کیا۔ سوا پانچ بجے تک ہم بڑی مشکل سے چلتے رہے۔ پھر ہم نے پگڈنڈی کا راستہ چھوڑا اور ایک چھدرے جنگل میں چلے گئے جہاں راگیروں کی نظروں سے محفوظ رہیں۔ بینگنو اور پاچونے پانی کی تلاش میں تمام جگہ چھان ماری لیکن شاید قریب والے گھر کے پاس کوئی کنواں ہو۔ چھان بین کے بعد جب وہ لوٹ رہے تھے تو انہوں نے چھ سپاہیوں کو قریبی گھر میں آتے دیکھا۔ یہ ڈیوٹی سے فارغ ہو کر آئے تھے ہم صبح سویرے چل پڑے۔ پانی نہ ملنے کی وجہ سے سب نڈھال تھے۔ استا کیو چُلّو بھر پانی کے لئے چلاتا رہا۔ بار بار ٹھہرنا پڑا۔ ایک تکلیف دہ سفر کے بعد ہم صبح تک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں قریب ہی کتوں کے بھونکنے کی آواز سنائی دی۔ پاس ہی ایک بلند ویران چوٹی ہے۔ ہم نے بینگنو کے زخم پر نشتر چلایا جس میں پیپ پڑ چکی ہے۔ میں نے میڈیکو کے ٹیکہ لگایا بینگنو تمام رات نشتر کی درد سے کراہتا رہا۔ ریڈیو نے خبر دی کہ ہمارے مشرقی بولیویا کے دو ساتھی کامیری تبدیل کر دیئے گئے تا کہ وہ دیبرے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کے مقدمے میں شہادت دیں۔

6 اکتوبر

دیکھ بھال سے پتہ چلا کہ قریب ہی ایک گھر تھا اور کچھ آگے ایک ندی میں پانی بھی تھا ہم وہاں گئے اور تمام دن ایک پتھریلی سل کی اوٹ میں کھانا پکاتے رہے میں دن بھر مضطرب رہا کیونکہ ہم دن کی روشنی میں آباد علاقوں کے قریب چلے گئے تھے اور ہم ایک کھڈ میں محصور تھے چونکہ رات کا کھانا چھ بجے تک تیار نہیں ہوا تھا اس لئے ہم نے فیصلہ کہ صبح سویرے ہی ایک معاون ندی کی طرف نکل چلیں گے اور وہاں سے بہتر طور پر کھوج لگا سکیں گے کہ یہ کھاڑی کون سا رخ اختیار کرتی ہے۔ لا کرز ڈیل سُر نے مشرقی بولیویا کے دونوں باشندوں سے انٹرویو شائع کیا۔ اور لانڈو نے کم سوجھ بوجھ دکھائی۔ چلی کے ریڈیو نے ایک سنسر شدہ خبر نشر کی کہ اس علاقے میں 1800 سپاہی ہماری تلاش میں ہیں۔

(بلندی 2125 گز)

7 اکتوبر

آج گوریلا دستے کے قیام کو گیارہ مہینے گزر گئے۔ دن بغیر کسی الجھن کے گزرا۔ قدرتی مناظر کا لطف اٹھاتے ہوئے ساڑھے 12 بجے ایک بڑھیا اپنی بکریاں کو چراتی اس کھڈ میں آنکلی جہاں ہم نے ڈیرہ ڈالا تھا۔ اسے پکڑنا ناگزیر ہوگیا۔ بڑھیا سپاہیوں کے بارے میں صحیح باتیں نہ بتائیں وہ کہنے لگی کہ اسے کچھ علم نہیں کیونکہ وہ بہت دنوں سے ادھر نہیں گئی۔ اس نے صرف سڑک کے بارے میں بتایا۔ اس کے کہنے کے مطابق ہم ہیگوراس سے تقریباً تین میل جاگوئی سے تین میل اور پوکارا سے چھ میل کے فاصلے پر تھے۔ ساڑھے پانچ بجے انٹی۔ انچیٹو اور پابلیٹو بڑھیا کے گھر گئے۔ جہاں اس کی دو بیٹیاں رہتی تھیں۔ ایک اپاہج اور دوسری نیم بالیشتی۔ اسے اس شرط پر پچاس پیسو دیئے گئے کہ وہ ہمارے بارے میں کوئی بات نہ کرے۔ لیکن ہمیں بالکل امید نہیں تھی کہ وہ وعدہ پورا کرے گی۔ ہم سترہ رفیق ڈھلتے چاند کی چاندنی میں چل پڑے۔ سفر تھکا دینے والا تھا۔ کھڈ میں ہمارے قدموں کے نشانات نظر آتے تھے۔ قریب کوئی گھر نہیں۔ آلو کے کچھ کھیت ہیں جنہیں اس کھاڑی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ دو بجے ہم آرام کے لئے کیونکہ آگے بڑھتے رہنا بے سود معلوم ہوتا تھا۔ جب رات کو چلنا پڑے تو چینو خود ایک بوجھ بن جاتا ہے۔

فوج نے عجیب خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ سیرانو میں 37 گوریلا محصور میں اور 250 سپاہی ان کا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

راستہ روکے ہوئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہم نے دریائے اچیرو اور دو میں پناہ لی ہے معلوم ہوتا ہے یہ خبر دھوکا دینے کے لئے دی گئی ہے۔

(بلندی 2500 گز)

"چے" کا ایک خط

یہ خط اپریل 1965 میں چے گیورا
نے بولیویا کی گوریلا تحریک میں
شامل ہونے کے ارادے کو عملی جامہ
پہناتے ہوئے، کیوبا کو خیر باد کہتے
وقت فیدل کاسترو کے نام رقم
کیا تھا۔ اختیار کے باوصف یہ تحریر
"چے" کے ذہن و دل میں ہر آن موجزن
طوفان کی ہر ہر لہر کر ہم تک
پہنچانے میں کامیاب ہے اور اسی
نسبت سے اسے "چے" کی عظیم ترین
تحریروں میں شمار کیا جاسکتا ہے

اس خط میں "چے" اگر چہ رسمی
طور پر کاسترو سے مخاطب ہے لیکن
دراصل وہ تمام درد مند انسانیت سے
خطاب کر رہاہے۔ یہ خط دراصل
ہمارے ہی نام مرقوم ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ اس خط کا
مطالعہ نہ صرف آپ کو "چے"
کی متنوع سیمابی شخصیت کو جیتے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

جاگتے انداز میں سمجھنے میں دن معاون
ثابت ہوگا بلکہ اس تحریر میں
ڈھڑکتا انقلابی درد یقینا آپ کو
”چے“ کے اور ”چے“ کو آپ کے قریب تر
لے آئے گا_کہ جس عمل کے بغیر
”چے “ کی زندگی اور تحریریں ہمارے
لیے صحیح معنوں میں کبھی بامعنی
نہیں بن سکتیں۔
اسی احساس کے تحت اس خط
کواس مجموعے میں شامل کیا
گیاہے۔

فیدل

اس لمحے مجھے کئی ایک باتیں
یاد آرہی ہیں۔ جب میں تمہیں
ماریا ان ٹونیا کے ہاں ملاتھا، جب
تم نے مجھے ساتھ آنے کی دعوت دی
تھی، وہ پریشانیاں جوتیاریوں سے
متعلق تھیں۔ سبھی باتیں مجھے یاد
آرہی ہیں!
ایک روز انہوں نے دریافت کیا
تھاکہ موت کے بعد کسے اطلاع
دی جانی چاہیے اور اس امکان کے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

حقیقت بننے کے احساس نے ہم سب
کواپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ بعد
ازاں ہم نے جانا تھا کہ یہ احساس
درست تھا کہ (اگر انقلاب تگ و دو
حقیقی ہو، تو) انقلاب میں یا تو
جیت ہوتی ہے۔ یاپھر موت مقدّر
بنتی ہے۔ فتح کی منزل تك پہنچتے
پہنچتے ہمارے کئی ایك ساتھی موت
کی گود میں جاسوئے۔
آج ہر شے نسبتاً کم ڈرامائی نظر
آتی ہے کہ ہم نسبتاً زیادہ شعور ہو
گئے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت، موت
کی حقیقت خود کو دھرائے جاتی
ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ میں نے اپنے
فرض کاوہ حصہ ادا کر دیا ہے
کہ جس نے مجھے کیوبا کی سرزمین
اور انقلاب سے منسلك کر رکھا تھا،
سو میں تم سے اور ساتھیوں سے اور
تمھارے عوام سے کہ جو کبھی کے
میرے ہو چکے ہیں رخصت ہوتا ہوں۔
میں رسمی طور پر پارٹی کی قومی
لیڈرشپ کے عہدے سے میجر کے
عہدے سے اور اپنی کیوبن شہریت

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

سے کوئی قانونی بند ھن اب
مجھے کیوبا کے ساتھ نہیں باندھے ہے۔
جو بندھن موجود ہیں وہ ایک
اور نوعیت کے ہیں۔ ایسے بندھن
جنہیں عہدوں کی مانند مرضی
سے توڑا نہیں جا سکتا۔
اپنی گذشتہ زندگی کو یاد کرتے
ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ میں نے
کافی دل جمی اور خلوص کے ساتھ
انقلابی فتح مندی کو استحکام بخشنے
کی کوشش کی ہے اس سلسلے میں
فقط ایک غلطی سرزد ہوئی اور وہ
یہ کہ میں نے تم پر اس درجہ
انحمار نہ کیا جتنا کرنا چاہیے تھا
تم میں مضمر لیڈر اور انقلابی بننے
کی صلاحیتوں کو سمجھنے میں مجھے
دیر ہوئی۔
میں نے عظیم الشان دن گزارے
ہیں کہ کریبیں بحران کے عظیم
پر افسردہ دنوں میں خود کر عوام
کے ساتھ متعلق پانے کے باوقار
احساس میں میں نے اپنے آپ کو
تمھارے ساتھ پایا تھا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

شاذونادر ہی کوئی سیاستدان
اتنا سمجھ دار ہو سکے گا کہ جتنے تم
ان دنوں میں ثابت ہوئے تھے۔ میں
نازاں ہوں اس امر پر کہ میں نے
بلا جھجك تمھارے احکامات کی تعمیل
کی، خود کو تمھارے انداز فکر سے
ہم آہنگ کیا اور خطروں کے درمیان
اصولوں پر خار بندرہنے کی جسارت کی۔
دنیا کی دوسری قومیں میری
ناچیز کاوشوں کو آواز دے رہی
ہیں۔ میں وہ کچھ کر سکتا ہوں
جو تم کیوبا کے سویراہ ہونے کی
ذمہ داری کے باعث نہیں کر سکتے
سو ہمارے بچھڑنے کا وقت آگیا ہے۔
میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں
یہ کام خوشی اور غم کے ملے جلے
احساسات کے ساتھ کر رہا ہوں
میں یہاں قوم کے لیے ایك معمار
کی پاکیزہ ترین امیدوں اور اپنے
پیاروں میں سے عزیز ترین لوگوں کو
چھوڑ کر جارہا ہوں کہ جنھوں نے
مجھے ایك بیٹے کی حیثیت سے قبول کیا
تھا۔ اس احساس کا زخم بہت گھرا ہے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

میں تمہارے بخشے ہوں ایمان
کو اپنے سینے میں سموئے۔ اپنے عوام
کے انقلابی جذبوں سے سرشار، اپنے
مقدس ترین فرض کی ادائیگی کے احساس
کے ساتھ جنگ کے نئے محاذوں پر سامراج
کے خلاف کہ وہ جہاں کہیں بھی ہے
جدوجہد کر نے جا رہا ہوں۔ یہ احساس
عمیق ترین زخموں کو بھی بھر دے گا۔

میں ایک مرتبہ پھر یہ کہتا
ہوں کہ میں کیوبا کو ہر قسم کی
ذمہ داریوں سے آزاد سمجھتا ہوں۔ اگر
میرے آخری لمحوں نے خود کو کسی اور
آسمان تلے پایا، تومیرا آخری خیال انہیں
عوام کے اور بالخصوص تمہارے بارے میں
ہو گا۔ میں تمہاری تعلیمات کاشکر گذار
ہوں اور اپنے اعمال کی انتہائی نتائج سے
دیانت دار رہنے کی کوشش کروں گا۔

مجھے ہمیشہ ہمارے انقلاب کی خارجہ
پالیسی کے ساتھ ہم آہنگ کیا گیا ہے اور
کیا جاتا رہے گا۔ میں جہاں کہیں بھی
ہوں گا خود میں ایک کیوبن انقلابی
کی ذمہ داری محسوس کرتا رہوں گا اور
اسی احساس کے تحت کروں گا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

مجھے اس امر کا افسوس ہے کہ میں
اپنے بچوں اور اپنی بیوی کے لیے کچھ چھوڑ
کر نہیں جارہا ہوں۔ میں خوش ہوں
کہ یہ ایسا ہے۔ میں ان کے لیے کچھ
نہیں چاہتا کہ میں جانتا ہوں کہ ریاست
ان کے اخراجات اور تعلیم کے لیے انہیں
خاطر خواہ رقم دے دیا کرے گی۔
میں تم سے اور اپنے لوگوں سے بہت
کچھ کہنا چاہتا ہوں لیکن شاید اس
کی ضرورت نہ ہو۔ الفاظ وہ کچھ ادا
کرنے سے قاصر ہیں جو میں ان کے
ذریعے سے کہنا چاہتا ہوں۔ ایسے میں
محض اصطلاحوں کے استعمال سے کیا حاصل۔
فتح کی جانب مسلسل بڑھے چلو!
میں تم سے اپنی تمام ترانقلابی
خدمت کے ساتھ بغل گیر ہوتا ہوں۔
"چے"

صلۂ شہید کیا ہے تب و تاب جاودانہ

چے گویرا کا خط اپنے بچوں کے نام،

اگر کسی دن تم میرا یہ خط پڑھو گے۔ اس لئے کہ میں خود تمہارے پاس نہیں ہوں گا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

تم مجھے تقریباً بھول جاؤ گے اور جو ابھی ننھے منے ہیں انہیں تو میں بالکل یاد نہیں رہوں گا۔ تمہارے باپ ایک ایسا آدمی رہا ہے جس نے جو سوچا اس پر عمل بھی کیا۔ یقین رکھو کہ وہ اپنے نظریات سے مکمل طور پر وفادار رہا ہے۔

ایک اچھے انقلابی بننے کے لئے پرورش پاؤ۔ ٹیکنالوجی پر عبور حاصل کرنے کے لئے سخت محنت کرو۔ اس طرح تم فطرت کی طاقتوں پر پوری طرح قابو حاصل کر لو گے۔ یاد رکھو کہ اگر کوئی چیز اہم ہے تو انقلاب، اس کے مقابلے میں ہماری ذات، ہمارا وجود کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اور مزید براں دنیا کے کسی خطے میں کسی شخص کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کو پوری طرح محسوس کرو۔ ایک انقلابی کی سب سے خوبصورت صفت یہی ہے۔

الوادع! میرے بچو! تمہیں دیکھنے کی اب بھی امید ہے شفقت اور محبت بھرا پیار۔

تمہارا پاپا۔

جوانا مرگ چہ گویرا آج دکھی مظلوم انسانیت کے لئے شعاع امید بن کر افق پر فروزاں ہے معاشرتی اور اقتصادی انصاف کے لئے ظاہر و جابر آمروں سے برسر پیکار نوجواں طلبا کے علم پر اس مجاہد کی تصویر ہے۔ بنیادی انسانی حقوق کے لئے اپنی جانیں نچھاور کرتے حبشیوں کے ہونٹوں پر اس کا نام ہے۔ نئے سامراج سے ٹکرانے والے ایشیائی، افریقی اور لاطینی امریکی حریت پسندوں کی زبان پر اس کے گیت ہیں۔ وہ ایسا بین الاقوامی جنگجو تھا، جس کے لئے ملکوں کی حدود براعظموں کی تقسیم، نسل و رنگ کی تفریق بے معنی تھی۔ وہ ہر جگہ ہر ظلم کے خلاف لڑنے کے لئے تیار تھا۔ کیوبا میں انقلاب کامیاب ہو گیا تو وہ عظیم حقارت سے قوت و شوکت کے تخت و تاج ٹھکراتا نئے جنگلوں اور کوہساروں میں استعماریت سے نبرد آزما ہونے کے لئے نکل پڑا۔ اُسے صرف انقلابی آدرش کی دھن تھی۔ افراد کی قلت و کثرت اور اسلحہ کی کمی بیشی اس کے لئے بے معنی الفاظ تھے۔ اس نے بولیوی کی دشوار گھاٹیوں میں لڑتے ہوئے جان دے دی اور انقلاب کی خاطر قربانیوں کا ایک درخشندہ باب وا کر دیا۔ جسم کی قید سے آزاد ہو کر اس کی روح مکان و زمان کی بندشوں سے آزاد ہو گئی۔ قاہرہ میں، صحرائے سینا میں اور ویت نام میں ہر جگہ آزادی کے پروانوں کی شمع ہے۔ جہاں بھی ظلم موجود ہے وہیں چے کی روح۔ اس کا پیغام، اس کی ذاتی مثال، مظلوموں کے دل کی آگ، زبان کا نعرہ اور ہاتھ کی تلوار بنا ہوا ہے۔ کتنی مطابقت تھی اس کے قول و فعل

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

میں، کتنا خلوص اور سچائی تھی اس کے ان الفاظ میں:

''موت جہاں بھی ہمیں آلے ہم مسکرا کر اُس کا استقبال کریں گے۔ بشرطیکہ ہمارا نعرہ جنگ کسی گوش دل میں اتر چکا ہو۔ دوسرے ہاتھ ہمارے ہتھیار اٹھانے کے لئے مشتاقانہ آگے بڑھیں۔ ماتمی ترانوں کی بجائے توپوں کی گھن گرج میں ہمارا جنازہ اٹھے۔ جنگ اور جیت نئی رجز سے فضاؤں کے دل دہلیں۔''

ارنیسٹو چے گویرا 14 جون 1928 کو ارجنٹائن کے ایک مشہور شہر وساریو میں رات کے وقت پیدا ہوا۔ دو برس کی عمر میں اُسے دمے کا عارضہ لاحق ہوا۔ اس کا کوئی علاج نہ ہو سکا اور تھکن اور دم گھٹنے کے عوارض چے کے دم کے ساتھ رہے۔ سانس اکھڑنے کی صدائیں طب کے کالج کے کمروں میں گونجتی رہیں۔ سیریا یسٹرا کے وسط میں بھی اور لاطینی امریکہ کے جنگلوں میں بھی۔

چے کے اس عارضہ کے پیش نظر اس کے والد ارنیسٹو گویرا لنچ اور والدہ سلیا ڈی لا سرنا نے بونس ایریز میں رہائش اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

سلیا نے کہا کہ چار برس کی عمر میں چے بونس ایریز کی آب وہوا برداشت نہ کر سکا۔ اس کا باپ تمام رات اس کے سرہانے بیٹھا رہتا۔ کیونکہ باپ کے زانو پر سر رکھ کر چے دمے کی اذیت میں کمی محسوس کرتا۔ چے کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی گئی۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا اور انجام کار تبدیلی آب وہوا کا مشورہ دیا۔

گویرا کا خاندان کارڈوبا ہجرت کر گیا وہاں عارضہ کچھ کم ہوا۔ دمے کے حملے کم ہو گئے۔ تمام صوبے میں سفر کرنے کے بعد اس کے والدین نے آلٹا گریسیا میں رہائش اختیار کی۔ ابھی چے آٹھ برس کا بھی نہیں ہوا تھا۔ وزارت تعلیم کی طرف سے ایک خط موصول ہوا کہ ارنیسٹو گویرا ڈی لا سرنا کسی پرائمری سکول میں کیوں داخل نہیں ہوا۔ چے کا باپ اس بات پر بہت خوش تھا کہ حکومت کو بچوں کی تعلیم وتدریس کا کتنا خیال ہے۔ دمے کی وجہ سے چے سکول نہیں جا سکتا تھا لیکن باپ نے گھر پر ہی ابجد پڑھانا شروع کر دی۔ پھر چے نے سکول میں داخلہ لیا لیکن وہ صرف دوسرے تیسرے درجے تک ہی باقاعدہ جماعت میں جا سکا۔ پانچویں اور چھٹے درجے میں بہت بے قاعدگی سے سکول جا سکا۔ اس کے بھائی بہن سکول سے سبق نقل کر لاتے اور وہ انہیں گھر پر یاد کرتا۔ پھر ہائی سکول باری آئی۔ وہ روزانہ ایک چھوٹی سی کار میں اپنے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

سکول کے رفیقوں کے ساتھ کارڈوبا کے سکول میں جاتا۔ اس گاڑی کی ڈرائیور اس کی والدہ سلیا ڈی لاسرنا ہوتا۔

وہ شہر کے ایک بہتر حصّے ولانڈیا میں رہتا۔ وہ فراغت اور خوشحالی کے دن تھے۔ بعد میں حالات بدل گئے۔ انہیں اپنا فارم بیچنا پڑا اور خاندان شہر میں سکونت پذیر ہوا۔ ارنیسٹو کو رہائش اور خوراک کی سہولتیں تھیں۔ یہاں جیب خرچ کا امکان بھی نہ تھا۔ چنانچہ اسے ملازمت اختیار کرنا پڑی۔ چے بالغ تھا۔ آزاد تھا۔ کتابوں کا رسیا اور پُر عزم قوت ارادی سے اُس نے اپنی بیماری پر غلبہ حاصل کیا اور اپنے بھائی رابرٹو کے ساتھ کھیلوں میں شریک ہونے لگا۔ اس کے تین بھائی اور تین بہنیں تھیں۔

کچھ کھلاڑی آج بھی گویرا کو یاد کرتے ہیں جو کھیلوں کے کلب میں مشہور تھا۔ کھیلتے کھیلتے اس کا سانس پھولنے لگتا تو وہ میدان سے ہٹ کر دوائی کھاتا۔

یودکیٹر کی تحریروں اور کھیلوں میں دلچسپی نے اس کی روحانی اور جسمانی نشوونما کی 1941 میں جب وہ ابھی سکول میں ہی تھا___ اس کی دوستی ابرٹو گرانا ڈو سے ہوگئی۔ گراناوڈ نے تین سال بعد ڈگری لی اور اب وہ مشہور سائنس دان ہے۔

1951 میں 29 دسمبر کو گرانا ڈو اور گویرا نے موٹر سائیکل پر طویل سفر شروع کیا۔ انہوں نے بحر الکاہل کے ساتھ ساتھ سفر کا منصوبہ بنایا تھا۔ گویرا برعظیم کا سفر کرنا چاہتا تھا تا کہ اس سے پوری طرح شناسا ہو سکے۔ پرانی تہذیبوں کے نشانات دیکھے۔ سیاحت کرے۔ چاہے اس کے لئے اُس پیدل چلنا پڑے۔

1944 کے آخر میں اس کا خاندان پھر یونس ایرز جابسا تھا۔ گویرا نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ اس کے رفیقوں کا خیال تھا کہ ریاضی میں شدید دلچسپی کی وجہ سے وہ انجینئر بنے گا اور انہیں سخت حیرت ہوئی جب پتہ چلا کہ اس نے طب میں داخلہ لیا ہے۔

گراماڈو کے ہمراہ سفر پیشتر اس نے ملک کے شمالی اور مغربی حصّوں کا سفر کیا تھا۔ اس سفر پر وہ کوڑھ اور دوسری بیماریوں میں دلچسپی کی وجہ سے آمادہ ہوا تھا۔ ایک دفعہ اس نے سائیکل پر ملک کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک سفر کیا۔

گرانا ڈراور گویرا موٹر سائیکل پر سانٹیا گوڈی چلّی پہنچے۔ بعد میں انہوں نے پہاڑوں کو پیدل عبور کیا۔ چے کہتا ہے کہ اس سفر سے ہمارے لئے ممکن ہوا کہ ہم عوام سے گھل مل سکیں۔ انہیں جان سکیں۔ چند

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

پیسے کمانے کے لئے ہم طرح طرح کے کام کرتے اور پھر آگے چل دیتے ہم ڈاکٹر بھی بنے۔ قلی بھی۔ ملاح بھی اور ہم نے برتن بھی مانجے۔ ہم مہارت سے آلو چھیلتے اور ایسے ہی دوسرے کام کرتے۔ ہم جن میں سے ایک یونیورسٹی کا ڈگری یافتہ سائنسدان تھا اور دوسرا تقریباً ڈگری یافتہ ڈاکٹر۔

گویرا ماچو پکچو بھی گیا اور اس کے بعد پیرو کے گھنے جنگلوں میں پہنچا۔ وہاں کوڑھی مریضوں نے ایک بند باندھ کر دریا کا رخ موڑ دیا تھا۔ گویرا واپس بونس ایرز آیا تو اسے جبری بھرتی کے لئے بلایا گیا۔ لیکن ڈاکٹروں نے اسے فوج کے لئے نا اہل قرار دیا۔

مطالعہ کے عجیب و غریب انداز اور اپنی ذہانت کے بل بوتے پر امتحان میں اس نے ایک سال سے کم عرصے میں گیارہ بارہ مضمون پاس کر لئے۔ مارچ 1955 میں اُسے ڈاکٹری کی ڈگری مل گئی۔ اس وقت گویرا کی عمر 25 برس کی تھی۔ اور وہ ظلم کی تمام صورتوں کے خلاف سینہ سپر ہو چکا تھا۔ وہ اپنی آنکھوں سے لاطینی امریکہ کے انڈین باشندوں کے دکھ درد دیکھ چکا تھا۔ اور ان کا شریک غم رہ چکا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ ان کی حمایت میں اٹھے گا۔ اس نے کاراکاس لوٹنے کا فیصلہ کیا۔ گراناڈو بھی وہیں تھا۔ اس کا خیال تھا۔ کہ وہاں وہ کوڑھیوں کی بستی میں اُن کی خدمت کرے گا۔ اس کے پاس پیسے کی کمی تھی اور وہ دست سوال بھی دراز کرنا نہیں چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے بذریعہ بونس ایرز جانے کا فیصلہ کیا۔

ایکویڈور میں اس کی ملاقات وکیل ریکارڈو سے ہوئی جس نے اسے گوٹے مالا جانے پر مائل کر لیا۔ چے دسمبر 1953 میں گوٹے مالا پہنچا۔ گوٹے مالا میں چے اپنی زندگی کے دور کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے۔

"گوٹے مالا میں ہر امریکی اخبار نویس" مجھ سے پوچھتا کہ گوٹے مالا کی اشتراکی جماعت میں میرا کیا کردار ہے؟ صرف اس لئے کہ میں کرنل آربنس کی حکومت کا دلدادہ ہوں۔ وہ سمجھتے کہ میں اس ملک کی اشتراکی جماعت میں سرگرم عمل ہوں۔ میں اس ملک کی حکومت کا کبھی حصّہ نہیں رہا۔ لیکن جب امریکی استعمار پرستوں نے گوٹے مالا میں دخل اندازی شروع کر تو میں نے اپنے جیسے نوجوانوں کی جماعت کی تنظیم کی تا کہ "متحدہ طالع آزماؤں" سے ٹکراؤں۔ گوٹے مالا میں لڑنا سب کا فرض تھا اور کوئی نہیں لڑا۔ طالع آزما سامراجیوں سے ٹکرانا ضروری تھا۔ لیکن کوئی اس کے لئے تیار نہیں تھا۔

جب امریکہ کی خفیہ ایجنسی نے نئی پٹھو حکومت کے مخالفوں کو گرفتار کرنا اور قتل کرنا شروع کر دیا تو میں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

میکسیکو جا پہنچا۔ میکسیکو میں میری ملاقات ان انقلابیوں سے ہوئی۔ جنہون نے 26 جولائی کی تحریک میں حصہ لیا تھا۔ اور جنہیں میں گوٹے مالا میں ملا تھا۔ یہاں میری دوستی فائڈل کے چھوٹے بھائی رال کاسترو سے ہوئی۔ اس نے میری ملاقات اس تحریک کے رہبر سے کرائی۔ وہ اس وقت کیوبا پر حملے کے منصوبے بنا رہے تھے۔

میں تمام رات فائڈل کاسترو سے باتیں کرتا رہا اور صبح ہونے تک میں اس مہم پر جانے والی پارٹی سے بحیثیت ڈاکٹر منسلک ہو چکا تھا۔ درحقیقت لاطینی امریکہ میں میرے سابقہ تجربوں اور میری افتادطبع کے پیش نظر مجھے ایسی مہم پر جانے کے لئے آمادہ کر لینا جو ظلم کے خلاف جہاد کرنے اٹھی ہو۔ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ اس کا باوجود میرا اندازہ ہی تھا کہ فائڈل کاسترو ایک غیر معمولی انسان ہے۔ وہ دشوارترین مسائل کا بڑی جرأت سے مقابلہ کرتا اور ان کا حل ڈھونڈتا۔ اسے اُسے یقین کامل تھا کہ وہ کیوبا کے لئے نکل پڑا تو وہاں ضرور پہنچے گا۔ اُسے یہ بھی یقین تھا کہ وہاں پہنچ گیا تو وہ نبرد آزما ہوگا اور ضرور جیتے گا۔ میں اس کے یقین پر یقین رکھتا تھا۔ کچھ نہ کچھ کرنا ضروری تھا۔ حالات کا مقابلہ کرنا۔ میدان مارنا رونے واویلا کرنے کی بجائے لڑنا چاہیئے۔ عوام میں یہ یقین پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اپنا حق چھین سکتے ہیں۔ اس نے اعلان کیا تھا کہ 1956 میں ہم یا تو شہید ہو چکے ہوں گے یا آزاد حکومت قائم کر چکے ہوں گے۔

چے گویرا فائڈل کاسترو کے ساتھ کیوبا پہنچا۔ جنگلوں۔ پہاڑوں، گھاٹیوں میں لڑا اور جب کیوبا میں انقلابی حکومت قائم ہوگئی تو انقلاب کے لئے نئے میدانوں کی تلاش میں چل نکلا۔ یکہ وتنہا اپنے انقلابی عزم، اپنے دمے اور اپنی بندوق لے کر۔

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلےٰ
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

☆☆☆

انقلابی جنگیں ــــ بازاروں میں آنسو گیس کے مقابلے میں سنگریزوں کے پتھراؤ سے نہیں لڑی جائیں گی، نہ پُرامن ہڑتالوں سے۔

نہ وہ بپھرے انسانوں کے جذبات کے لاوے کا اُبال ہوگا جس میں دو تین روز میں آمروں کے ظلم کی عمارت ڈھا دی جائے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

جنگ طویل ہوگی۔ ہولناک ہوگئی۔

میدان جنگ گوریلوں کی قلعہ بندیاں ہوں گی۔

شہر ہوں گے۔ نبرد آزماؤں کے گھر ہوں گے۔ جہاں ظالموں کے ہاتھ مجاہدوں کے خاندانوں کو آسان شکار گاہ سمجھ کر دراز ہوں گے۔

دیہاتی آبادی میں مقتولوں کی کثیا میدان جنگ بنے گی۔

دشمن کی بمباری سے تباہ شدہ شہر اور دیہات میدان جنگ ہوں گے۔

اور پھر فتح۔ آخری فتح۔

چے گویرا

☆☆☆

''اب بھٹیاں دہکنے کا وقت ہے۔

اب صرف روشنی نظر آنی چاہیئے''

چے گویرا

پڑھنے والوں سے

marxists.org کا اردو سیکشن آپ کا بہت شکر گزار ہوگا اگر آپ ہمیں اس کتاب کے مواد اور اس کے ترجمے کے بارے میں اپنی رائے لکھیں۔ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کوئی مشورہ دے سکیں تو ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔

اپنی رائے کے لئے درج ذیل پتے پر ای میل کریں:

hasan.marxists.org

اس کے علاوہ اگر آپ اردو یا کسی اور زبان کے سیکشن کے لئے اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر پیش کرنا چاہیں تو انسانی علمی ترقی میں آپ کا حصہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

یہ ایڈیشن مارکسسٹ انٹرنیٹ آرکائیو اردو سیکشن کے لئے ابن حسن نے ترتیب دیا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

چے گویرا کی ڈائری

تب وتابِ جاودانہ

Wherever Death may Surprise Us, It Will be Welcome, Provided that this, our battle Cry, reach Some receptive ear, that another hand stretch out to take up Weapons and that other men Come forward to intone our funeral dirge With the Staccato of machine guns and new Cries of battle and victory.

چند کہنے کی باتیں

گوریلا زندگی کے دنوں میں چی کی عادت تھی کہ روزمرہ کے واقعات وتجربات اپنی ذاتی ڈائری میں لکھ لیتا۔ دشوار گذار راستوں میں طویل مارچ کے دوران جب گوریلا سپاہیوں کی قطاریں اپنے سازو سامان اور اسلحہ کے بوجھ تلے دبی دم لینے کے لئے جنگلات میں رکتیں یا جب دن بھر مارچ کرنے بعد سپاہیوں کو رکنے اور کیمپ لگانے کا حکم ملتا تو چی (جسے کیوبا کے رفیق پیار سے اس نام سے پکارتے تھے) جیب سے اپنی نوٹ نکالتا اور باریک ناقابل شناخت حروف میں اپنی یاداشت لکھنے لگتا۔ ان یاداشتوں سے جو بھی محفوظ رہ جاتیں انہیں وہ کیوبا کی انقلابی جنگ کے معرکتہ الآرا تذکرے میں استعمال کرتا جو انقلابی، تعلیمی اور انسانی قدروں کا حامل تھا۔

چی کی اس پختہ عادت کی بدولت کہ وہ ہرروز کے خاص واقعات لکھ لیتا۔ آج ہمیں بولیویا میں اس کی زندگی کے آخری ایام کی بالکل صحیح، بے بہا اور تفصیلی اطلاعات میسر ہوئیں۔

یہ یاداشتیں چھپنے کے لئے نہیں لکھی گئی تھیں۔ ان سے واقعات، حالات اور انسانوں کو پرکھنے میں مدد ملتی اور اس کی باریک بین فطرت اور تجزیاتی اندازکو ذریعہ اظہار کی تسکین میسر آتی۔ یہ نوٹ بہت سنبھل کر لکھے گئے ہیں اور شروع سے آخر تک ان میں ایک مسلسل ربطہ ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com